﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد19

جمعۃ المبارک6/جولائی2012ء

16/شعبان 1433 ہجری قمری ❁ 6/ وفا 1391 ہجری شمسی

شمارہ 27

مسجد میں امام کے قریب بیٹھا کرو

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو۔ ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدنومن الامام حدیث نمبر:934)

2009ءاور2010ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ۔

اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔1984ء کے بعد سے 107 نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی۔

اس سال تین نئے ممالک ترکمانستان، ڈامینیکا اور فیرو آئی لینڈ میں جماعت کا نفوذ ہوا۔

امسال دنیا کے مختلف ممالک میں 516 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ 742 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا۔

دنیا کے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری ہے۔امسال 115 نئی مساجد تعمیر ہوئیں جبکہ 179 بنی بنائی مساجد نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔

دوران سال تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز کی تعداد میں 87 کا اضافہ ہوا۔اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی تعداد 2204 ہو چکی ہے۔

پاکستان سمیت دنیا کے 11 ممالک میں جماعت کے پرنٹنگ پریس قائم ہیں امسال پہلی بار گنی بساؤ کی زبان پر چگیز کریول میں قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم قرآن کریم کی تعداد 70 ہو گئی۔

امسال 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 28 زبانوں میں 38 لاکھ 30 ہزار 602 کی تعداد میں طبع ہوئے۔لندن سے روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کی جلد 13 تا 23 کی طباعت۔مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طباعت۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی خریداری میں اضافہ کی تحریک۔

امسال 626 نمائشوں اور بکسٹالز کے ذریعہ 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔

1521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔

چینی ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک اور عربک ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا مختصر تذکرہ۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 31/ جولائی 2010ء کو بعد دوپہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَه
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ
غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر بارشوں کی طرح جو افضال ہو رہے ہیں آج کے دن ان کا ذکر ہوتا ہے۔ میرے سامنے تو ایک بڑا پلندہ ہے لیکن وہ بھی چند واقعات ہی ہیں، ان باتوں کے خلاصے ہیں جو اس سال میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر فضل ہوئے اور شاید ان میں سے بھی چند ایک ہی مَیں بیان کرسکوں گا۔

نئے ممالک میں تبلیغ اور جماعت کا نفوذ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔1984ء کے آرڈیننس کے بعد 26 سالوں میں جب کہ مخالفین نے جماعت کو نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا اور اب تک لگاتے چلے جارہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے 107 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

دورانِ سال تین نئے ممالک ترکمانستان (Turkmenistan)، ڈومینیکا (Dominica) اور فیرو آئی لینڈز (Faroe Islands) میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

ترکمانستان (Turkmenistan)

ترکمانستان، یہ ملک چاروں طرف سے افغانستان، ایران، ازبکستان (Uzbekistan) اور قازقستان (Kazakhistan) اور کیسپیئن سی (Caspian Sea) کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ اسلامی ملک ہے، یہاں آٹھویں صدی میں صحابہ کرام کے ذریعے سے اسلام پہنچا تھا۔ ترکمانستان کے بہت سے قبائل اپنے آپ کو صحابہ کی نسل سمجھتے ہیں۔ بہرحال یہاں جماعت احمدیہ کا اس سال نفوذ ہوا ہے۔ یہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی پہلی کوشش حضرت مولوی ظہور حسین صاحب کے ذریعہ ہوئی تھی اور 1925ء میں آپ وہاں گئے تھے۔ لیکن ترکمانستان کی پہلی پوسٹ پر ہی آپ کو روسی فوج نے پکڑ لیا اور قید کر کے تاشقند بھجوا دیا تھا اور وہاں اسیر رہے تھے۔ اب اللہ کے فضل سے ہمارے ایک ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب جو وہاں کام کرتے ہیں ان کے ذریعہ سے یہ پیغام (دوبارہ) پہنچا ہے۔ اور ایک نوجوان جو بشکیک یونیورسٹی

کے گریجوایٹ ہیں وہ یہاں آئے تھے اور انہوں نے بیعت کی تھی۔ یہ پہلی بیعت تھی۔ بعد میں ان کی فیملی بھی احمدیت میں داخل ہوگئی۔ اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعت کی تعداد دس ہے۔

ڈومینیکا (Dominica)

ڈومینیکا ویسٹ انڈیز کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ کل آبادی بہتر (72) ہزار سے زائد ہے۔ ٹرینیڈاڈ کے ذریعہ یہاں نفوذ ہوا۔ ہمارے مبلغ انچارج ابراہیم بن یعقوب صاحب جو وہاں امیر بھی ہیں، انہوں نے اور ان کے نیشنل سیکرٹری نے ملک کا دورہ کیا اور اس کے بعد پھر لٹریچر تقسیم ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاندان احمدی مسلمان ہو گیا۔ یہ خاتون تھیں، اسلام میں دلچسپی رکھتی تھیں۔ انہوں نے رابطہ کیا۔ جب انہیں لٹریچر دیا گیا تو ان کے خاوند نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر اور لٹریچر پڑھ کر احمدیت میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

فیرو آئی لینڈز (Faroe Islands)

فیرو آئی لینڈز براعظم یورپ کا ملک ہے۔ ناروے اور آئس لینڈ کے درمیان سمندر میں واقع ہے۔ یہ جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ 1399 مربع کلو میٹر ہے اور آبادی 48,760 ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ امسال جرمنی کے جلسے پر بھی اس ملک کے نمائندے آئے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی ایک دوست محمد یاسین طرابلسی صاحب اپنی اہلیہ اور دو بچوں سمیت بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔

نومبائعین سے رابطے

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 42 ممالک میں وفود بھیج کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ پرانے لوگوں سے رابطے زندہ کئے گئے۔ تعلیمی اور تربیتی پروگرام منائے گئے۔ ان ممالک میں پیرو ہے، فرنچ گیانا ہے، مارٹینیک ہے، گوادلوپ ہے، سینٹ مارٹن ہے، ڈومینیکن ریپبلک، الجزائر، تیونس اور مختلف جگہوں، ایشیا، ساؤتھ امریکہ اور افریقہ کے بعض ممالک شامل ہیں۔ پیرو (Peru) میں اللہ کے فضل سے رابطہ بھی بحال ہوا اور دو بیعتیں بھی ہوئیں۔

نئی جماعتوں کا قیام

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 516 ہے۔ اور 516 جماعتوں کے علاوہ 742 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں سیرالیون سرِ فہرست ہے۔ یہاں امسال 125 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا (Nigeria) ہے۔ 43 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر برکینا فاسو ہے جہاں 42 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ کانگو میں 38، مالی میں 35، بینن میں 29 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں 28، نائیجر (Niger) میں 27، غانا اور انڈیا میں 14،14، یوگنڈا میں 12، کینیا اور سینگال میں 11،11، اور گیمبیا میں 9 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ مڈگاسکر میں 7 اور روانڈا میں 6 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اسی طرح ایسے مزید 25 ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک کسی میں دو اور کسی میں تین نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات

نئی جماعتوں کے قائم ہونے کے واقعات میں سے چند پیش کرتا ہوں۔

✿......ایک گاؤں Goiun میں جس کے امام الصلوۃ کا نام یمبادی (Yambadi) ہے، جب ہمارے مبلغ مکرم درابوالحسن صاحب تبلیغ کے سلسلے میں ان کے گاؤں پہنچے اور امام الصلوۃ سے تبلیغ کی اجازت چاہی تو امام نے کہا کہ آج مَیں اتنا خوش ہوں کہ آپ آئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ مَیں آپ کو اجازت دوں۔ پہلے مَیں آپ کو بتا دوں کہ مَیں کچھ عرصہ قبل تک احمدیت کا شدید مخالف تھا اور جماعت احمدیہ کا نام کسی کی زبان سے نہیں سننا چاہتا تھا حتی کہ اگر کوئی احمدی مل جاتا تو مَیں راستہ تبدیل کر لیتا کہ احمدی کا چہرہ میرے سامنے نہ آئے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھتا۔ یہ میری نفرت کی انتہا تھی۔ آخر کار مجھے حضرت امام مہدی علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک کتاب عربی زبان میں ملی۔ مَیں نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس کتاب میں لکھا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو مقام مجھے ملا ہے درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ مَیں نے اپنے محبوب پر اتنا درود بھیجا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا اور آپ سے تمام برکتیں حاصل کیں۔ اس کتاب نے میری نفرت کو محبت میں تبدیل کر دیا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ساری برکتوں کا موجب ٹھہراتا ہے وہ کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔ اُس دن سے مَیں تلاش کر رہا تھا کہ کوئی احمدی ملے تو اس سے گلے ملوں۔ میری تسلی اسی دن ہو گئی تھی اور مَیں احمدیت میں اسی دن سے داخل ہو گیا تھا اور آج خدا تعالیٰ نے آپ کو تبلیغ کے سلسلے میں بھیج دیا۔ آپ کو کھلی چھٹی ہے۔ جہاں چاہتے ہیں جائیں اور تبلیغ کریں۔ اور اسی وقت پانچ ہزار فرانک نکال کر چندہ بھی دیا۔

✿......پھر کانگو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کِکْوَت شہر سے بارہ کلومیٹر دور گاؤں، لامبا (Lamba) اور ککوئی (Kakoyi) کے دو سُنّی مسلمان جماعت کا تعارف حاصل کرنے احمدیہ مشن ہاؤس آئے۔ ککوئی سے جو دوست آئے ان کا نام امیسی فومو (Amisi Fomo) ہے اور یہ گاؤں کے تیس سُنّی مسلمانوں کے امام تھے۔ جماعت کے معلّم انس موسو صاحب سے گفتگو کے دوران انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جماعت ایک نبی کو مانتی ہے جو مسیح موعود بھی ہے اور پھر آپ کے بعد خلافت بھی جاری ہے؟۔ معلم صاحب نے انہیں سورۃ نور کی آیت استخلاف مع ترجمہ سنائی تو اس امام نے کہا کہ جب قرآنِ کریم میں اس قدر واضح نظامِ خلافت کا ذکر ہے تو مَیں احمدی ہوتا ہوں اور اسی وقت انہوں نے بیعت کر لی۔

ایک گاؤں (Comoe N'goua) جو ریجنل ہیڈ کوارٹر اونگرو سے تقریباً 90 کلو میٹر ہے۔ وہاں ایک سکول ٹیچر آمانی ابراہیم ہیں۔ انہوں نے فلاسفی کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ان کو اپنے علمِ فلاسفی اور Logic پر بڑا فخر ہے کہ مجھے دلائل میں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ وہ سکول ٹیچر کہتے ہیں کہ ایک دن ایک مشنری ہمارے گاؤں میں آیا اور تبلیغ شروع کر دی اور بڑے دلائل کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔ لوگوں نے مجھے بتایا تو مَیں نے بڑے فخر سے کہا کہ وہ میرے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن گفتگو کے بعد کچھ دیر میں ہی مَیں سمجھ گیا کہ اس احمدی مشنری کے دلائل کے سامنے مَیں نہیں ٹھہر سکتا تو میرا رویہ آہستہ آہستہ دھیما پڑتا گیا اور میری کوئی دلیل کام نہ آئی اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ تو یہ سعید فطرت لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس طرح رہنمائی فرماتا ہے۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر

ناروے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد بیت النصر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ آخری فنشنگ ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گی۔ آئرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کا قطعہ خرید لیا گیا ہے۔ اس کی کارروائی مکمل ہوگئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی بنیاد رکھی جائے گی۔ پرتگال میں مسجد کے حصول کے لئے کافی سالوں سے کوشش ہو رہی ہے اور امید ہے اس سال کامیابی ہو جائے گی۔ ایکوٹوریل گنی (Ecotourial Guinea) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ کوموروز آئی لینڈ (Comoros Island) میں جماعت ماریشس نے پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کی خرید کی کارروائی مکمل کر لی ہے۔ اسی طرح روانڈا (Rawanda) وغیرہ میں قطعات لے لئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ جلد تعمیر شروع ہو جائے گی۔

جماعت کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 294 ہے۔ جن میں سے 115 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 179 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ امریکہ میں لاس اینجلس کی مسجد بیت الحمید اور جماعتی سینٹر کی از سرِ نو تعمیر ہوئی ہے۔ اس میں لجنہ ہال بنا ہے جس میں 300 سے زائد خواتین کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ کینیڈا میں جلسہ گاہ 'حدیقۂ احمد' میں موجودہ عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے کے لئے قانونی اجازت مل چکی ہے۔ جرمنی میں بھی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 13 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ نیپال میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش میں چار مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی ایسے حالات ہیں جہاں نام نہاد علماء لوگوں کو اکساتے رہتے ہیں۔ حملے کرتے رہتے ہیں اور ہماری مساجد کو نقصان بھی پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح انڈونیشیا میں تین مساجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہوئیں۔ یہاں بھی جماعتی املاک کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ مساجد کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ غانا میں 14 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ غانا میں مساجد کی تعداد 418 ہو چکی ہے۔ نائیجیریا میں اس سال 9 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور 30 اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں جماعت کی مساجد کی تعداد 943 ہے۔ سیرالیون میں 67 مساجد کا اضافہ ہوا ہے، 17 تعمیر ہوئی ہیں اور 50 بنی بنائی ملی ہیں۔ لائبیریا میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ اور گیمبیا میں تین مساجد کی۔ گنی بساؤ میں 4 کا اضافہ ہوا۔ آئیوری کوسٹ میں تین نئی مساجد تعمیر ہوئیں۔ کینیا میں 6 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور تنزانیہ میں 2 نئی مساجد کی۔ اللہ کے فضل سے ہر جگہ ان ملکوں میں مساجد کی تعداد 50، 60، 70 سے زائد ہے۔ بلکہ بعض جگہ 100، 200 سے بھی زائد ہے۔ یوگنڈا میں دورانِ سال 6 مساجد کی تعمیر ہوئی۔ برکینا فاسو میں امسال 27 مساجد کا اضافہ ہوا۔ 9 تعمیر ہوئیں اور 18 بنی بنائی ملیں۔ یعنی جب امام اپنی مسجدوں سمیت جماعت احمدیہ میں آ جاتے ہیں۔ کنشاسا میں امسال تین مساجد کی تعمیر ہوئی۔ بینن میں 10 نئی مساجد کی تعمیر ہوئی۔ ٹوگو میں ایک مسجد کا اضافہ ہوا۔ نائیجیر میں 4 مساجد تعمیر ہوئیں اور 7 بنی بنائی ملیں۔ کیمرون میں اس سال جماعت کی دوسری مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اور اسی طرح یورپ میں بیلجیئم میں ایک قطعہ زمین لیا گیا ہے، انشاء اللہ وہاں بھی مسجد کی تعمیر جلدی شروع ہو جائے گی۔ جو انشاء اللہ بیلجیئم میں پہلی باقاعدہ مسجد ہوگی۔

مساجد کی تعمیر میں مخالفت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات

مساجد کی تعمیر میں مخالفت بھی ہوتی ہے۔ رکاوٹیں بھی پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ چند ایک پیش کرتا ہوں۔

بو (Bo) ریجن کے گاؤں سان (Sahn) میں جب احمدیت کا پودا لگا تو غیر احمدیوں نے شدید مخالفت کی۔ چنانچہ اس مخالفت کے نتیجے میں احمدیوں نے علیحدہ مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اور اپنی مدد آپ کے تحت مسجد کی تعمیر شروع کی۔ تعمیر کے دوران بھی غیر احمدیوں نے پورا زور لگایا کہ احمدی مسجد نہ بنائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور پیرا ماؤنٹ چیف جو کہ اسی گاؤں کا ہی ہے اور جس نے بیعت بھی کی ہوئی ہے، نے بھی بڑی مدد کی۔ احمدی ایک چھوٹی سی مسجد بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

مالی کے ریجن ججنی (Dideni) کے لوکل معلم عبدالقادر کانتے لکھتے ہیں کہ تین باتوں پر جماعت کے مخالف شخص 'نیامانی کولی بالی' (Nimani Coulibaly) نے اعلان کیا کہ اگر احمدی مسجد کی تعمیر شروع کریں گے تو مَیں ان میں سے کسی احمدی آدمی کو قتل کر دوں گا خواہ مجھے جیل جانا پڑے۔ خدا کے فضل سے ہم نے ماہِ اپریل میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور وہ شخص جس نے احمدی کو قتل کرنے کا اعلان کیا تھا، پولیس نے سنگِ بنیاد سے تین دن قبل اسے بینک میں کسی غلط کام کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا۔ جیل سے رہا ہو کر یہ شخص مشن ہاؤس میں آیا اور بہت نادم تھا۔ اس نے جماعت سے اپنے کئے کی معافی مانگی اور کہا آپ لوگ سچے ہیں۔

وسیم ظفر صاحب آبنگرو (آئیوری کوسٹ) کے مبلغ ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ بندوکو (Bondoukou) شہر میں شہر کی اتھارٹیز نے جماعت کو آٹھ ہزار چالیس (8040) مربع میٹر زمین دی تھی۔ حکومت کی طرف سے تمام پیپرز مکمل ہونے کے بعد تعمیر کا اجازت نامہ مل گیا۔ لیکن ایک روایتی چیف جو اس شہر کا ہیڈ چیف ہے اس نے زمینی موقع کے لحاظ سے مخالفت شروع کر دی اور کہا زمین اس کی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا کہ وہ ثابت کرے کہ زمین اس کی ہے۔ چیف کے ذہن میں تھا کہ یہ عرب آئے ہیں جو میری زمین پر قبضہ کر کے اپنی تعمیرات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے پروگرام بنایا کہ ایک وفد جا کر خود چیف سے ملے اور بات کرے کیونکہ تمام اتھارٹیز بھی اس کے سامنے بے بس تھیں۔ چیف سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف، جماعت کی سوشل خدمات، ہیومینیٹی فرسٹ کا تعارف کروایا گیا تو چیف بڑا حیران ہوا کہ مجھے اس کے برخلاف بتایا گیا تھا کہ یہ ہمارے شہر پر قبضہ کر کے اس میں فتنہ و فساد کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ جماعت کی خدمت کو دیکھتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ اگر میرے گھر کی بھی آپ کو ضرورت ہے تو حاضر ہے۔ چنانچہ وہ زمین ہمیں مل گئی۔

تبلیغی مراکز کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے تبلیغی مراکز، مشن ہاؤسز میں 87 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 102 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد دو ہزار دو سو چار (2204) ہو چکی ہے۔

برکینا فاسو سرِ فہرست ہے جہاں چودہ نئے مشن

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر203

مکرم خالد شنحیح صاحب

تعارف اور خاندانی و دینی پس منظر

مکرم خالد شنحیح صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق مراکش سے ہے جہاں میری پیدائش ایک بدوی امازیغی خاندان میں 1986ء میں ہوئی۔ میرا بچپن چھوٹے سے بدوی معاشرے میں گزرا جہاں جہالت اور غربت کی حکمرانی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مجھے محض ساڑھے پانچ سال کی عمر سے ہی بکریاں چرانے پر لگا دیا گیا اور تقریباً سات سال کی عمر میں مَیں نے سکول جانا شروع کیا۔ فطری طور پر بچپن میں سیکھنے کی خواہش اور تعلیم حاصل کرنے کے شوق نے مجھے سکول اور پڑھائی کا اس حد تک دیوانہ کر دیا کہ مَیں اس کم عمری میں اکثر کہا کرتا تھا کہ مَیں بوڑھا ہونے تک سکول میں ہی پڑھتا رہوں گا۔

میرے والد صاحب حافظ قرآن ہیں۔ مجھے یاد ہے وہ ہمیشہ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے قرآنی آیات پڑھتے رہتے تھے، مَیں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔

خاندانی مالی حالات کی خرابی کی وجہ سے میرا بچپن لاڈ پیار کی بجائے محنت ومشقت سے عبارت تھا۔ مجھے کم سنی میں کبھی ڈھورڈنگر چرانے پڑتے تو کبھی دُور سے پانی لانے جیسے مشقت طلب کام کرنے پڑتے تھے۔ سردیوں میں مَیں گھر سے دور ایک علاقہ سے خاص قسم کی جڑی بوٹی توڑ کر لایا کرتا تھا جو کھائی جاتی ہے اور جسے میرے والد صاحب بیچ کر میرے لباس اور دیگر ضروری اشیاء وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جبکہ گرمیوں کی چھٹیوں میں مَیں مختلف کسانوں کے ساتھ ان کے کھیتوں میں معمولی اُجرت پر کام کر کے کچھ رقم کما لیتا تھا جس سے مَیں اپنی پڑھائی کے اخراجات پورے کرتا تھا۔

اسی عمر میں مَیں نے نماز پڑھنی سیکھی اور دینی امور میں میرا ذوق وشوق بڑھنے لگا۔ پھر کچھ عمر بڑھی تو مَیں نے اپنے کورس کی کتب میں صحابہ کرام کے اخلاص اور وفا کے واقعات پڑھے۔ نیز امام مسجد کے خطبوں میں جب کبھی ایسے واقعات سنتا تو مَیں حسرت ویاس کی تصویر بن کے سوچتا کہ آج مسلمان کہلانے والوں میں اس قدر اخلاقی گراوٹ کیوں ہے۔ صحابہ جاہلیت میں شراب پیتے اور جؤا کھیلتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے نتیجے میں انہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ لیکن آج کے مسلمان اسلام کے دعویٰ کے باوجود شراب، جؤا، سگریٹ نوشی اور پتہ نہیں کون کونسی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ اسی زمانے سے میرے دل میں یہ دعا ایک تمنا کے رنگ میں جاگزیں ہوگئی کہ کاش کوئی ایسا شخص ہو جو ان امور کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے اور مَیں اس کے ساتھ مل کر اس کام میں حصہ ڈالوں۔

مساوات کا عجیب معیار

میٹرک کی تعلیم کے دوران میرا تعارف بعض ایسے لڑکوں کے ساتھ بڑھا جن کا تعلق ''جماعتِ عدل واحسان'' نامی ایک دینی جماعت کے ساتھ تھا۔ رفتہ رفتہ میں ان کے ساتھ ان کی دینی مجالس میں شریک ہونے لگا۔ میرا دینی امور کے بارہ میں علم چونکہ بہت کم تھا اس لئے مَیں ان کی اخلاقی حالت سے ان کے حق پر ہونے کا اندازہ لگاتا جو کسی طور اطمینان بخش نہ تھی۔ ان میں سے اکثر ہوم ورک اور امتحانات میں نقل کرتے تھے۔ جب مَیں ان سے اس بارہ میں بحث کرتا تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ جب باقی سب طلباء بھی نقل کرتے ہیں تو مساوات کے طور پر ہمیں بھی ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ان کی اس عجیب منطق کے پیش نظر مَیں نے دعا کی کہ اے خدا یہ مجھے اپنی جماعت میں شامل ہونے کیلئے تو کہتے ہیں لیکن اگر تیری نظر میں یہ حق پر ہیں تو مجھے ان کے ساتھ شامل ہونے کی توفیق عطا فرما ورنہ مجھے ان سے دور فرما دے۔

گناہ آلود ماحول میں خدائی حفاظت

یونیورسٹی کی تعلیم کے دوران نوجوان طلباء کی بے راہ روی او راخلاقی گراوٹ جیسے حالات پر غور کرتے ہوئے ایک دن میرا خیال یوم آخرت کی طرف چلا گیا۔ انہی خیالات اور تصورات میں شاید کچھ نیند کی سی کیفیت پیدا ہوئی جس میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے قلم کے ساتھ اپنے دل پر کلمہ طیبہ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہے۔

پھر اس کے بعد مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا تو ایک عجیب روحانیت سے معمور احساس سے ذہن وقلب معطر ہو جاتے۔ اور یہی احساس گناہ آلود ماحول سے دور رہنے میں میرا بہت مددگار ثابت ہوا۔

تدریس کے شعبہ سے وابستگی

یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مَیں نے تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ تدریس کے لئے مخصوص کورس کرنے کے دوران مجھے کافی وقت مل جاتا تھا جس میں مَیں قرآن کریم کی تلاوت اور تجوید کے قواعد سیکھنے میں صرف کرتا تھا۔ اس عرصہ میں اپنے ایک استاد کی راہنمائی کی بنا پر اپنے علم کو بڑھانے کے لئے مَیں نے شیخ محمد علی الصابونی کی کتاب صفوۃ التفاسیر خریدی۔ اس کتاب میں مجھے بعض امور مجھے بہت اچھے لگے لیکن بعض امور مبہم اور ان کی تشریح غیر تسلی بخش تھی جیسے یاجوج وماجوج، وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کی تفسیر اور اَلنَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدکی تفصیل۔ اسی طرح اس عرصہ میں مَیں نے کئی اور دینی کتب کا بھی مطالعہ کیا۔

جماعت سے تعارف

2008ء کی گرمیوں میں مجھے تدریس کے شعبہ میں ڈپلوما کرنے کی توفیق ملی۔ اسی سال اتفاقاً مجھے ایم ٹی اے 3 مل گیا اور اس کے ذریعہ جماعت سے تعارف ہوگیا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ میرے بھائی نے ایم ٹی اے العربیہ کو مختلف دینی چینلز کے مجموعہ میں محفوظ کیا ہوا تھا۔ اس مجموعہ میں بعض دیگر دینی چینلز بھی تھے اور عیسائی پادری کا چینل بھی شامل تھا جسے دیکھ کر ہر مسلمان کی طرح میرا دل بھی کڑھتا۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کے دیگر چینلز بنیادی مسائل کی بجائے محض سطحی اور فروعی امور پر بات کرتے اور اکثر علماء کی سوچ مغز کی بجائے چھلکے تک ہی محدود رہتی۔ اس پر جوشِ خطابت میں ان کی عجیب وغریب حرکات مضحکہ خیز معلوم ہوتی تھیں۔ ان چینلز کو دیکھنے کے دوران کبھی ایم ٹی اے لگ جاتا تو مَیں اسے اکثر یہ سوچ کر بدل دیا کرتا تھا کہ شاید یہ شیعہ فرقہ کا چینل ہے۔ پھر ایک دن جب مَیں نے ایم ٹی اے لگایا تو اس وقت پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر لگا ہوا تھا۔ اور وفاتِ مسیح کے مسئلہ پر بات ہو رہی تھی۔ مجھے شرکائے پروگرام کے طریقۂ گفتگو اور فون کے ذریعہ شامل ہونے والوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیش آنے نے بہت متأثر کیا اور یوں مَیں مستقل طور پر ایم ٹی دیکھنے لگا۔ آہستہ آہستہ ان کے دلائل اور براہین میرے دل کو لگنے لگے او راس طرح میرے اندر جماعت کے عقائد او راصولوں کے بارہ میں مزید جاننے کی خواہش پیدا ہونی شروع ہوگئی۔

مجھے خزانہ مل گیا

مجھے اس بات سے کسی قدر حیرت ہوتی تھی کہ امام مہدی آ کر چلا بھی گیا اور ہم اب ان کے بارہ میں سن رہے ہیں؟ سوچ سوچ کر مَیں نے خدا تعالیٰ سے راہنمائی کی دعا کی اور جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجود کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلی کتاب جو مَیں نے پڑھی وہ 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا عربی ترجمہ تھا، جسے مَیں نے کئی مرتبہ پڑھا۔ اس کتاب میں عدل واحسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا مضمون پڑھ کر میری روح بھی وجد کرنے لگی۔ اس کے بعد مَیں نے التبلیغ پڑھی اور پھر السیرۃ المطھرۃ اور دیگر کتب کا مطالعہ کیا۔ ان کتب نے روحانی دقائق اور دینی معارف کے ایسے دریا بہائے کہ اکثر میری زبان پر یہ فقرہ آتا تھا کہ مجھے خزانہ مل گیا ہے۔

دعا اور خدا کی طرف سے تسلّی

گو مَیں مختلف کتب کے مطالعہ اور ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے سے احمدیت کی صداقت کا تو قائل ہوگیا تھا پھر بھی کسی فیصلہ سے قبل اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے رؤیائے صالحہ سے مجھے اطمینان عطا فرمایا۔ مَیں اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھتا تھا۔ جب مَیں اس مسجد میں جاتا تو دیکھتا کہ بعض صفوف نامکمل چھوڑ دی گئی ہیں۔ اگر کوئی ایک یا دو رکعات کے بعد نماز میں شامل ہوتا تو وہ رہ جانے والی رکعات نہ پڑھتا تھا۔ اسی طرح اگر خطیب اپنا وعظ کبھی لمبا کر دیتا تو بعض لوگ ہاتھ پر ہاتھ مار کر اسے احساس دلاتے تھے کہ اب بس کرو۔ ان تمام امور کو دیکھ کر کبھی کبھی مجھے عجیب سی وحشت ہونے لگتی اور دل چاہتا کہ نماز چھوڑ کر میں واپس گھر چلا جاؤں۔

پھر جب احمدیت کی سچائی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں کسی جگہ پر احمدیوں کی مسجد میں جانا چاہتا ہوں۔ مَیں خواب میں سوچتا ہوں کہ شاید احمدی مجھے اپنی مسجد میں داخل ہی نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن جب مَیں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک عجیب سکون و اطمینان کا ماحول ہے اور مسجد میں خلاف معمول احمدیوں کے بچے بھی بڑے سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسی نے مجھے مسجد میں داخل ہونے سے نہیں روکا بلکہ مَیں نے بڑی تسلی اور خشوع سے دو رکعت نفل نماز ادا کی۔

اس رؤیا سے میری تسلی ہوگئی اور مَیں نے اگست 2009ء میں بیعت کے لئے خط ارسال کر دیا اور شرائط بیعت پر عمل شروع کر دیا جس کی وجہ سے مجھے برائیوں سے بچنے کا غیر معمولی عرفان حاصل ہوا۔

خدا کے پیارے کی طرف دوڑ

مَیں نے طالبعلمی کے زمانے میں خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک وادی کے بیچوں بیچ ایک عورت کے ساتھ چلتا جا رہا ہوں۔ اتنے میں وادی کی دوسری جانب مجھے ایک باریش بزرگ نظر آتے ہیں جنہوں نے سیاہ رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا اور بڑی باوقار اور پرشفقت نظروں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ مَیں خواب میں ہی ان کی نظروں کا شکار ہوگیا اور اچانک اس عورت کو چھوڑ کر اس بزرگ کی طرف دوڑ لگا دیتا ہوں۔ جاگنے کے بعد مجھے احساس تھا کہ وہ بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

پھر جب جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مبارک دیکھی تو مجھے یاد آیا کہ یہی وہ بزرگ شخصیت تھی جس کی طرف خواب میں مَیں دوڑ کر گیا تھا۔ اور اس رؤیا کی صحیح تعبیر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد معلوم ہوئی کہ عورت سے مراد دنیا اور اس کی چکاچوند تھی اور مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ دنیا کی چکاچوند کو چھوڑ کر مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوگیا۔ الحمدللہ۔

تبلیغ، مخالفت اور اللہ کے پیار کا سلوک

مَیں نے اپنے ساتھی اساتذہ کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بتانا شروع کیا تو انہوں نے استہزاء کیا اور میرا نام ''مرزا'' رکھ دیا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ مختلف رؤیائے صالحہ سے دل کو تسلیاں دے رہا ہے اور پیار کا اظہار فرماتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے مادی طور پر مجھ جیسے ایک غریب، تنگدست کو نوکری دی بلکہ میری ضرورت کی ہر چیز مجھے عطا فرما دی، اور روحانی طور پر مجھے امام الزمان کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا ہے۔ اس سکینت واطمینان اور روحانی نشہ کا بیان ممکن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل پر میں جتنا شکر کروں کم ہے۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر12

انجیلی دعااورسورۃ فاتحہ کی قرآنی دعا کا موازنہ

متی باب6میں مذکورانجیلی دعا پرتبصرہ کرتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مزیدفرماتے ہیں:۔

’’اب یہ بات بھی سنو کہ انجیل کی دعا میں تو ہرروزہ روٹی مانگی گئی ہے جیسا کہ کہا کہ’’ ہماری روزانہ روٹی آج ہمیں بخش‘‘۔مگرتعجب کہ جس کی ابھی تک زمین پر بادشاہت نہیں آئی وہ کیونکر روٹی دے سکتا ہے۔ ابھی تک تو تمام کھیت اورتمام پھل نہ اُس کے حکم سے بلکہ خود بخود پکتے ہیں اورخودبخود بارشیں ہوتی ہیں۔اُس کا کیا اختیار ہے کہ کسی کو روٹی دے۔ جب بادشاہت زمین پر آجائے گی تب اُس سے روٹی مانگنی چاہیئے۔ ابھی تو وہ ہر ایک زمینی چیز سے بے دخل ہے جب اُس جائداد پر پورا قبضہ پائے گا تب کسی کوروٹی دے سکتا ہے۔اور اِس وقت اُس سے مانگنا بھی نازیبا ہے۔

اور پھراس کے بعد یہ قول کہ جس طرح ہم اپنے قرض داروں کو بخشتے ہیں تُو اپنے قرض ہمیں بخش دے۔اس صورت میں یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ زمین کی بادشاہت ابھی اُس کو حاصل نہیں اورابھی عیسائیوں نے کچھ اس کے ہاتھ سے لے کرکھایا نہیں تو پھر قرضہ کونسا ہوا۔ پس ایسے تہی دست خدا سے قرضہ بخشوانے کی کچھ ضرورت نہیں اورنہ اس سے کچھ خوف ہے کیونکہ زمین پرابھی اس کی بادشاہت نہیں۔

......پس چونکہ عیسائیوں کا خداایسا ہی کمزور ہے جیسا کہ اس کا بیٹا کمزور تھا۔اورایسا ہی بے دخل ہے جیسا کہ اس کا بیٹا بے دخل تھا۔تویوں اس سے ایسی دعائیں مانگنا لاحاصل ہے کہ’’ ہمیں قرض بخش دے۔اس نے کب قرض دیا تھا جو بخش دے‘‘۔(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 42)

آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’اب اس تمام تحقیقات سے انجیل کی دعااورقرآن کی دعا میں فرق ظاہر ہوگیا کہ انجیل تو خدا کی بادشاہت آنے کا ایک وعدہ کرتی ہے۔مگرقرآن بتلاتا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم میں موجود ہے۔نہ صرف موجود بلکہ عملی طور پرتم پرفیض بھی جاری ہیں۔غرض انجیل میں تو صرف ایک وعدہ ہی ہے مگرقرآن نہ محض وعدہ بلکہ قائم شدہ بادشاہت اوراس کے فیوض کو دکھلا رہا ہے۔اب قرآن کی فضیلت اس سے ظاہر ہے کہ وہ اُس خدا کو پیش کرتا ہے جواسی زندگی دنیا میں راستبازوں کا منجی اورآرام دِہ ہے اورکوئی نفس اُس کے فیض سے خالی نہیں۔بلکہ ہرایک نفس پرحسب اس کے ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کا فیض جاری ہے۔مگر انجیل اُس خدا کو پیش کرتی ہے جوابھی اس کی بادشاہت دنیا میں نہیں آئی۔صرف وعدہ ہے۔اب سوچ لو کہ عقل کس کو قابل پیروی سمجھتی ہے‘‘۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 44)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراءعربی تصنیف’’ کرامات الصادقین‘‘میں بھی انجیلی دعا پرمحاکمہ فرمایا ہے۔ اوراس کا سورۃ فاتحہ سے موازنہ پیش فرمایا ہے۔ذیل میں ہم اس کے ایک حصہ کا صرف اُردو ترجمہ پیش کرتے ہیں۔(اُردوترجمہ تفسیر سورۃفاتحہ از حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد اوّل سے لیا گیا ہے)۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوکرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد7صفحہ 137 تا144۔

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اورہم مناسب سمجھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کی دعا کا اُس دعا سے موازنہ کریں جوحضرت مسیح علیہ السلام نے انجیل میں سکھائی ہے۔تاہرمنصف پر یہ بات واضح ہوجائے کہ ان دونوں میں سے کونسی (دعا کسی) بیمارکوزیادہ شفا دینے والی یا(کسی) پیاسے کی پیاس کوزیادہ بجھانے والی ہے۔ یا شان میں زیادہ بلند، دلیل کے لحاظ سے زیادہ مکمل اور طالبان حق کے لئے زیادہ نفع رساں ہے۔

اب جان لوکہ انجیل لُوقا باب 11میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے حواریوں کواس طرح کی دعاسکھائی اورانہیں کہا:

جب تم دعا کروتو کہو’’اے ہمارے باپ جوآسمانوں پرہے،تیرے نام کی تقدیس ہو۔تیری بادشاہت آوے۔ تیری مرادجیسی آسمانوں پرہے زمینوں پربھی آوے۔ہماری روز کی روٹی ہرروزہمیں دے۔اور ہمارے گناہوں کوبخش کیونکہ ہم بھی اپنے تمام قصورواروں کا قصوربخشتے ہیں اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال بلکہ ہم کوشریرسے بچا‘‘۔

یہ دعا ہے جومسیحیوں کوسکھائی گئی۔

معلوم رہے کہ یہ دعا ربّانی صفات کوگھٹا کرپیش کرتی ہے۔نیز یہ دعا فطرت انسانی کے تمام مقاصد پربھی حاوی نہیں بلکہ روحانی حسرت کی شدت کواوربھی بڑھاتی ہےاور آخرت کی سعادتوں سے غافل کرکے نفسانی قویٰ کو فانی خواہشوں اور مادی آرزوؤں کے حصول پر ابھارتی ہے۔

اس دعا کے تمام جملوں میں ایک فقرہ یہ ہے یعنی:

’’تیرانام پاک مانا جائے‘‘۔

اب اپنی عقل اورفہم سے کام لے کراس پرغورکیجئے کہ آیا آپ اس دعا کواس کامل ترین ذات کی شان کے شایان پاتے ہیں جس کے کمالات کے لئے کوئی حالتِ منتظرہ باقی نہیں اورنہ اس کے تقدس اورجلال کے مراتب میں سے کوئی مرتبہ قابل انتظار ہے۔یقیناً تمام تعریفیں اور پاکیزگیاں اس بارگاہ عزت کے لئے ثابت ہیں۔ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کا کسی آئندہ زمانہ میں (ملنے کا)انتظار ہو۔ یہ قرآن کریم کی وہ تعلیم ہے اور خدائے رحمان کے کلام کی تلقین ہے جس کے متعلق ہم قبل ازیں وضاحت کرچکے ہیں۔

اورجس شخص نے بھی قرآن مجید کی طرف توجہ کی، اسے سمجھا،اس پرتدبرسے کام لیااوراس پرصحیح طورسے غورکیا اس پریہ بات منکشف ہوجائے گی کہ قرآن کریم نے اس معاملہ کومکمل طورپربیان کیا ہےاوراس بات کی تصریح کردی ہے کہ ہرانتہائی کمال اللہ تعالیٰ کوحاصل ہےاوراس کے لئے ہرکمال بالفعل ثابت ہے اوراس میں کوئی کلام نہیں اوراس کے لئے کسی حالتِ منتظرہ کا تجویز کرنا جہالت،ظلم اور گناہ ہے۔لیکن انجیل خدائے باری تعالیٰ کوحالتِ منتظرہ کا محتاج اوربعض گمشدہ اورغیرموجودکمالات کے لئے بےچین قرار دیتی ہےاورانجیل خدائی درخت کے کامل ہونے کوتسلیم نہیں کرتی بلکہ اس کے پھل کے پکنے کی صرف آرزوظاہرکرتی ہے۔خدا کے بدرِمنوّرہونے کی قائل نہیں بلکہ وہ اس کی قدرت ومنزلت کے بڑھنے کے زمانہ کی منتظر ہے۔گویا انجیل کا خدامُرادوں کے بَرنہ آنے کے رنج کی وجہ سے خاموش ہے اوراپنے ارادوں کو پورا کرنے سے عاجز ہے۔اس نے کتنی ہی راتیں اپنے کمالات (کے عروج کوپہنچنے) کا انتظار کرتے ہوئے اورحالات کے پلٹا کھانے کی امید میں گزاردیں۔یہاں تک کہ وہ کامیابی کے ایام سے مایوس ہوگیااوراپنے بندوں کی طرف متوجہ ہواتاوہ اس کی مُرادبَر آنے کی دعائیں کریں اورتاوہ اُس کے غم کے مٹنے اوراُس کے آشوب چشم کے علاج کے لئے اپنی کمرِہمّت باندھ لیں۔پاک ہے ہمارارَبّ۔یہ(کمزوری) اس پرکھلا کھلا بہتان ہے۔اس کا تو یہ عالَم ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ ہوجائے اورصرف کہہ دیتا ہے کہ وہ ہوجائے تووہ ہو جاتی ہے۔ بھلا ربِّ ذوالجلال اور ربّ العالمین سے پریشانی کا کیا تعلق؟

پھرحضرت مسیحؑ کی دعا ایک ایسی دعا ہے جس میں خدا کوعیب سے پاک قراردینے کے سوا کوئی نتیجہ نہیں۔گویا یہ دعا یہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ اور بناوٹ سے توپاک ہے لیکن نہ اس میں کوئی اورکمالات پائے جاتے ہیں اورنہ (اس میں)مثبت صفات کا کوئی معمولی سا بھی نشان (پایا جاتا) ہے۔کیونکہ عیوب سے پاک ہونا منفی صفات میں سے ہے جیسا کہ صاحبِ معرفت اوربصیرت لوگوں پرمخفی نہیں۔اورمنفی صفات مُثبت صفات کا مرتبہ نہیں رکھتیں۔یہ حقیقت پختہ کار لوگوں کے نزدیک ثابت شدہ ہے۔

لیکن قرآن کریم نے جودعا ہمیں سکھائی ہے وہ ان تمام صفات کاملہ پرمشتمل ہے جوذات الٰہی میں پائی جاتی ہے۔کیاتم خدائے عزّ وجل کے کلام اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن کونہیں دیکھتے کہ کس طرح وہ تمام صفات الٰہیہ پرحاوی ہےاورکس طرح اس نے ان اصول اورفروع کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنے میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کی نہ صفات شمار کی جاسکتی ہیں اورنہ اس کے کمالات گنے جاسکتے ہیں۔رَبِّ الْعَالَمِیْن میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی بارش آسمانوں اور زمینوں پربلکہ تمام جسمانی و روحانی چیزوں پرعام ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ ہرقسم کی رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ملتی) ہے جوقیوم وقدیم اورخلّاق و کریم ہے۔اس نے اپنے الفاظ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن میں یہ اشارہ فرمایا کہ جزاوسزا کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے سوامخلوق میں سے اَورکوئی مالک نہیں۔ اس کی جزاکے سمندر جاری ہیں اور وہ ہر وقت بادلوں کی طرح (فیض پہنچانے کے لئے) گزررہے ہیں اوربندہ اعمال صالحہ، صدق اوراپنی قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اوراس کے احسانات میں سے جوکچھ بھی پاتا ہےوہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی جزا(دینے والی صفت) کا احسان ہوتا ہے۔(خدا کی) ان صفات حسنہ میں اس امر پراعلیٰ و ارفع اشارے اور لطیف اور بلند پایہ دلائل ہیں کہ ہرکمال اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جوہرجلال وجمال کا جامع ہے۔ پھر یہ تو ظاہر ہے کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ میں جوالف لام ہےوہ استغراق کے لئے ہےاوراس امرکی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سب صفات حسنہ بطورحق کے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (واجب) ہیں۔

لیکن انجیل کی یہ دعا کہ’’ تیرا نام پاک ہو‘‘ کسی کمال کی طرف اشارہ نہیں کرتی بلکہ زوال کا خدشہ پیدا کرتی اور اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کے لئےمحض خواہشات کا اظہار کرتی ہے گویا اسے ابھی تک تقدس حاصل نہیں۔پس یہ دعا ایک قسم کا بےمعنی کلام ہے اَورکچھ نہیں۔کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اُس کی شانِ احدیّت وبےنیازی کے شایاں ہے وہ ازل سے ابدتک ہمیشہ قدوس ہے اوروہ تمام عیوب سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ابدالآباد تک منزّہ اور مقدس ہے۔وہ نہ کسی خوبی سے محروم ہے اورنہ آئندہ کسی بھلائی کے ملنے کا منتظر ہے...... پھرانجیل خدا تعالیٰ کا ذکر اَبْ نام سے کرتی اورقرآن اس کا ذکررَبّ کے نام سے کرتا ہےاور ان دونوں (الفاظ) میں بہت بڑا فرق ہے جسے ہرذہین اورسعادتمند سمجھتا ہےاگرچہ نادان نہ سمجھیں۔ کیونکہ اَب(باپ) کالفظ اکثرمخلوقات کے متعلق استعمال ہوتا ہےاوراُسے خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا ایک ایسا فعل ہے جس میں شرک کی بُو پائی جاتی ہے جوانسان کو ہلاک کرنے کے زیادہ قریب ہے جیسا کہ تدبّرکرنے والوں پرمخفی نہیں‘‘۔

’’اے دیکھنے والو اور اہل بصیرت علماء !جان لوکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا سے پہلے ایک تمہید سکھائی ہے اورقرآن کریم نے (بھی) دعا سے قبل ایک تمہید سکھائی ہے اورعقلمندوں کے نزدیک ان دونوتمہیدوں میں فرق ظاہر ہے کیونکہ قرآن کریم کی تمہیدرُوح کوخدائے رحمٰن کی عبادت کی تحریک کرتی ہے اور بندوں کوترغیب دیتی ہے کہ وہ خلوص نیت اورصفائی قلب سے بارگاہِ ایزدی کی تلاش میں لگ جائیں۔نیز(یہ تمہید)انہیں بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ تمام رحمتوں کا سرچشمہ اورتمام نوازشوں کامنبع ہےاور رَبّ، رَحْمٰن، رَحِیْم اوردَیّان (جزاسزا کا مالک) کے ناموں سےمخصوص ہے۔جن لوگوں کو ان صفات کا علم ہو جاتا ہے وہ ان کے مالک (اللہ تعالیٰ) سے جُدا نہیں ہوتے خواہ وہ موت کے بیابانوں میں جاگزیں بلکہ وہ ان کی طرف دوڑتے ہیں اور صدقِ دل اورصحتِ نیت سے اُسی کے پاس ڈیرے جمالیتے ہیں۔اس کی طرف اپنے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔اس کی طرف والہانہ بڑھتے ہیں۔ان کے اندر(اپنے)معشوق کی محبت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کے غلبہ کی وجہ سے دوسری خواہشات سے کوئی کشمکش نہیں رکھتا۔پس ثابت ہوا کہ اس دعا کی تمہید میں عبادت کرنے والوں کے لئے ایک زبردست تحریک ہے............

پھراس کے بعدہم اُس دعا پرغورکرتے ہیں جوحضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکھائی اور اس دعا پربھی جو ہمارے خدائے بزرگ وبرتر نے سکھائی تاعقلمند پرواضح ہوجائے کہ ان دونوں کے درمیان کیافرق ہے اورتا جوکوئی بھی نیک لوگوں میں شامل ہےاس فرق سے فائدہ اٹھائے۔

پس جان لو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو دعا سکھلائی ہے یعنی یہ کہ’’ ہماری روز کی روٹی ہرروزہمیں دیا کر‘‘ہمارا انصاف اسے ناقص قرار دیتا ہے۔اس کے برخلاف قرآن کریم نے (اپنی) دعا میں روٹی اورپانی کا ذکرکرنا ناپسند کیا ہےاورہمیں رُشدوہدایت کا طریق سکھایا ہےاوراس بات کی طرف ترغیب دی کہ ہم اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہیں اوراللہ تعالیٰ سے دینِ قویم طلب کریں اورمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اورضَآلِّیْن کی راہوں سےاس کی پناہ مانگیں۔اس دعا میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا اورآخرت کی راحت صحیح راہ کی تلاش اورمخلصانہ فرمانبرداری پرمنحصر ہے۔پس انجیل کی دعا پربھی نگاہ ڈالواورقرآن کی دعا پربھی جواللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے ہے اورانصاف کرو۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا میں استغفار کے متعلق جوترغیب آئی ہے وہ بھی (دراصل) بےقراروں کی طرح صرف روٹی مانگنے کی دعا کرنے کی تاکید ہی ہے تا اللہ تعالیٰ رحم کرے اوراس اقرار(گناہ) کے بدلہ میں بہت سی روٹیاں دے دے۔پس (ان کا) استغفاربھی صرف روٹیاں مانگنے کی خاطر آہ وزاری ہے۔اصل مقصد خدائے بخشندہ سے روٹی مانگنا ہی ہے۔(انجیل کی) اس دعا سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے اکثر پیروکار ہمیشہ سے سونے چاندی کے ہی عاشق ہیں اوروہ سونے چاندی کی خاطر خدا تعالیٰ کوچھوڑ دیتے ہیں۔چندسکّوں کی خاطر دین کو بیچ ڈالتے ہیں اورچاندی سونے کے سکّوں کوہی اپنے کپڑوں میں چھپائے پھرتے ہیں اوررحم کرنے

باقی صفحہ نمبر 10 پرملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مدد اور رہنمائی چاہنی ہو، یا اپنی پریشانیوں کا حل کروانا ہو، یا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُسی وقت ہوتی ہیں جب اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے، اُس کے حضور دعائیں کی جائیں۔ آج تک ہمارا یہی تجربہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ ایسی دعاؤں کو سنتا ہے، یا ایسی رہنمائی فرما دیتا ہے جو اگر دعا مانگنے والے کی خواہش کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی حقیقت و آداب کا ادراک ہمیں عطا فرمایا اور سب سے بڑھ کر اپنے اُن صحابہ کو عطا فرمایا جن کی براہِ راست تربیت آپ نے فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے قبولیت دعا کے حوالہ سے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دعاؤں کی حقیقت اور آداب کا جو ادراک صحابہ کو حاصل ہوا، یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی روشن نشانوں کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشان دکھائے۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان میں مضبوط ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے والا ہو۔

یہ دعا ہے جو آجکل بھی ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ یہ الہام جو مَیں نے بتایا کہ نہ کوئی عارضی رہائش باقی رہے گی نہ مستقل۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اور جس طرح جنگِ عظیم کا خطرہ ہے، اس بارے میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے بلکہ انسانیت سے اس کو محفوظ رکھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15؍جون 2012ء بمطابق 15؍احسان 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’یہ بھی لازم ہے کہ (ایک انسان) جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے‘‘ ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے پنجابی میں ایک مثل ہے ’جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا‘۔ فرمایا: ’’لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنّت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 630۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اس دعا کی قبولیت ہوگی یا پھر اللہ تعالیٰ بتا دیتا ہے کہ نہیں، یہ دعا اس رنگ میں قبول نہیں ہوگی۔

پس یہ دعا کی حقیقت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو صرف سطحی دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے، یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے اور پھر اس ایمان کے ساتھ مکمل طور پر ڈوب کر دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مدد اور رہنمائی چاہنی ہو، یا اپنی پریشانیوں کا حل کروانا ہو، یا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُسی وقت ہوتی ہیں جب اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے، اُس کے حضور دعائیں کی جائیں۔ آج تک ہمارا یہی تجربہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ ایسی دعاؤں کو سنتا ہے، یا ایسی رہنمائی فرما دیتا ہے جو اگر دعا مانگنے والے کی خواہش کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

پھر آدابِ دعا کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں‘‘۔ (یعنی دعا کے آداب نہیں آتے اور جب دعا کے آداب نہیں آتے تو دعائیں قبول نہیں ہوتیں، لیکن فرمایا کہ اصل تو یہ ہے، حقیقت یہ ہے کہ جو دعا کے اصل معنی ہیں اُس طرح دعا کی نہیں جاتی۔) فرمایا ’’اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سُوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ پر بدظنی نہیں ہونی چاہئے کہ بہت لمبا عرصہ مَیں نے دعا کر لی اب کچھ نہیں ہوگا)۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 693-692 مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی حقیقت و آداب کا یہ ادراک ہمیں عطا فرمایا اور سب سے بڑھ کر اپنے اُن صحابہ کو عطا فرمایا جن کی براہِ راست تربیت آپ نے فرمائی۔ بلکہ آپ کی آمد سے جو دنیا میں ایک ہلچل مچی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی جو تحریک چلی، اُس نے بھی بہت سے ایسے لوگوں کو جن کی اللہ تعالیٰ اصلاح کرنا چاہتا تھا، اُن میں بھی دعا کی حقیقت اور آداب کا ادراک پیدا فرما دیا۔ اور یوں اُن لوگوں کا آپؑ پر ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا۔ اس وقت مَیں آپ کے زمانے کے اور آپ سے فیض پانے والے چند صحابہ کا ذکر کروں گا جنہوں نے دعا کی حقیقت کو جانا اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دکھائے جس سے اُن کے ایمان بھی مضبوط ہوئے اور وہ لوگ دوسروں کی ہدایت کا بھی باعث بنے۔

حضرت میاں محمد نواز خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’1906ء میں یہاں سیالکوٹ میں طاعون کا از حد زور و شور تھا۔ رسالہ بند ہو گیا۔ ہر طرف مردے ہی مردے نظر آتے تھے۔ مولوی مبارک صاحب صدر میں مولا بخش صاحب کے مکان پر درس دے رہے تھے۔ مَیں لیٹا ہوا تھا۔ مجھے بھی طاعون کی

گلٹی نکل آئی۔ میں نے دعا کی کہ یا مولا! میں نے تو تیرے مامور کو مان لیا ہے اور مجھے بھی گلٹی نکل آئی ہے۔ پس اب مَیں تو گیا۔ مگر خدا کی قدرت کہ صبح تک وہ گلٹی غائب ہوگئی اور میرا ایک ساتھی محمد شاہ ہوا کرتا تھا، اُسے میں نے دیکھا کہ مرا پڑا ہے۔ محمد شاہ اور میں دونوں ایک کمرے میں رہتے تھے‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 10 صفحہ نمبر 143 روایت حضرت میاں محمد نواز خان صاحبؓ)

پھر حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ جموں سے پیدل براہ گجرات کشمیر گیا۔ راستہ میں گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُـزْنِ والی دعا نہایت زاری اور انتہائی اضطراب سے پڑھی۔ اللہ تعالیٰ میرے حالات ٹھیک کر دے۔ کہتے ہیں اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کر دیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ نمبر 68 روایت حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 1915ء کو میرے بچے عبداللہ خان کو جبکہ میں بمع عیال قادیان میں تھا طاعون نکلی اور دو دن کے بخار نے اس شدت سے زور پکڑا کہ جب میں دفتر سے چار بجے شام کے قریب گھر میں آیا تو اُس کی نہایت خطرناک اور نازک حالت تھی۔ اُس وقت میرے یہی ایک بچہ تھا۔ والدہ یعنی بچے کی ماں جو کئی دنوں سے اُس کی تکلیف کو دیکھ دیکھ کر جاں بہ لب ہو رہی تھی، مجھے دیکھتے ہی زار زار رودی اور بچے کو میرے پاس دے دیا۔ سخت گرمی کا موسم اور مکان کی تنگی اور تنہائی اور بھی گھبراہٹ کو دوبالا بنا رہی تھی۔ (مکان بھی تنگ، گرمی کا بھی موسم، اکیلے اور اس پر یہ کہ بچہ بھی بہت زیادہ بیمار، تو گھبراہٹ اور بھی زیادہ بڑھ رہی تھی) کہتے ہیں مَیں نے بچے کو اُٹھا کر اپنے کندھے سے لگا لیا۔ بچے کی نازک حالت اور اپنی بے کسی، بے بسی کے تصور سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس اضطراری حالت میں بار باراُن دعائیہ الفاظ کا اعادہ کیا کہ اے خدا! اے میرے پیارے خدا! اس نازک وقت میں تیرے سوا اور کوئی غمگسار اور حکیم نہیں، صرف ایک تیری ہی ذات ہے جو شفا بخش ہے۔ غرضیکہ میں اس خیال میں ایسا مستغرق ہوا کہ یکا یک دل میں خیال ڈالا گیا کہ تو قرآنِ کریم کی دعا قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ پڑھ کر بچے کے سر پر سے اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے نیچے کی طرف لا اور بار بار ایسا کر۔ چنانچہ مَیں نے بچشم تر (روتے ہوئے) اسی طرح عمل شروع کیا۔ یہاں تک کہ چند منٹوں میں بچے کا بخار اُتر گیا۔ صرف گلٹی باقی رہ گئی جو دوسرے دن آپریشن کرانے سے پھوٹ گئی اور چار پانچ روز میں بچے کو بالکل شفا ہوگئی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 151-150 روایت حضرت چوہدری امیر خان صاحبؓ)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے شفا خانہ ہوشیار پور میں علاج کراتے ایک عرصہ گزر گیا اور باوجود تین دفعہ پاؤں کے آپریشن کرنے کے پھر بھی پاؤں اچھا نہ ہوا تو ایک دن مس صاحبہ نے (یعنی انگریز نرس تھی) جو بہت رحمدل تھی اور خلیق تھی، مجھے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو پاؤں کو ٹخنے سے کاٹ دیا جائے کیونکہ اب یہ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ کیونکہ گینگرین کی طرح کی صورت پیدا ہو رہی ہے تا کہ مرض ٹخنے سے اوپر سرایت نہ کر جائے۔ میں نے گھر والوں سے مشورہ کر کے اجازت دے دی۔ اُس پر مس صاحبہ بیوی کو دوسرے کمرے میں لے گئی جس کمرے میں پاؤں کاٹنا تھا۔ (یہ آپریشن بیوی کا ہونا تھا) مَیں نے ساتھ جانے کے لئے مِس صاحبہ سے اجازت چاہی مگر اُس نے کہا کہ آپ یہیں رہیں۔ لہٰذا میں وہیں وضو کر کے نفلوں کی نیت کر کے دعا میں مصروف ہوگیا۔ (بیوی کا آپریشن کرنے کے لئے وہ لے گئی)۔ مَیں وہیں نفلوں میں دعا میں مصروف ہوگیا اور دل اس خیال کی طرف چلا گیا کہ اے خدا! تیری ذات قادر ہے تُو جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ پس تو اس وقت پاؤں کو کاٹنے سے بچا لے۔ کیونکہ اگر پاؤں کٹ گیا تو عمر بھر کا عیب لگ جائے گا۔ تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور اسی خیال میں سجدہ کے اندر سر رکھ کر دعا میں انتہائی سوز و گداز کے ساتھ مستغرق ہوا کہ عالمِ محویت میں ہی ندا آئی، یہ آواز آئی کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور جب اس آواز کے ساتھ ہی مَیں نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مس صاحبہ (وہ نرس جو تھی) میری طرف دوڑی آ رہی ہے اور آتے ہی یہ کہا کہ سول سرجن صاحب فرماتے ہیں کہ اس دفعہ مَیں خود زخم کو صاف کرتا ہوں اور پاؤں نہیں کاٹتا، اس لئے کہ پاؤں کو ہر دفعہ کاٹا جا سکتا ہے (یعنی کہ پاؤں کو تو پھر بھی کاٹا جا سکتا ہے) مگر کاٹا ہوا پاؤں ملنا محال ہے۔ میں خدا کی اس قدرت نمائی اور ذرہ نوازی کے سو جان سے قربان جاؤں جس نے کرمِ خاکی پر ایسے نازک وقت میں لَا تَقْنَطُوْا کی بشارت سے معجز نمائی فرمائی۔ اور وہ پاؤں کٹنے سے بچ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 122-121 روایت حضرت چوہدری امیر خان صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ 1925ء میں جبکہ بوجہ زیادتی اخراجات کے انجمن میں تخفیف ہوئی اور مَیں بھی تخفیف میں آ گیا اور اخراجات خانگی نے مجھے از حد پریشان کیا تو میں نے اس تنگی میں سوائے خدا کے آستانے کے اور کوئی چارۂ کار نہ دیکھا۔ لہٰذا مَیں اُس کی جناب میں جھک گیا۔ یہاں تک کہ رمضان المبارک آ گیا اور اس میں مزید دعاؤں کی توفیق ملی اور پھر جب اعتکاف میں اور بھی سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں کا موقع میسر آیا تب پنجابی میں اُن کو الہام ہوا کہ ’’دَم وَٹ زمانہ کٹ، بھلے دن آون گے‘‘۔ لیکن جب اس بشارت پر بھی عرصہ گزر گیا اور تنگی نے بہت ستایا تو فارسی میں بشارت ہوئی۔ ’’غم مخور زانکہ درایں تشویش خورمی وصل یار می بینم‘‘۔ چنانچہ اس بشارت کے چند دن بعد خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا کیا جس کا نام محمود احمد ہے۔ اور اس کے بعد مَیں اگست 1926ء کو محکمہ اشتمال اراضیات میں بمشاہرہ (تنخواہ) نوّے روپے ماہوار سب انسپکٹر ہوگیا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے تیس روپیہ ماہوار کی بجائے نوّے روپیہ ماہوار عطا فرما دیئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 151-152 روایت حضرت چوہدری امیر خان صاحبؓ)

حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحبؓ، حضرت چوہدری رستم علی صاحبؓ کے ساتھ اپنے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَیں اور چوہدری صاحب اور دو تین اور احمدی ایک تانگے میں بیٹھ کے قادیان پہنچ گئے۔ یہ سڑک اوّل دفعہ دیکھی تھی۔ اتنے دھکے لگتے تھے کہ بس الامان۔ بدن چُور ہو جاتا تھا۔ سارے رستے میں گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ سڑک کیا مثل ایک کچی گوہر کے تھی۔ پھر اس کے بعد تو جب تک ریل تیار ہوئی اسی راستے سے کبھی تانگے میں اور کبھی پا پیادہ قادیان آتے رہے۔ ہاں تو قادیان پہنچ کر مہمان خانے میں ہم ٹھہرے۔ بعدۂ میں اور چوہدری صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب مسجد مبارک کی چھت پر جو موجودہ مسجد مبارک کی شمال کی طرف مختصر سی جگہ بشکل مسجد تھی، تشریف فرما تھے اور تقریباً دس بارہ دوسرے احباب حاضر تھے جن میں مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ بھی تھے۔ بعد مصافحہ چوہدری صاحب نے میرا تعارف کرایا۔ مَیں نے حقیر سی رقم جو ایک رومال میں بندھی حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے رومال لے کر رکھ لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میری درخواست پر حضور نے بیعت لی اور بعد بیعت ہونے کے سب حاضرین نے دعا کی۔ پھر حضرت صاحب سے رخصت ہو کر ہم کچے رستے سے بٹالہ پہنچے۔ پھر بٹالہ سے بذریعہ ریل اپنے گھر پر بٹالہ شہر میں پہنچ گئے۔ چونکہ تعمیر مکان کے دوران میں ہم اس کام کو بیچ میں چھوڑ کر قادیان چلے گئے تھے، (یعنی اُن دنوں میں وہ اپنا مکان بنا رہے تھے) اس لئے واپس آ کر پھر یہ تعمیر مکان کا کام شروع کیا۔ جب نیچے کی منزل تیار ہو چکی اور اوپر کی منزل تعمیر ہونا شروع ہوئی تو میں دفعۃً بیمار ہو گیا۔ بخار کی حرارت 104 درجہ تک پہنچ جاتی۔ اس طرح کئی روز گزر گئے۔ چوہدری رستم علی صاحب روزمرہ دریافت حال کے لئے تشریف لاتے اور تسلی دیتے اور فرماتے کہ میں حضرت صاحب کو روزمرہ دعا کے لئے لکھتا رہتا ہوں۔ ایک روز دن کا وقت تھا مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ میری ہمشیرہ مرحومہ کہہ رہی ہیں کہ دعا قبول ہوگئی۔ آنکھ کھلنے پر میں نے اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور لڑکوں سے کہا کہ ہمشیرہ ابھی یہاں پر کھڑی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ’’دعا قبول ہوگئی‘‘۔ لیکن ہوا کیا؟ اُس کے بعد بخار کی حرارت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی اور میں کئی روز تک بیہوش رہا۔ سب گھر والوں کو مایوسی ہوگئی۔ بالخصوص چوہدری رستم علی صاحب مرحوم کو بہت تشویش ہوئی کہ خدانخواستہ اگر اس وقت وفات کا واقعہ ہوگیا تو سب کہیں گے کہ یہ بیعت کرنے کا نتیجہ ہے اور بہت خراب اثر گھر والوں پڑے گا اور دوستوں پر بھی جنہوں نے اس کے ساتھ بیعت کی ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم دعا میں لگے رہے اور صحت کے لئے روزمرہ حضرت صاحب کی خدمت میں لکھتے رہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے آرام ہونا شروع ہوگیا اور ایک مہینے کے اندر بالکل آرام ہوگیا۔ ہم نے عید کی نماز دکانوں میں پڑھی۔ الحمد للہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھلایا تھا دعا قبول ہوگئی۔ وہ بات پوری ہوگئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ نمبر 249 تا 251 روایت حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحبؓ)

حضرت حافظ مبارک احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ مولوی صاحب، (مولوی خان ملک صاحب) کی خاص عزت کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ مولوی خان ملک صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب مجھ سے طالب علمی کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ دعا کریں کہ میں بہت بڑا آدمی بن جاؤں۔ (بڑا آدمی ہونے سے مراد دین میں ترقی کرنا تھا)۔ فرماتے تھے کہ حضرت خلیفہ اول کی یہ باتیں سن کے میں اُن کے لئے بہت دعا کیا کرتا تھا۔ تو میں نے حضرت مولوی صاحب کے لئے دعا کی اور قبولیت کے آثار دیکھ کر اُن کو بتا بھی دیا کہ آپ بڑے دینی عالم بن جائیں گے۔ (اور یہی مراد تھی

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اُن کی دعا کرنے سے کہ دین کا بڑا رُتبہ مجھے حاصل ہو جائے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 169 روایت حضرت حافظ مبارک احمد صاحبؓ)

حضرت عبدالستار صاحبؓ ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی پیشگوئی عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّهَا وَ مَقَامُهَا (یعنی عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ یہ الہام تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا)۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد زلزلہ سے تین دن پہلے مجھے خواب آئی کہ حضور ہمارے گھر ہماری چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس پر میں نے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں والے مجھے سخت تکلیف دے رہے ہیں، آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ اس پر حضور نے پنجابی میں ہی فرمایا۔ ''میں تے ایہوای کم کرناں ہونا''۔ (یعنی مَیں تو یہی کام کرتا ہوں۔ یہ خواب میں ان کو بتایا گیا۔) اس پر دوبارہ مَیں نے عرض کی۔ میرے واسطے علیحدہ دعا کی جائے تو حضور نے (خواب میں) میرے بائیں بازو کو پکڑ کر ایک ہاتھ سے ہی دعا کرنی شروع کر دی۔ مَیں نے دونوں ہاتھ سے دعا کرنی شروع کر دی۔ دعا کر ہی رہے تھے کہ بہت سخت زلزلہ آ گیا۔ مَیں گرنے کو ہوا ہی تھا کہ حضور کو مَیں نے زور سے پکڑ لیا، بغل گیر ہو گیا اور کہتے ہیں چھپی پڑے پڑے ہی مجھے جاگ آ گئی۔ صبح سویرے میں قادیان آیا تو حضور نے بڑے باغ میں خیمہ لگایا ہوا تھا۔ جب مَیں خیمہ کی طرف گیا تو حضور باہر ٹہل رہے تھے۔ مَیں نے سلام وآداب کیا اور مصافحہ کیا۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور میں ایک خواب سنانا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور نے اجازت دی اور یہی خواب میں نے حضور کو سنائی کہ حضور نے یہ لفظ ''تم بچائے جاؤ گے'' قریباً تین دفعہ دہرائے۔ کہتے ہیں۔ اُس کے بعد کیا ہوا کہ طاعون آ گیا۔ میری بیوی اور لڑکی دونوں کو طاعون ہو گئی تو لوگوں نے کہا کہ یہاں دس دس بارہ بارہ آدمی روز مرتے ہیں، اگر تم مر گئے تو تمہاری قبر کون کھودے گا؟ (کیونکہ احمدیوں کے قریب کوئی نہیں آئے گا۔) تمہاری میت کو کون اُٹھائے گا اور غسل دے گا؟ اس پر مَیں نے جواب دیا کہ ہم کو خدا کو سونپو۔ میری بیوی قریب المرگ ہو گئی۔ مَیں نے خدا کے حضور وضو کر کے یہی دعا کی کہ اے مولیٰ! ہماری قبر بھی کوئی کھودنے والا نہیں ہے اور اُٹھانے والا اور غسل دینے والا بھی کوئی نہیں۔ اُس وقت میرے پاس سنگترے تھے تو وہ مَیں چھیل کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا رہا۔ جب اُس نے کھا لئے تو میری بیوی کو دست آئے اور ساتھ ہی بخار بھی ٹوٹ گیا۔ میری لڑکی کے پھوڑے پر آک کا دودھ (آک ایک پودہ ہوتا ہے اُس کا دودھ) لگایا تو اُس کو بھی آرام آ گیا۔ اور پھر خدا کے آگے مَیں دعا کرنے لگا اور پنجابی میں ہی دعا کی کہ میں اَلْحَمْد پڑھتا تھا تو یہ لفظ خود بخود میری زبان سے رواں تھے کہ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ کَیْفَ کَانَ حَافِظٌ عَلَیْهِ۔ اس پر میری بیوی اور لڑکی بچ گئی۔ اُس وقت مجھے حضور کی بات یاد آئی کہ ''تم بچائے جاؤ گے''۔ (تین دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ تم بچائے جاؤ گے۔ تم بچائے جاؤ گے۔ اور اللہ کے فضل سے وہ بچائے گئے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 184-183 روایت حضرت عبدالستار صاحبؓ)

حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ مَیں صبح کی نماز پڑھ کر مسجد مبارک سے پیر سراج الحق صاحب کے ساتھ اُن کے مکان کے زینے پر کھڑا ہو گیا۔ پیر صاحب کوئی لمبا قصہ کسی کا ذکر کر رہے تھے۔ مجھے ایک غیبی تار کے ذریعے معلوم ہوا کہ میری جان خطرے میں ہے (یعنی ایک احساس ہوا)۔ میں ان ایام میں حضرت صاحب کے دروازے پر دربان تھا۔ مَیں وہاں سے بھاگا۔ میرے سے پیش پیش محمد اکبر خان سنوری کچھ سودا بازار سے لے کر ڈیوڑھی میں داخل ہوئے۔ آگے سے حضرت اقدس اوپر سے نیچے تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ میاں مہدی حسین ہے؟ اکبر خان نے کہا کہ نہیں، دکانوں پر کھڑا ہو گا۔ مَیں نے معاً آواز دی کہ حضور مَیں حاضر ہوں۔ اکبر خان صاحب نے کہا کہ اب کہیں سے آ گیا ہو گا۔ اس پر حضور نے مجھے حکم دیا کہ یہ قرآن شریف لے جاؤ اور فلاں مضمون کی آیت دریافت کر کے اُس پر نشان کر کے لے آؤ۔ کہتے ہیں اس وقت مَیں ایسی حالت میں غرق ہوا کہ مَیں چاہتا تھا کہ مَیں خود ہی وہ آیت نکال کر پیش کر دوں، جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تلاش تھی۔ لیکن یہ ممکن معلوم نہ ہوتا تھا۔ مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فوری دعا کس طرح قبول کی۔ کہتے ہیں وہیں میں نے کھڑے کھڑے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ وہ آیت مجھے ہی بتلا دی جائے۔ یہ دعا کر کے میں نے قرآن شریف کھولا تو میری پہلی نظر ہی اُس آیت پر پڑی جو حضرت اقدس کو مطلوب تھی۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور! آیت یہ موجود ہے۔ فرمایا ہاں حکیم فضل دین صاحب سے پوچھ کر آؤ۔ یعنی حکیم فضل دین صاحب کے پاس بھیجا تھا کہ اُن سے نکلوا لاؤ۔ تو مَیں نے عرض کی حضور! آیت یہ موجود ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہاں حکیم فضل دین صاحب سے پوچھ کے آؤ۔ مَیں نے پھر عرض کیا کہ حضور! آیت تو یہ موجود ہے حکیم فضل دین صاحب سے کیا پوچھنا ہے۔ حضور نے پھر میرے ہاتھ سے قرآن شریف لے کر اس آیت کو دیکھا اور فرمایا کہ ہاں یہی ہے۔ پھر آپ اوپر تشریف لے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 275-274 روایت حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ)

حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مسلسل اور منظّم طور پر یاد نہیں، متفرق طور پر یہ بات یاد آئی ہے کہ گزشتہ مذکور مباحثے کے بعد ایک اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے نکلا، یہ جلسہ مہوتسو کے متعلق تھا، اُس میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارے میں حضرت صاحب کا یہ الہام درج تھا کہ ''میرا مضمون بالا رہا''۔ کہتے ہیں اس وقت کسی وجہ سے مَیں کچھ بیمار تھا۔ اور بیماری بھی ایسی تھی کہ بہت زیادہ کمزوری تھی۔ دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا بھاری تھا کہ ''میرا مضمون سب پر بالا رہے گا''۔ بجز تائید الٰہی یہ بات کون کہہ سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں ایک اپنے اہلحدیث مولوی کو جو لاہور میں تھا، افتاں وخیزاں (بڑی مشکل سے گرتے پڑتے) اُس کو ساتھ لے کر جلسہ گاہ میں پہنچا۔ مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے لیکچر بھی سنے مگر سب پھیکے اور بے اثر۔ لیکن جب حضرت مرزا صاحب کا مضمون شروع ہوا تو تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی اور سامعین پر ایسا سکوت تھا کہ ذرا بھنک نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ بعض اور لوگوں نے بھی اپنے اوقات حضرت مرزا صاحب کا مضمون سننے کے لئے وقف کر دیئے۔ اور دو دن ایامِ مقررہ سے زائد کئے گئے۔ جب یہ مضمون آخر میں پہنچا تو میں نے اُسی وقت اسی جگہ ہاتھ اُٹھا کر جنابِ الٰہی میں دعا کی (یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ پھر سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی کس طرح فرماتا ہے) کہ یا اللہ! اگر یہ تیرا وہی بندہ ہے جس کی نسبت تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے تو اُس کی برکت سے مجھے اس بیماری سے شفا بخش دے۔ الغرض جلسہ ختم ہونے کے بعد جب مَیں جلسہ گاہ کے بڑے دروازے سے باہر نکلا تو اللہ کی قسم! مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے کوئی بیماری نہ تھی۔ اُس دن سے آج تک پھر اس بیماری نے عَود نہیں کیا۔ (دوبارہ نہیں آئی)۔ اور چنانچہ یہ احمدی بھی ہوئے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 248-247 روایت حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ)

حضرت اللہ بخش صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کرم دین کے مقدمے میں پہلے چندو لال آریہ منصف تھا۔ کہتے ہیں میرا ایک آریہ دوست تھا، گردھاری لال، اکاؤنٹنٹ تھا، اُس نے آ کر مجھے یہ خبر دی کہ ہماری کمیٹی میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب کو سخت سزا دی جائے۔ میں نے خبر سن کر حضرت صاحب کی خدمت میں بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ دعا کرو۔ (کہتے ہیں) خیر مَیں واپس آ گیا۔ جب امرتسر گیا تو صبح کی نماز کا وقت تھا۔ مَیں مسجد گیا اور مسجد کی ڈاٹ میں بیٹھا ہوا تھا اور غالباً درود شریف پڑھ رہا تھا کہ میرے دائیں کان میں جو قریباً بند ہے، (ان کا دایاں کان بند تھا اور کہتے ہیں) اُس وقت بھی بند تھا زور سے آواز آئی کہ چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مر جائے گا۔ پھر مَیں حضرت صاحب کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ حضرت! یہ آواز مجھے اس کان میں بہت زور سے پڑی ہے کہ چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مبشر خواب ہے اور دعا کرو......۔ اس کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مسلمان مجسٹریٹ ہے جس نے آتما رام کو سفید گلاس میں پانی پلایا ہے۔ جو شکل مجھے آتما رام کی خواب میں دکھائی گئی اُس میں وہ ٹانگ سے کچھ معذور تھا۔ اس کے بعد مقدمے کی تاریخ جب آئی تو میں گورداسپور میں تھا۔ کوئی شخص رخصت پر جا رہا تھا یا تبدیل ہو کر جا رہا تھا، اُس کو گاڑی پر سوار کرنے کے لئے چند اور لوگوں کے ساتھ آتما رام بھی آیا ہوا تھا۔ مَیں نے اس خواب والے حلیہ کے مطابق اُس کو دیکھا اور پھر مَیں وہاں گیا جہاں حضرت صاحب تشریف رکھتے تھے۔ دری بچھی ہوئی تھی اور احباب بیٹھے تھے۔ مَیں بھی بیٹھ گیا۔ اس وقت پھر آتما رام سٹیشن سے واپس عدالت میں آیا تو جہاں ہم بیٹھے تھے، عدالت کے کمرے کا وہی راستہ تھا۔ مَیں نے کسی دوست سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کے پاس حضرت صاحب کا مقدمہ ہے۔ مَیں نے کہا مجھ کو اس کی شکل پہلے ہی دکھائی گئی ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 145 تا 147 روایت حضرت اللہ بخش صاحبؓ)

اور چندو لال کے بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پائی تھی۔ ایک دفعہ جب کسی نے کہا کہ چندو لال مجسٹریٹ کا ارادہ ہے کہ آپ کو قید کر دے تو آپ دری پر لیٹے تھے، اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ میں چندو لال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔ چنانچہ آخر اس عہدہ سے اُس کی تنزلی ہو گئی (نیچے چلا گیا) اور ملتان میں اُس کی تبدیلی ہو گئی۔ پھر پنشن پا کے لدھیانہ آ گیا اور آخر انجام بھی اُس کا بڑا بھیانک ہوا کہ پھر پاگل ہو کر وہ مرا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 286 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب ایسے موقع آتے تھے خود بھی دعا کرتے تھے، اللہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تعالیٰ کی طرف سے تسلی بھی ہوتی تھی، لیکن پھر بھی اپنے صحابہ کو یہ کہا کرتے تھے کہ دعا کرو اور پھر اگر کوئی خواب وغیرہ آئے تو وہ سن کے اُس پر اپنا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مرزا غلام نبی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں نے بیعت کی تو حضرت صاحب کے الہامات پڑھنے کا مجھے بہت شوق تھا۔ اُن دنوں اخبار زمیندار اور کئی اخباروں میں حضرت اقدس کے الہامات کے خلاف تحریریں نکلا کرتی تھیں اور مَیں بھی اکثر اُن کو پڑھا کرتا تھا۔ اُن کے پڑھنے کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ الہامات کی کیفیت کے بارے میں مجھے پریشانی پیدا ہوئی۔ کیونکہ جب الہامات کا ذکر ہوتا تھا یا مخالفین کے جو اخبارات تھے یہ اپنے اخباروں میں الہامات کا ذکر کرتے تھے اور پھر اس پر اوٹ پٹانگ تبصرے ہوتے تھے۔ تو کہتے ہیں اس سے مجھے پریشانی پیدا ہوتی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن مَیں نے خدا کے حضور دعا کی کہ اے خدا! مَیں اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا، مجھے اپنے فضل سے سمجھا۔ اس کے بعد اچانک دوپہر کے وقت مجھ پر ایک نئی حالت غنودگی کی طاری ہوئی اور اس حالت میں آسمان سے ایک نیلگوں رنگ کا گھوڑا اترتا ہوا معلوم ہوا۔ جوں جوں وہ زمین کے نزدیک آتا تھا اُس کا رنگ شوخ ہوتا جاتا تھا۔ اُس کی گردن سے بجلی کی طرح ایک شعلہ نکلتا تھا۔ میرے دل پر یہ القاء ہوا کہ یہ تمہارے مرشد کا نشان ہے۔ عنقریب یہ روشنی زمین تک پہنچے گی اور دشمنوں کا رنگ زرد کر دے گی۔ اس کے چند ماہ بعد حضرت صاحب کا روشن ستارے والا نشان جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے، وہ نمودار ہوا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 225 روایت حضرت مرزا غلام بنی صاحبؓ)

اس نشان کے بارے میں تھوڑا سا مختصر ذکر مَیں بتا دوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''اس کے بعد جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی'' (یہ روشن ستارے والی) ''وہ یہ ہے کہ ٹھیک 31 مارچ 1907ء کو جس پر 7 مارچ سے 25 دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اٹھے، آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو میل کے فاصلہ تک جواب تک معلوم ہو چکا ہے (جب یہ لکھا گیا تھا) یا اس سے بھی زیادہ جا بجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزار ہا مخلوقِ خدا اس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب ان کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب ان کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا یہ بھی بیان ہے کہ دُم کی طرح اس کے ایک حصہ میں دُھواں تھا۔ اور اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ وہ ایک ہولناک آگ تھی جو شمال کی طرف سے آئی اور جنوب کو گئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جنوب کی طرف سے آئی اور شمال کو گئی۔ اور قریباً ساڑھے پانچ بجے شام کے اس وقوعہ کا وقت تھا۔'' (یعنی یہ وقوعہ ہوا)۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 518)

تو اس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو دعا کے بعد نشانات کی طرف اشارہ کرتا تھا اور پھر وہ نشانات ظاہر بھی ہوئے اور اس طرح یہ اُن کے ایمان میں ترقی کا باعث بنتے تھے۔

پس دعاؤں کی قبولیت اور روشن نشانوں سے اللہ تعالیٰ نے اُن صحابہ کے ایمانوں کو مزید مضبوط اور صیقل کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دعاؤں کی حقیقت اور آداب کا جو ادراک صحابہ کو حاصل ہوا، یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی روشن نشانوں کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشان دکھائے۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان میں مضبوط ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے والا ہو۔

پس آجکل بھی ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ یہ الہام جو میں نے بتایا کہ نہ کوئی عارضی رہائش باقی رہے گی نہ مستقل۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اور جس طرح جنگِ عظیم کا خطرہ ہے، اس بارے میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے بلکہ انسانیت کو اس سے محفوظ رکھے۔ اور یہ بلائیں جو آنے والی ہیں وہ ٹل جائیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ مَیں چند ہفتوں کے لئے پھر سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ دنیا کے بعض ممالک میں پاکستان کے علاوہ بھی احمدیوں پر زندگی تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شر پیدا کرنے والوں کو جن میں حکومتیں بھی شامل ہیں اپنی قدرت کا نشان دکھاتے ہوئے ان کے شر دور فرمائے اور احمدیت کی سچائی ظاہر فرمائے اور احمدیوں کو ہر جگہ ہر قسم کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ آمین

......☆......☆......☆......☆......☆......

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کے 21 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ تعلیمی امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں تمغہ جات کی تقسیم۔ بلڈ ڈونیشن۔ نمائش۔ میڈیا میں جلسہ کی کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو اپنا 21 واں جلسہ سالانہ مورخہ 23 تا 25 دسمبر 2011ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کی رجسٹریشن کو 25 سال پورے ہو رہے تھے اس لئے یہ جلسہ ہمارے لئے خاص اہمیت کا حامل تھا۔

یہ جلسہ اپریل 2011ء میں منعقد ہونا تھا مگر ملکی حالات کی خرابی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ملتوی کر دیا جائے۔ دوبارہ یہ جلسہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دسمبر میں کیا گیا ہے۔

حسب روایت ایک ماہ قبل جلسہ گاہ کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا۔ اور یہ تمام کام وقار عمل سے کیا گیا۔ ریجن واگا ڈوگو نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 11 دسمبر اور 18 دسمبر کو بالترتیب 96 اور 98 احباب نے اس وقار عمل میں حصہ لیا اور تمام جلسہ گاہ کی صفائی کا کام کیا گیا۔ جھاڑیاں وغیرہ کاٹی گئیں۔ اس کے علاوہ 30 خدام نے دن رات وہاں رہ کر مکرم اعجاز احمد شمس صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ناصر احمد سدھو صاحب مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں دو ہفتے مسلسل کام کر کے جلسہ گاہ تیار کی۔ اس میں جلسہ گاہ مردانہ، جلسہ گاہ زنانہ، رہائش لجنہ، رہائش مردانہ، کچن، کھانا تقسیم کرنے والا پنڈال وغیرہ تیار کیا گیا۔ اسی طرح انفرادی رہائش کے خیمہ جات بھی بنائے گئے۔

23 دسمبر بروز جمعۃ المبارک 4:30 بجے جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز لوائے احمدیت اور بورکینا فاسو کا جھنڈا لہرا کر کیا گیا۔ بعد ازاں افتتاحی اجلاس ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم امیر صاحب بورکینا فاسو نے افتتاحی تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے حوالہ سے جماعت کے شاندار مستقبل کے بارہ میں بتایا گیا۔ بعد ازاں دعا ہوئی۔

اس جلسہ میں مختلف اہم شخصیات نے شرکت کی جن میں وزارت امور خارجہ کے نمائندہ اور پولیس اور دوسرے سرکاری افسران کے علاوہ چیف کے خصوصی نمائندہ نے بھی شرکت کی جو خود بھی ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔

جمعہ کے روز رات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ پروجیکٹر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ بعد ازاں پروجیکٹر کے ذریعہ بورکینا فاسو کی طرف سے شہداء لاہور کی تعزیت کے لئے جانے والے وفد کے ممبر مکرم جیالو عبد الرحمٰن نے شہداء لاہور پر ایک فلم احباب کو دکھائی اور تفصیل بیان کی۔

دوسرا دن بروز ہفتہ

ہفتہ کے دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن کریم سے ہوا۔ ہفتہ کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ'' (مکرم ظفر اللہ سلام صاحب مبلغ فادا)۔ اور ''قرآن کریم کے محاسن و خوبیاں'' (مکرم عبد الحئی ودراگو صاحب لوکل مبلغ سلسلہ واگاڈوگو)۔

اس اجلاس میں حسب روایت دوران سال وفات شدہ احمدی احباب کا بھی اعلان کیا گیا۔

اس دن کا دوسرا اجلاس شام کو ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ہمسایہ ملک سے آئے ہوئے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ اور ایک تقریر ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ'' کے موضوع پر مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مبلغ سلسلہ کایا ریجن نے کی۔ اسی روز شام کو لوکل زبانوں مورے، جولا، فلفلدے اور بیسا میں جلسے ہوئے۔ ان تمام زبانوں میں دو عناوین ''تربیت اولاد ایک اہم مذہبی فریضہ'' اور ''حصول برکات خلافت کے ذرائع'' پر تقاریر ہوئیں اور احباب کو سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ یہ پروگرام اپنی دلچسپی اور محافل سوال و جواب کی وجہ سے باوجود سردی کے رات گئے تک جاری رہے۔

تیسرا دن بروز اتوار

اتوار کے دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن و حدیث سے ہوا۔ پہلے سیشن میں تلاوت نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک''۔ (مکرم سانوگو ابوبکر صاحب لوکل مشنری بوبوجلاسو) اور ''بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے سال'' (مکرم پروفیسر باگا یوگو عمر صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ)۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد آئمہ اور چیفس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

احمدیہ پرائمری سکول کے ایک بچے نے 25 سال پورے ہونے پر ایک سپاسنامہ پیش کیا۔

بعد ازاں دوران سال نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں تمغہ جات تقسیم کئے گئے۔

محترم امیر صاحب نے اختتامی تقریر میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔

بلڈ ڈونیشن

دسمبر کے مہینہ میں ہمارا نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ ہوتا ہے اور اس موقعہ پر بلڈ ڈونیشن دی جاتی ہے مگر امسال چونکہ جلسہ تھا اس لئے یہ پروگرام نہیں بنایا گیا تھا۔ 4 روز قبل نیشنل بلڈ بینک والوں نے مشن سے رابطہ کیا کہ آپ بلڈ ڈونیشن کرتے ہیں اس سال کیا ہوا۔ ہمارے پاس 20/دسمبر سے لے کر 9/جنوری تک کوئی پروگرام نہیں ہے اور اس عرصہ میں ایکسیڈنٹ بھی زیادہ ہوتے ہیں تو آپ براہ کرم پروگرام بنائیں تو یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔

چنانچہ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر ہفتہ کو صبح 6 بجے سے خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام بلڈ ڈونیشن کا اہتمام کیا گیا مگر سٹاف کم ہونے کی وجہ سے وہ صرف 98 bags ہی لے سکے۔

مورخہ 22 دسمبر سے ہی قافلوں کی آمد شروع ہو گئی تھی اور ملک کے طول و عرض سے احباب نے شرکت کی اس جلسہ کی کل حاضری 4,333 رہی۔

نمائش

بورکینا فاسو میں جماعت کی رجسٹریشن کے 25 سال پورا ہونے پر ایک تصویری نمائش لگائی گئی جو احباب کی توجہ کا خاص مرکز رہی۔ اس میں تراجم قرآن پاک کے سیکشن میں 50 زبانوں کے تراجم رکھے گئے جو احباب نے بہت پسند کئے۔

میڈیا کوریج

جلسہ سالانہ کی خبر 3 اخبارات Le Paye, ObservateurPaalga, Expressdu Faso نے باتصاویر شائع کی۔

نیشنل ٹی وی R T B اور لوکل ٹی وی چینل B F 1 نے بھی جلسہ سالانہ کی خبر دی۔

ریڈیو Pilsar، ریڈیو Jeneuse، Ouaga FM، Swan FM، اور Radio communal du Ouaga نے جلسہ کو کوریج دی۔ تمام جماعتی ریڈیوز نے بھی جلسہ نشر کیا۔

✿✿✿✿✿✿

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

ہاؤس تعمیر ہوئے ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں گیارہ۔ دوسرے نمبر پر ہے۔ سیرالیون دس۔ تیسرے نمبر پر ہے۔ غانا میں تین کا اضافہ ہوا۔ مڈغاسکر میں چھ۔ کینیا، کانگو، برازیل میں پانچ پانچ۔ بنگلہ دیش میں چار۔ نیپال، بھوٹان اور قازقستان میں دودو۔ انڈونیشیا میں چھ۔ امریکہ میں تین۔ یوکے میں بھی تین مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ایسٹ لنڈن میں، نارتھ ایسٹ لنڈن میں ایک عمارت چار لاکھ پچانوے ہزار پاؤنڈ کی خریدی گئی۔ وُولور ہیمپٹن (Wolverhampton) میں 93ہزار پاؤنڈ کی لاگت سے ایک چرچ کی عمارت خریدی گئی جس کو جماعتی ضرورت کے مطابق Furnish کیا گیا ہے۔ ایسٹ لنڈن میں ایک پراپرٹی تین لاکھ ترپن ہزار پاؤنڈ کی خریدی گئی۔ یہ بھی مشن ہاؤس ہے۔ گوئٹے مالا میں ایک مشن ہاؤس کا قیام ہوا۔

ان ممالک میں جہاں پہلی دفعہ ہمارے سینٹر قائم ہوئے ہیں، مشن ہاؤس قائم ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ تاجکستان (Tajikistan)، ایکواڈور (Ecuador) کے شہر کیتھ۔ اور ہیٹی (Haiti) میں، کوسووو (Kosovo) میں۔

احمدیہ پرنٹنگ پریسز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو پرنٹنگ پریس لگانے کی توفیق ملی ہے یہ بھی اشاعتِ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے بعثت کے مقاصد میں سے تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان، ہندوستان سمیت دنیا کے گیارہ ممالک میں جماعت کے اپنے پریس ہیں۔ آٹھ افریقی ممالک میں ہیں۔ ایک یہاں یوکے کا رقیم پریس ہے۔ گھانا کا پریس پہلے تو کافی کمزور تھا لیکن ماشاء اللہ اب بڑی ترقی کر گیا ہے۔ بلکہ وہاں ان کا شاید ایک ڈیلی نیوز پیپر بھی شائع ہوتا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں پریس ہے، نائیجیریا میں ہے۔ ان ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔

تراجم قرآن کریم

گزشتہ سال کُل مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 69 تھی۔ دورانِ سال مزید ایک ترجمہ شائع ہوکر یہ تعداد 70 ہوگئی ہے۔ نیا شائع ہونے والا ترجمہ قرآن گنی بساؤ میں استعمال ہونے والی زبان پرتگیز کریول (Kriol) میں ہے۔ اس ترجمہ کی تکمیل میں نوسال کی محنت شامل ہے۔ نفا مارا گساما لا صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے اور ان کے ساتھ ان کی ٹیم نے اس کی پروف ریڈنگ وغیرہ کی۔ یوروبا کے ترجمہ کی نظرثانی کی ضرورت تھی۔ وہ بھی اب کیا گیا ہے۔ تین زبانوں برمی (میانمار) اور جاوا نیز اور ماؤرے میں ترجمہ قرآن جزوی طور پر کروائے گئے ہیں جو چھپ چکے ہیں اور بقیہ حصوں پر کام ہو رہا ہے۔ نیز اس سال عبرانی زبان میں پہلی تین سورتوں (سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرۃ اور آل عمران) کا ترجمہ طبع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ کبابیر سے موسیٰ اسعد عودہ صاحب نے کیا ہے۔

اس طرح ان تین زبانوں کے علاوہ جو پہلے بیان کی ہیں پندرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے جس کی ٹائپ سیٹنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔

اشاعت لٹریچر

اسی طرح کافی لٹریچر ہے جو جماعت نے شائع کیا ہے۔ فولڈرز ہیں، لٹریچر ہے، کتب ہیں جن کے ترجمے ہوئے ہیں۔ 55 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 568 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 38لاکھ 30ہزار602 ہے۔

زبانیں جن میں لٹریچر شائع ہوا، عربی، اردو، انگریزی، فرنچ، ہندی، پنجابی، تامل، چینی، ڈینش، سنہالہ، تلگو، پرتگیزی، میڈنکا، فولا، وولف، جرمن، ہاؤسا، یوروبا، بنگلہ، بوسنین، سپینش، فارسی، سواحیلی، ملیالم، عبرانی، سویڈش۔

اسی طرح قرآنِ کریم کے وہ ترجمے ری پرنٹ ہو رہے ہیں جن کی جلدیں ختم ہوگئیں تھیں۔

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کا جو مکمل سیٹ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوگیا ہے اور یہاں کے بک سٹال پر موجود بھی ہے۔ یہ میرے سامنے بھی کتابیں پڑی ہیں۔

اس سال دیگر اہم کتب جو ہیں ان میں کتب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام میں سے عربی زبان میں نجم الہدیٰ، منن الرحمٰن، اور حقیقۃ الوحی شائع ہوئی ہیں۔ الاستفتاء کا اُردو ترجمہ بھی طبع ہوا ہے۔ منہاج الطالبین، تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک جلد نمبر 2، سیرت المہدی جلد اول اور دوئم، تاریخ احمدیت کی جلد نمبر 19، خطباتِ ناصر جلد نمبر 5، 6، 10۔ الوصیت اڑیہ اور کنڑ زبان میں پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ سیرت خاتم النبیین جو ایک بہت اہم کتاب ہے۔ ہادی علی چودھری صاحب نے اس کو مرتب کیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو جلد اوّل اور دوئم لکھی تھی اسی بنیاد پر ان کے کچھ نوٹس تھے، ان کو پھر آگے پھیلایا ہے اور یہ ایک بڑا اچھا اضافہ ہے۔ اور وہ چھپ کے تیار ہوگئی ہے۔ سٹور میں available ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کا تعارف انگریزی زبان میں شائع ہوا ہے۔ اسی طرح مختلف کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے بھی احادیث کی کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور نظارتِ اشاعت کی طرف سے بھی۔ شرح بخاری جلد نمبر 5 (یہ نور فاؤنڈیشن لکھا ہوا ہے، میرا خیال ہے یہ نظارتِ اشاعت کر رہی تھی۔ نظارتِ اشاعت نے کیا ہے ناں؟) اچھا صحیح مسلم جلد نمبر 7,6,5 یہ نور فاؤنڈیشن نے شائع کی ہیں۔ انوار العلوم کی جلد نمبر 21,20 فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے کی۔ اسی طرح تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک۔ اور اسی طرح اور مختلف کتابیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب جو مختلف زبانوں میں دورانِ سال طبع ہوئی ہیں ان میں 'حقیقۃ الوحی' کا عربی ترجمہ ہوا ہے۔ 'الاستفتاء' کے عربی حصہ کا اُردو ترجمہ ہوا ہے۔ 'پیغامِ صلح' کا فرنچ ترجمہ ہوا ہے۔ 'الوصیت' اڑیہ اور کنڑ اور سویڈش میں۔ 'سچائی کا اظہار' انگریزی اور سواحیلی میں۔ 'برکات الدعا' سواحیلی میں۔ 'دافع البلاء' سواحیلی میں۔ 'ضرورت الامام' بوسنین میں۔ 'مسیح ہندوستان میں' بوسنین میں۔ 'تحفۃ الندوہ' انگریزی میں۔ 'گناہ سے نجات کیونکر ممکن ہے' بوسنین میں۔ 'نزول المسیح' کا عربی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔ 'ترياق القلوب' عربی زبان میں۔ 'لیکچر لدھیانہ' رشین زبان میں۔ 'لیکچر لاہور' رشین زبان میں۔ 'الوصیۃ' رشین زبان میں۔

اسی طرح مثلاً 'براہینِ احمدیہ' کا کافی عرصے سے انگریزی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے، مکمل نہیں ہوا۔ 'فتح اسلام'، 'سبز اشتہار' سواحیلی اور سپینش میں۔ 'توضیح مرام' انڈونیشین میں۔ 'ازالہ اوہام' انگریزی اور انڈونیشین میں۔ 'آسمانی فیصلہ' انڈونیشین اور سواحیلی میں۔ 'آئینہ کمالاتِ اسلام' عربی حصہ کا اُردو ترجمہ کمپوز ہو رہا ہے۔ 'برکات الدعاء' جرمن، ہندی، انڈونیشین میں۔ 'حجۃ الاسلام' سواحیلی میں۔ 'شہادۃ القرآن'، 'تحفۃ بغداد'، 'حمامۃ البشریٰ' انڈونیشین۔ اور کرغیز اور سواحیلی وغیرہ مختلف زبانوں میں بہت ساری کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ یہ تقریباً 49 کتب ہیں جن کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

اس سال پہلی دفعہ بوسنین زبان میں منتخب آیات قرآن کریم، منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تھائی زبان میں منتخب تحریرات حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ چودہ زبانوں میں اس کی آڈیو سی ڈیز (Audio CD's) تیار ہوگئی ہیں۔ بوسنین، رومانین، جرمنی، مینڈے، سپینش، تھائی، انگریزی، بنگلہ، ازبک، سواحیلی، کیکامبا، میڈنکا، جولا، بیتے۔

اور منتخب آیات قرآنِ کریم گیارہ زبانوں میں۔ منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سات زبانوں میں، منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سات زبانوں میں اور کئی زبانوں میں ان کی آڈیو سی ڈیز بھی ہیں۔

تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ آٹھ جلدوں میں طبع ہو گیا ہوا تھا۔ اس سال نویں جلد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آ گئی ہے۔ سٹور پر available ہے۔ اور اسی طرح مختلف زبانوں میں کافی کتب آ گئی ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز وہ رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دور میں شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اپنی خلافت کے آغاز میں اس کے بارے میں تحریک کی تھی اس کی جو خریداری ہے وہ بڑھنی چاہئے۔ لیکن کچھ توجہ پیدا ہو کے پھر کم ہوگئی اور اب بھی بہت کم تعداد میں یہ رسالہ لیا جاتا ہے۔ اس طرف توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور جماعتوں کو چاہئے کہ اس طرف توجہ دیں اور اس کی خریداری میں اضافہ کریں۔ امریکہ میں مثلاً صرف ایک سو اٹھارہ خریدار ہیں۔ کینیڈا کے باقاعدہ خریدار صرف پانچ ہیں۔ امریکہ کینیڈا کی طرف سے تو کم ازکم پانچ سو اور ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اور بھی ممالک جہاں انگریزی پڑھی جاتی ہے ان کو چاہئے کہ اس کی تعداد بڑھائیں۔ افریقہ میں دو ہزار کی تعداد میں یہ شائع ہوتا ہے اور چارسو پچانوے (495) خریدار ہیں۔ افریقن ممالک کے لئے غانا سے ہی شائع ہوتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہاں خریداری بڑھائیں۔ نائیجیریا سے بھی شائع ہو رہا ہے۔ یہ انڈیا سے بھی دو ہزار چار سو (2400) کی تعداد میں شائع ہوتا ہے اور صرف نوسو تیرہ (913) خریدار ہیں۔ یہاں یوکے میں رقیم پریس سے شائع ہوتا ہے، لیکن خریدار یہاں بہت کم، صرف 33 ہیں۔ ان کو بھی چاہئے کہ اپنی خریداری بڑھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک زمانے میں اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائی تھی۔ گو کہ مختلف ذرائع سے اب بھی جماعتی لٹریچر پہنچتا ہے لیکن ریویو آف ریلیجنز کیونکہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا تھا اور آپ کی خواہش تھی کہ اس کی خریداری بڑھے۔ اس لئے جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''اب تک اس رسالے کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمائے کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ سلسلے کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جواں مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالے کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں''۔

فرمایا کہ ''جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشاء کے مطابق میرے اغراض میں مدد دے گا، امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا''۔

(الحکم جلد نمبر 7 نمبر 32 صفحہ 19)

آپ نے فرمایا تھا کہ اگر اس رسالے کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور ابھی تک وہ تعداد حاصل نہیں ہو رہی۔ اور کیونکہ انٹرنیٹ پر آنا شروع ہو گیا ہے اس لئے لوگ اس طرف مزید عدمِ توجہ کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے باوجود یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش ہے اس لئے اس رسالے کی خریداری بڑھنی چاہئے۔ انشاء اللہ۔

نمائشیں۔ بکسٹالز

امسال 626 نمائشوں کے ذریعے 21لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس کے بعض واقعات بیان کرتا ہوں۔

۞...... جاپان سے مبلغ انچارج جاپان اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ چونکہ امسال کے بک فیئر کا تھیم (theme) سعودی عرب تھا اس لئے سعودی عرب کے بہت سے لوگ روزانہ یہاں آتے رہے۔ اور جب انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدے کے اشعار سنائے جاتے اور اَلْقَصَائِدُ الْاَحْمَدِیہ تحفے کے طور پر پیش کی جاتی تو غیر معمولی خراجِ تحسین پیش کرتے۔ اسی طرح رسالہ التقویٰ، حضرت مسیح موعود کا پیغام حضور کے الفاظ میں اور اہلِ عرب کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق لٹریچر انہیں پیش کیا جاتا۔ بک فیئر کے دوران جاپان میں متعین سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کر کے درِثمین عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل پیش کی گئی۔ اور یہ کتب پیش کرتے وقت تعارف کے طور پر ان کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ایک دو عربی اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبانی بھی سنائے گئے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنی جیب سے عینک نکال کر درِثمین عربی کے اشعار دیکھنے شروع کئے کہ اتنے میں قریب کھڑے ہوئے ان کے سیکرٹری تیزی سے ان کے پاس آئے اور ان کو کتابیں لینے سے منع کیا۔ لیکن سفیر صاحب نے جو عربی درِثمین ملاحظہ کر رہے تھے بے ساختہ فرمایا کہ ''لَا لَا، ھٰذَا جَمِیْلٌ جَیِّدٌ'' نہیں نہیں، یہ بہت خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے دونوں کتابیں لے لیں۔

۞...... جاپان سے ہی رپورٹ ہے کہ بک سٹال کے تیسرے دن ہمارے ایک داعی الی اللہ ایک جاپانی کو قرآن کریم کا تعارف کروا کر قائل کر رہے تھے کہ اسے پڑھیں اور خریدیں۔ اس جاپانی دوست نے پوچھا کہ اس کی قیمت کتنی ہے؟۔ عصمت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ عام بک سٹورز پر پانچ ہزار ہے (وہاں کی جاپانی کرنسی میں)، لیکن ہم نے دو ہزار مقرر کی ہے۔ وہ جاپانی کہنے لگا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ اگر بیس ین (yen) ہو تو مَیں سوچ سکتا ہوں کہ خریدوں۔ یہی جاپانی ڈیڑھ دو گھنٹے بعد واپس آیا اور کہنے لگا عصمت اللہ صاحب کدھر ہیں؟ اس طرح میری ان سے بات ہوئی تھی۔ اور مَیں نے بڑی غلطی کی ہے جو قرآن کریم جیسی کتاب کے بارے میں ایسے کہا۔ مَیں اپنی گستاخی پر معافی مانگتا ہوں اور دو ہزار ین (yen) میں

اسے خرید رہا ہوں۔ جب عصمت اللہ صاحب آئیں تو انہیں ضرور بتا دیں۔ پھر بک سٹالز کے بارے میں اس طرح کے اَور بہت سارے تبصرے ہیں۔

اخبارات کے ذریعہ تبلیغ

اخبارات میں بھی جماعت کی خبریں اور آرٹیکلز وغیرہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مجموعی طور پر 521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد تقریباً 23 کروڑ 44 لاکھ 50 ہزار بنتی ہے۔

چینی ڈیسک

قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ 1990 میں شائع ہوا تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ چین میں بعض لائبریریوں کو جماعتی لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان کی طرف سے شکریہ کے خطوط آئے۔ چین میں مختلف لوگوں سے خط و کتابت کے ذریعے روابط قائم ہو رہے ہیں اور وہ جماعت کے قریب آ رہے ہیں۔ چینی ڈیسک کی طرف سے منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آڈیو ریکارڈ کر کے سی ڈی تیار کی گئی ہے اور تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کے بنگلہ ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور امسال اس پر نظر ثانی کر کے بنگلہ دیش بھجوایا جائے گا۔ دعوۃ الامیر کا بھی ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ بنگالی میں ایک Live پروگرام ایم ٹی اے پر جاری ہے جس کے بیس پروگرام ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف کتابوں کے ترجمے، خطبات کے ترجمے اور مختلف کام بنگلہ ڈیسک کر رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک

مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹ کے ترجمے کئے جا رہے ہیں فرنچ ڈیسک اس کے ترجمے پر نظر ثانی کرتا ہے۔ ان کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔

دو کتب، پیغامِ صلح اور Message of love & Brotherhood for Africa کے ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ باقی مختلف کتابوں کے ترجمے دیکھے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے خطبات وغیرہ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک

اس ڈیسک کے تحت ٹرکش ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کا کام جاری ہے، اور اب تک بیس پاروں کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اسی طرح ان کے سولہ پروگرام ایم ٹی اے پر ریکارڈ کئے گئے۔ خطبات وغیرہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

انڈیا ڈیسک

ہندوستان میں مرکز قادیان اور دیگر ملک بھر کی جماعتوں سے مختلف امور کے بارہ میں جو خط و کتابت ہے وہ اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے وہاں کام کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ مالی لحاظ سے بھی جو جماعتی لازمی چندہ جات ہیں ان میں بھی اور وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں بھی جماعت بھارت جو ہے ان کے قدم کافی ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔

رشین ڈیسک

یہ ڈیسک نومبر 2009ء سے باقاعدہ قائم ہے۔ اس ڈیسک کے تحت بھی مختلف کام ہو رہے ہیں۔ خطبات کے ترجمے ہو رہے ہیں، اور جو ترجمے خطبات کے کئے جا رہے ہیں وہ اب تک جتنے رشین احمدی ہیں سب سنتے ہیں اور مجھے بھی خط لکھتے ہیں۔ مثلاً قازقستان سے عبدلن تلکلت صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں کہ میرا خاندان 1999ء سے احمدیت کی آغوش میں ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ آپ کے خطبات (جب سے یہ Live جاری ہوئے ہیں) مشن ہاؤس جا کر سنتے رہے، اور میرے اہلِ خانہ نے سوچا اور فیصلہ کیا کہ کپڑوں کے بغیر تو جیا جا سکتا ہے مگر اب ڈش انٹینا کے بغیر زندگی گزارنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ الحمد للہ ہمیں ڈش انٹینا لگانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اگرچہ کچھ قرض لینا پڑا مگر اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ چوبیس گھنٹے ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ آج کے زمانے میں ایم ٹی اے وہ سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر اسلام کے اصل نور تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے کر بھیجا ہے۔ وہاں کے قازقستان سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جب سے خطبات کے لائیو ترجمہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے، جمعہ کے دن اکثر لوگ وہاں آ جاتے ہیں اور انہوں نے وہاں آنا، جمعہ سننا اور خطبہ سننا اپنے معمولات میں شامل کر لیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر قابلِ ذکر ہماری نابینا بزرگ خاتون ہیں جن کا نام روزہ آپا ہے۔ جو اس سے قبل بوجہ کمزوری نظر اور کرایہ بس مہینے میں صرف ایک بار جمعہ پر آتی تھیں۔ اب ہر جمعہ کو صبح گھر سے اپنی سفید چھڑی لے کر نکلتی ہیں اور جمعہ سے قبل مشن ہاؤس آ جاتی ہیں تا کہ وہ خطبہ سن سکیں۔ اور سارہ ہفتہ بلڈنگ میں رہنے والی دوسری بوڑھی عورتوں کو خطبہ کے بارہ میں بتاتی رہتی ہیں۔ جس جگہ وہ رہتی ہیں وہاں لوگوں کو بتاتی رہتی ہیں۔ بوڑھی عورتوں کو تو یہی کام ہوتا ہے ناں، وہاں بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ انہوں نے مجھے بھی خط لکھا تھا کہ پہلے اپنی گلی میں، اپنے فلیٹ کی جو بلڈنگ تھی اس کے باہر ہم اکٹھے ہوتے تھے۔ لوگ دنیاداری کی باتیں کرتے تھے، حالاتِ حاضرہ پر تبصرے کرتے تھے کیا ہو رہا ہے، کیا نہیں۔ اب مَیں جمعہ والے دن خطبہ جمعہ سن کے جب آتی ہوں، تو میرے ہمسائے جو غیر احمدی مسلمان ہیں وہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ آج خطبہ میں تمہیں کیا کہا گیا؟ تمہارے خلیفہ نے کیا کہا؟ اس پر پھر تبصرہ ہوتا ہے اور یہی باتیں ہوتی ہیں۔

اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ ایک اور بزرگ خاتون جو ذاتی طور پر ڈش کے بہت مخالف تھیں جب سے رشین ترجمہ ایم ٹی اے پر آنا شروع ہوا ہے، انہوں نے اپنے گھر میں بھی ایک ڈش لگوا لیا ہے۔

آذر بائیجانی احمدی ماہر صاحب جو ماسکو میں رہتے ہیں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے تو اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ نئے سال کے آغاز سے ہم آپ کے خطبات جمعہ کا رشین ترجمہ سن سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ آپ کے خطبات کی سمجھ آنے لگی ہے۔ آپ کے خطبات کو سن کر ان سوالات کے جوابات خود بخود ملتے جا رہے ہیں جو اکثر ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے تھے۔ پردیس میں رہتے ہوئے انسان کو زیادہ سمجھ آنے والی زبان میں کسی کی ہدایت اور رہنمائی کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ آذر بائیجانی ہیں، ماسکو میں رہتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ ہم آپ کے خطبات جو رشین زبان میں ہیں ان کے شدت سے منتظر رہتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اب یہ نشریات جاری ہو گئی ہیں۔ چند خطبات رشین ترجمہ کے ساتھ ہم سن چکے ہیں۔ ان خطبات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی ہماری روزمرہ زندگی میں شدید کمی تھی۔ آپ نے ان خطبات میں جن موضوعات پر بات کی ہے اُن کا ہمارے دین و مذہب اور روزمرہ زندگی سے براہِ راست تعلق ہے۔ جن مسائل کا آپ نے خطبہ میں ذکر کیا ان سے ہماری اپنی فیملی دوچار ہے۔ مثال کے طور پر ایک بات ہمیں بہت پسند آئی جو آپ نے شادی بیاہ کے موقع پر فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ موجودہ دور میں اقتصادی بحران نے ہمیں بری طرح متاثر کیا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی یہ نصیحت بہت ہی پرحکمت اور قابلِ عمل ہے۔ آپ کے خطبات گھرانوں اور اہلِ خانہ کو جوڑ کر رکھنے والے ہیں۔ اب ہم باقاعدگی سے آپ کا خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔ اور دورانِ ہفتہ اگلے خطبہ سے قبل کئی بار سن لیتے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں شائع ہوئی تھیں ان کی تعداد تقریباً 76 ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کا جو ترجمہ اس سال جو شائع کیا گیا ہے وہ مجید عامر صاحب نے کیا ہے۔ عربوں کی طرف سے جن کو انہوں نے پڑھنے اور نظرِ ثانی کے لئے بھیجا تھا، بڑا پسند کیا گیا ہے۔ تذکرۃ الشہادتین اور الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ یہ ترجمے بھی آخری مراحل میں ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مختلف مزید 9 کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

سپین میں قرآن کریم کی نمائش

Lucena (قرطبہ) میں نمائش پانچ روز تک جاری رہی

مقامی ٹی وی پر نمائش کی کوریج۔ سینکڑوں افراد نے نمائش کو وزٹ کیا

(رپورٹ: ملک طارق محمود۔ مبلغ سلسلہ سپین)

سپین، جس کے گلی کوچوں میں 779 سال تک خدائے واحد کا نام جپنے والے آباد رہے، جس کی ہر صبح اذان کی آواز سے ہوتی اور جس کی ہر رات کئی عبادت گزاروں کو درگاہ الٰہی میں سجدہ ریز دیکھتی۔ ہاں وہی ہسپانیہ جو ہر مذہب کے لوگوں کو اپنی بانہوں میں سمیٹے ہوئے تھا اور مختلف العقیدہ لوگ باہمی محبت و الفت کی فضا میں سانس لیتے تھے، خود مسلمانوں کی اپنی کمزوریوں اور دنیاداری کی وجہ سے 1492ء میں کفر کی آغوش میں چلا گیا۔

لیکن رحمت یزدانی اور مسیح محمدی کی دعاؤں کے طفیل حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک دورِ خلافت کے دوران ارضِ طارق نے سات سو سال کے بعد توحید باری تعالیٰ کی صدا سنی۔ گزشتہ چھہتر سال سے جماعت احمدیہ سپین ملک کے گوشے گوشے میں اسلام کی خوشبو پھیلانے میں مصروف ہے۔

جماعت احمدیہ پیدرو آباد، سپین کو اپنے محبوب امام کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے 9/اپریل 2012ء کو قرطبہ کے ایک شہر Lucena میں قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ یہ نمائش پانچ دن جاری رہی۔

خاکسار نے مقامی میئر جناب Juan Pérez Guerrero صاحب اور کلچرل کونسلر جناب D. Manuel Lara Cantizani صاحب سے ملاقات کر کے ان کو جماعت کا تعارف کرایا اور انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی تحفۃً پیش کی۔ بعد ازاں ان سے قرآن کریم کی نمائش کا انعقاد کرنے کی اجازت چاہی۔ میئر صاحب نے بڑی خوشی سے نمائش کی اجازت دیدی۔

9/اپریل کی صبح گیارہ بجے خدام Lucena میں پہنچ کر نمائش کی تیاری میں مصروف ہو گئے اور نمائش کے دنوں میں حاضر ہو کر ڈیوٹی دیتے رہے۔ نمائش میں تیس زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے اور تقریباً پندرہ موضوعات پر 44 آیات قرآنیہ کے پوسٹر آویزاں کئے گئے تھے تا کہ مختلف موضوعات پر اسلام کی تعلیمات لوگوں تک پہنچ سکیں۔

جماعت کے سلوگن ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو پڑھ کر بہت سے لوگ نمائش کی طرف متوجہ ہوتے اور جماعت کا تعارف حاصل کرتے۔

قرآن کریم کی آیات ہر دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتیں اور بہت سے لوگوں نے حیرت کا اظہار بھی کیا کہ دراصل ہم جو کچھ قرآن کریم کے بارے میں ٹیلیویژن یا اخبار کے ذریعہ آج تک سنتے آئے ہیں وہ اس تعلیم سے بالکل مختلف تھا اور آج ہمیں یہ آیات پڑھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔

نمائش کو تقریباً بارہ سو لوگوں نے وزٹ کیا اور مقامی ٹیلیویژن نے اسے کوریج بھی دی۔ ٹی وی پر چار منٹ کی خبر چلائی گئی۔ اور جماعت کا تعارف بھی بہت اچھے الفاظ میں انتہائی امن پسند اسلامی جماعت کے طور پر کرایا گیا اور یہ خبر کل تین دفعہ مختلف دنوں میں نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی۔ یاد رہے کہ اس ٹی وی کے ناظرین تیس ہزار سے زائد ہیں۔

نمائش کے دوارن تقریباً پچاس افراد سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی اور ان کے سوالات کے جواب دینے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نمائش اسلام سے متعلق مختلف غلط فہمیوں کو دور کرنے اور Lucena کے رہنے والوں کو اسلام کے بارے میں کافی معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ ثابت ہوئی۔

✡✡✡✡✡✡✡

بقیہ: متی کی انجیل پر ایک نظر از صفحہ نمبر 4

والے ربّ کے دامن کے تارک ہیں۔ اس حال میں مفسد و نافرمان ہیں۔ انہیں اس بات کا شوق دلایا گیا ہے کہ وہ لالچ کو اپنا طریق قرار دے لیں اور دنیا کی محبت کو اپنا مقصود بنا لیں۔ پس اناجیل کا گہرا مطالعہ کرو تا آپ پر ہمارے قول کی صداقت ظاہر ہو جائے اور اللہ جل شانہٗ سے ڈرو اور دوسری باتوں کو چھوڑ دو''۔ (ماخوذ از کرامات الصادقین)

انجیلی دعا میں نہ صرف صفات الٰہیہ کو سورۃ فاتحہ کے مقابلہ میں کوئی خوبصورت رنگ میں نہیں پیش کیا گیا بلکہ جو چیز دعا میں مانگی گئی ہے اس کا بھی فاتحہ میں جو صراط مستقیم کی طلب ہے اس سے کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلبِ صراطِ مستقیم ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ہمارے مخالفین اس صداقت پر قدم مارنے سے بھی محروم ہیں۔ عیسائی لوگ تو اپنی ہر دعا میں روٹی ہی مانگا کرتے ہیں۔ اور اگر کھا پی کر اور پیٹ بھر کر بھی گرجا میں آویں پھر بھی جھوٹ موٹ اپنے تئیں بھوکے ظاہر کر کے روٹی مانگتے رہتے ہیں۔ گویا ان کا مطلوب اعظم روٹی ہی ہے وبس''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 538-537 حاشیہ نمبر 11)

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ سیرالیون کے 51ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

ایک احمدی مسلمان ہونے کے ناطے آپ سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ آپ اچھائی، سچائی، دیانتداری، اخلاقیات اور سب سے بڑھ کر نیکی اور تقویٰ کی بہترین مثال قائم کریں۔ خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ ہمیشہ منسلک رہیں اور اپنی اولاد در اولاد کو خلافت سے وفادار رکھتے چلے جائیں۔

——— (جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام)

ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے پورے ملک میں اسلام کی سچی پر امن تعلیم پھیلا کر ایک پُر امن معاشرہ قائم کرنے میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

——— (صدر مملکت سیرالیون)

صدر مملکت سیرالیون، 11 وزراء مملکت، 3 نائب وزراء مملکت، 13 ممبران پارلیمنٹ، 33 پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، 29 چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، 16 قبائلی سردار ویسٹرن ایریا، اعلیٰ حکومتی عہدیداران، جماعت احمدیہ لائبیریا اور گنی کناکری کے وفود اور متعدد غیر از جماعت آئمہ کی شرکت اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی، نظم وضبط اور تعلیمی وطبّی میدان میں خدمات کے علاوہ ملکی تعمیر وترقی میں نمایاں کردار پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت ابتدائی ڈاکٹرز کی ٹیم کے ایک ممتاز رکن مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چودھری صاحب کی بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شرکت۔ اہم موضوعات پر علمی وتربیتی تقاریر۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر جلسہ کی بھرپور کوریج۔ لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر

(رپورٹ: محمد قاسم طاہر مربی سلسلہ سیرالیون)

جماعت احمدیہ سیرالیون کا سہ روزہ جلسہ سالانہ 3 تا 5 فروری 2012ء اپنی تمام تر عظیم الشان روایات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیروخوبی منعقد ہوا۔ امسال بھی صدر مملکت کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی جسے انہوں نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔ اور 11 وزراء اور 3 نائب وزراء کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ اور تین گھنٹے تک مسلسل جلسہ گاہ میں تشریف فرما رہے اور جلسہ کی کاروائی انہماک سے سنتے رہے اور جماعت کے ڈسپلن سے بہت متاثر ہوئے۔

امسال افسر جلسہ سالانہ مکرم عقیل احمد صاحب مربی سلسلہ تھے۔ جلسہ کے انتظامات کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے کام کو 31 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔

امسال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب آف امریکہ کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا جنہیں سیرالیون میں 5 سال بو آجے بو احمدیہ ہسپتال میں بطور ڈاکٹر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں بھجوائے جانے والے ڈاکٹرز کی پہلی ٹیم میں شامل تھے۔ آنمکرم 1971ء میں سیرالیون پہنچے اور بو آجے بو میں نیا احمدیہ ہسپتال شروع کیا۔

جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ سیکنڈری سکول Bo ٹاؤن کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ 2 فروری کو جوق در جوق احمدی گاڑیوں پر بینرز اور پوسٹرز لگائے بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے Bo شہر میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ جلسہ کے تینوں دن پنجگانہ نمازوں اور باجماعت نماز تہجد کا اہتمام رہا اور فجر کی نماز کے بعد درس دیئے گئے۔

نماز تہجد جلسہ سالانہ کا بہت اہم اور قابل دید نظارہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ میں تمام شاملین اپنی بھرپور کوشش سے نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض غیر از جماعت آئمہ اور VIP مہمانوں نے بڑے اصرار کے ساتھ کہا کہ ہمیں جلسہ گاہ کے قریب رہائش دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جلسہ گاہ سے دُور بہتر رہائشگاہوں کو اس بات پر ترجیح نہیں دیں گے کہ ہم نماز تہجد سے محروم ہو جائیں۔

پہلا اجلاس

3 فروری کو 10:00 بجے لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اسی دوران صدر مملکت ڈاکٹر ارنسٹ بائی کروما (His Excellency Dr. Ernest Bai Koroma) مع منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب نے دیگر عہدیداران کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ صدر مملکت کی جلسہ گاہ میں آمد پر گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ اس کے بعد قومی ترانہ ہوا اور احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء نے بھی سکول کا ترانہ پیش کیا۔

محترم امیر ومشنری انچارج مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی صدارت میں پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم ونظم سے ہوا۔ بعد ازاں Mr. Nazir Ahmad Ali K Bongay نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔

منسٹر آف پولیٹیکل اینڈ پبلک افیئرز آنریبل ''الفا کانو'' نے صدر مملکت اور ان کے وفد اور معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ تمام مشنز میں سے بہترین مشن ہے۔ اس جلسہ میں سیرالیون کے ہر طبقہ اور ہر علاقہ کا نمائندہ بلا امتیاز رنگ ونسل موجود ہے۔ اور ملک کے صدر، وزراء،

منسٹر آف پولیٹیکل اینڈ پبلک افیئرز سیرالیون

پیراماؤنٹ چیفس بھی موجود ہیں۔ گویا کہ تمام ملک ایک جگہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ یہ موقع ہر سال صرف جماعت احمدیہ ہی میسر کرتی ہے۔ ہم سب کو مل کر ملک وقوم کی بہتری کیلئے کام کرنا چاہیے۔

محترم امیر صاحب سیرالیون نے صدر مملکت اور تمام آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور اپنی مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کے تعارف اور اس کے سیرالیون میں قیام کے بارہ میں روشنی ڈالی اور کہا کہ ہر مذہب میں ایک موعود کے آنے کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ وہ موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی شکل میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور آپ نے جو جماعت قائم فرمائی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 200 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ونصرت سے دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن کریم کی تعلیم اور سنت نبوی ﷺ پر پابندی سے عمل کرتی ہے۔ اور احمدی تمام دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ امن،، رواداری اور بھائی چارہ کی تعلیم دیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے ماٹو'' محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں،، کی مکمل پاسداری کرتے ہیں اور اپنے ملک کے بہترین شہری ہونے کے ناطے ہمیشہ قانون کا احترام کرتے ہیں۔

سٹیج پر (دائیں سے بائیں) مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب، ہزایکسی لینسی ڈاکٹر ارنسٹ بائی کروما (صدر مملکت سیرالیون)، مکرم سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون۔

آپ نے صدر مملکت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سیرالیون کے صدران مملکت نے جماعت احمدیہ کے خلفاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ جات کے دوران بہت تعاون کیا۔ اور ان کو عزت دی۔ اور آپ سے پہلے صدر قابل احترام مسٹر تیجان کابا نے بھی دو دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور آپ نے بھی پچھلے سال اور امسال ہمارے دعوت نامے کو قبول فرمایا اور ہمارے اس پروگرام کو عزت دی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عزت میں اضافہ فرمائے اور ملک وقوم کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نائب امیر اول نے مرکزی مہمان مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب کا تعارف کروایا۔ محترم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں سیرالیون کے ساتھ وابستگی کا اظہار کیا اور احباب جماعت کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کو اپنے پیغام سے بھی نوازا جو کہ انگریزی زبان میں تھا۔ پیغام کا ترجمہ لوکل زبانوں کریول، مینڈے، ٹمنی، میں بھی پیش کیا گیا۔ اسی طرح پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ پرنٹ کر کے احباب جماعت اور اہم شخصیات کو بھی دیا گیا۔ مقامی اخبارات نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو شائع کیا۔ پیغام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے بارے میں فرمایا کہ میں بہت خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ سیرالیون اپنا 51واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ سالانہ کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ اور تمام شاملین اس بابرکت جلسہ سے اعلیٰ روحانی برکتیں سمیٹنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلسہ کے دوران فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپ کو چاہیے کہ ہمہ وقت دعاؤں اور استغفار میں مصروف رہیں۔ جماعتی علماء کی تمام تقاریر کو نہایت غور سے سنیں تا کہ اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں آپ کا علم بڑھے۔ اور تمام برکتیں حاصل کرتے ہوئے آپ ایک بہترین احمدی مسلمان بن سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک احمدی مسلمان ہونے کے ناطے آپ سے یہ امید رکھی جاتی ہے کہ آپ اچھائی، سچائی، دیانتداری، اخلاقیات اور سب سے بڑھ کر نیکی اور تقویٰ کی بہترین مثال قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مانیں۔ اور ان پر عمل کر کے ان کو عزت دیں۔ آپ کا کوئی بھی عمل اس اعلیٰ معیار سے نیچے نہ گرے جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ایک ایسی جماعت تیار کر رہا ہے جو قرآن کریم پر عمل کرے اور ہر قسم کی آلائش اس جماعت سے دور کر دی جائے۔ اور لوگوں کی ایک یکجا جماعت تیار کی جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بارہ میں ہمیں تاکید فرمائی ہے کہ ہم ان احکامات پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں ایسا نہ ہو کہ کوئی ہماری کمزوری کی وجہ سے ٹھوکر کھا جائے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش زمین پر پڑ رہی ہوتی ہے تو فائدہ مند پودوں کے ساتھ ساتھ بعض جڑی بوٹیاں اور زہریلے پودے بھی اُگنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض جھوٹے مدعیان بھی اٹھ کھڑے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ مزید فرماتے ہیں کہ اس جماعت کی بنیاد قرآنی تعلیمات اور احادیث پر رکھی گئی ہے۔ اور اس کی تائید ونصرت آسمانی اور زمینی نشانوں کے ساتھ کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اسے ایک مہر دی جاتی ہے اس زمانہ میں جو مہر آپ کو عطا ہوئی ہے وہ محمدی ﷺ مہر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس زمانہ میں جو کوئی بھی خدا کی طرف سے آئے گا وہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آئے گا۔ اور آپ ﷺ کی مہر کے نیچے کام کرے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کیلئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا ہم وغم دنیا کیلئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی"۔

یہ کوئی معمولی جلسہ نہیں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے"۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ کو آپ کی تبلیغ سے متعلق ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے کہ وہ تبلیغ کرے اور اس سلسلہ میں ہمارا اچھا نمونہ انتہائی ضروری ہے۔ اپنے ایک خطبہ میں میں نے سچائی کی اہمیت پر توجہ دلائی تھی۔ ہم احمدی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جو آنحضرت ﷺ کے سچے اور ایک جانثار کی جماعت ہے۔ اور ہمیں سچائی کا یہ پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ ہم یہ کس طرح کر پائیں گے؟ ضروری ہے کہ ہم خود ایک اعلیٰ مثال قائم کریں اور اسی طرح اپنے آپ کو سچا ثابت کریں جس طرح اللہ کے رسول اپنی صداقت ثابت کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی صداقت کا مظاہرہ کریں کیونکہ یہی کام ہے جو انبیاءؑ کے متبعین کو کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں اور اسے حاصل کرنے کیلئے ہمیں سچائی کا وصف اپنانا ہوگا۔ تبھی ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اور کامیابی کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا پیغام دنیا تک پہنچا پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ ہمیشہ منسلک رہیں آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام صرف نظام خلافت کی پیروی کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ پس چاہیے کہ آپ ہمیشہ اس بابرکت نظام کی حفاظت کرتے رہیں اور اپنی اولاد در اولاد کو خلافت سے وفادار رکھتے چلے جائیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ جلسہ مبارک کرے اور ہر کامیابی سے ہمکنار ہو۔ آپ سب میں جماعت کی خدمت، ایمان اور تقویٰ کی ایک نئی روح سرایت کر جائے اور آپ ایک نئے جذبے اور جوش سے اسلام کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ احباب جماعت بخیر و عافیت اپنے گھروں کو تازہ ایمان اور روحانی ترقی کے ساتھ لوٹیں۔ آمین

خیر سگالی کے پیغامات

❁ میئر آف "بو" ٹاؤن نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے 51ویں جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ میں ذاتی طور پر اور لوکل کونسل کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ نے ہماری کمیونٹی کی ترقی کیلئے سارے ملک میں اور خاص طور پر BO شہر میں بہت کام کیا ہے۔ احمدیہ مشن نے تعلیم اور صحت کے میدان میں تمام مشنز سے زیادہ ملک وقوم کی خدمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو اسلام کی امن والی سچی تعلیم کو دنیا میں تبلیغ کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں حصہ لینے والے افراد کی خاص تائید ونصرت فرمائے۔

❁ منسٹر آف سوشل اینڈ ویلجیس افیئرز نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ ہی پہلی جماعت ہے جس نے پورے ملک میں سب سے پہلے روکوپور کے علاقہ میں مسلم احمدیہ پرائمری سکول کھولا تھا اور لوگوں کو اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ اسی BO شہر میں جماعت احمدیہ کی پہلی جماعت تھی جس نے پہلا احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کھولا تھا۔ انہوں نے کہا کہ

منسٹر آف سوشل اینڈ ویلجیس افیئرز

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہمارے تمام ملک میں سب سے اہم اور بڑی تقریب ہے اور سال کا اہم ترین EVENT ہے۔ میں صدر مملکت، منسٹرز اور اعلیٰ افسران کو درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اس جلسہ سالانہ کو بہت اہمیت دینی چاہیے اور سال کا اہم ترین EVENT سمجھ کر اس میں شامل ہونا چاہیے کیونکہ یہ ہماری قوم کی ترقی کے لئے بہت مفید ہے اس میں بلا امتیاز رنگ ونسل ہر طبقہ کے افراد اکٹھے ہیں۔ اور ایک بھائی چارہ کا سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔

❁ ڈاکٹر صالح ابراہیم کمارا لیکچرار ملٹی مگائے کالج نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو بھائی چارہ قائم کرتے ہوئے پُرامن معاشرہ قائم کر رہی ہے اور اس کی ایک مثال یہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی حالتیں نیکی میں بدلنے کیلئے جماعت احمدیہ کو ذریعہ بنایا ہے اور یہ جلسہ بطور ریفریشر کورس ہے۔ جس میں ہم خالص اسلامی تعلیمات حاصل کر سکتے ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

❁ چیف امام آف سنٹرل مسجد فری ٹاؤن الحاج شیخ تیجان سلاہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے 51ویں جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی امن کے لئے کوشش ہے کہ لوگ بھائی چارہ کے ساتھ ایک پرامن معاشرہ قائم کئے ہوئے یہاں جمع ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کے ان اقدامات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے۔ اور تمام انبیاء نے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کی تلقین فرمائی اور لوگوں کی تعلیم وتربیت کر کے با خدا انسان بنایا۔ جماعت احمدیہ بھی انبیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس مشن کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔

❁ نمائندہ عیسائی مذہب بشپ ہمپر (Humper) نے اپنی تقریر میں جماعت کی سیرالیون میں اور باقی دوسرے افریقن ممالک میں علمی اور طبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all hatred for none ہر مذہب کے پیروکار کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ تمام اسلامی مشنوں سے زیادہ ملک وقوم کی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

❁ سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئرمین Alhaji U N S Jah نے اپنی تقریر میں کہا کہ سیرالیون بلکہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کا وجود بنی نوع انسان کے لئے بہت مفید ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ جماعت کے افراد جس ملک میں بھی ہوں گے اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کے ساتھ ساتھ ملکی قوانین کے بھی پابند ہوں گے۔ انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ سیرالیون میں تعلیم کے میدان میں جو ترقی آج نظر آ رہی ہے وہ جماعت احمدیہ کی ہی مرہون منت ہے۔

❁ نیشنل سیکرٹری جنرل آف امامز کونسل سیرالیون مسٹر الحاجی مدنی کابا کمارا نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت کے سیرالیون میں قائم ہونے سے لے کر آج تک ہم میں سے ہر ایک گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ملک میں علمی، طبی اور دوسرے میدانوں میں ترقی کرنے کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے ہر خطہ میں اپنے عمل سے، میڈیا کے ذریعے اور ہر ممکن ذریعہ سے دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سیرالیون میں بھی جماعت نے اپنا ریڈیو اسٹیشن کھول رکھا ہے جس پر اسلام کی سچی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ اسلام پر ہونے والے ہر اعتراض کا جواب صرف احمدیہ ریڈیو سے ہی سننے کو ملتا ہے باقی تمام اپنے اپنے فرقہ کی سچائی کا ہی ذکر کرتے رہتے ہیں۔ جس سے سوائے بدامنی کے کچھ نہیں ملتا۔ انہوں نے کہا کہ میں ہر فرقہ اور مذہب کے لوگوں کو دعوت دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر ملک میں اور پوری دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کریں۔

صدر مملکت سیرالیون کی تقریر:

صدر مملکت سیرالیون ERNEST BAI HIS HON. DR. KOROMA EXCELLENCY نے جماعت احمدیہ سیرالیون کے 51ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے خطاب میں کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کے 51ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے مشکور ہوں کہ جماعت احمدیہ سیرالیون نے صحت، انرجی اور تعلیمی میدانوں میں غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جماعت نے 1937 سے ملک کے ہر حصہ میں سکول کھول رکھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سکولوں کے تعلیم یافتہ افراد اعلیٰ حکومتی عہدوں پر فائز ہیں جیسے ملک کے نائب صدر، منسٹر، ایمبیسڈر، ڈاکٹر، پرنسپل، پروفیسر وغیرہ۔ یہ جماعت احمدیہ کی ملک وقوم کی

ترقی میں انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قرآن مجید کی اس تعلیم پر کہ ''اقــــراء'' Read and Educate پر یقین رکھتا ہوں۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا بھی یہ فرمان ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں دور دراز جانا پڑے، جماعت احمدیہ نے اس پر خوب عمل کیا ہے۔ اور علم حاصل کرنے کے ذرائع مہیا کئے ہیں۔

انہوں نے کہا آپ لوگ اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ اسلام کی پر امن سچی تعلیم کو پھیلا سکیں۔ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے پورے ملک میں اسلام کی سچی پر امن تعلیم پھیلا کر ایک پر امن معاشرہ قائم کرنے میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تمام الہامی کتابوں میں بھی امن، محبت پیار، بھائی چارہ قائم کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ ان چیزوں کے قائم کرنے کیلئے سکول کی حیثیت رکھتا ہے جس میں ہم ان چیزوں کو سیکھ کر اور پریکٹس کر کے قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ سیرالیون میں مذہبی آزادی ہے اور تمام ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے اس کی بہت اہم مثال میں نے یہاں کی ہیں جماعت احمدیہ ان تمام باتوں کی مثال آپ ہے۔ اور پہلے سے ہی لوگوں کی تربیت کے لئے منصوبہ بندی کر چکی ہوتی ہے۔ صدر مملکت نے احمدیہ مسلم ریڈیو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مسلم ریڈیو بھی اسلام کی پر امن حقیقی تعلیم پیش کر رہا ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کو اس پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

انہوں نے حاضرین کو کہا کہ جس طرح آپ ایک نظم و ضبط کے ساتھ بیٹھے ہیں اسی طرح زندگی کے ہر کام میں اپنے آپ کو منظّم کریں۔ یہ جماعت احمدیہ کے افراد کی ایک بہت بڑی خوبی ہے اور اس سے جماعت کی تربیت کیلئے انتھک محنت کا پتہ لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں مذہبی بھائی چارے کے علاوہ قومی یک جہتی کیلئے بھی احباب جماعت غیر معمولی کردار ادا کر رہے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح جماعت احمدیہ حکومت کے ساتھ قدم بقدم ملک کی ترقی کی طرف بڑھنے میں مدد کرتی رہے گی۔

مکرم پروفیسر ابو سیسے صاحب وائس چانسلر آف جالا یونیورسٹی نے صدر مملکت، وزراء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کرنے میں مصروف ہے۔

تقسیم انعامات

اس سیشن میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دوران سال اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے پرنسپلز، ہیڈ ٹیچرز، سکول مینیجرز اور نمایاں طور پر کامیابی حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس میں سندات تقسیم کی گئیں۔ سندات آنرایبل منسٹر آف ایجوکیشن، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے دیں۔ یہ سیشن حاضرین کیلئے بہت دلچسپی کا موجب ہوا۔

اس سیشن میں مکرم مبارک احمد گھمن صاحب قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ سیرالیون نے ''صحابہ کا عشق رسول ﷺ'' کے موضوع پر نہایت مؤثر اور واقعاتی رنگ میں تقریر کی۔ شام چھ بجے دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن

4 فروری 2012ء جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نائب امیر اول نے ''توبہ اور استغفار'' کے موضوع پر درس دیا۔

اس لئے لائبیریا جماعت کے احمدی سیرالیون جماعت کے روحانی طور پر بچے ہیں۔ انہوں کہا کہ میں نے انتظامی معاملات کو دیکھا ہے جماعت احمدیہ سیرالیون نے لائبیریا جماعت کی نسبت تربیت اور انتظامی امور میں غیر معمولی ترقی کی ہے۔

ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مکرم شیخ علی کوروما صاحب نے جماعت احمدیہ کی علمی میدان میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں 37 مشنز ویلفئیر کے کام کر رہے ہیں جن میں ان کے ذاتی مفادات بھی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ تمام مشنز میں پہلے نمبر پر ہے اور بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ اور جماعت اپنے سکولوں سے ایسی قیمتی شخصیات علم کے زیور سے آراستہ کر کے پیش کرتی ہے جس پر ملک کے ہر فرد کو فخر ہوتا ہے۔

اس کے بعد مکرم الامی سیسے صاحب نیشنل سیکرٹری فنانس نے ''خاتم النبیین ﷺ'' کے موضوع پر نہایت جامع تقریر کی۔ اور مکرم یوسف کومے صاحب نے ''ظہور امام مہدیؑ کی نشانیاں'' کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی۔ مکرم طاہر محمود عابد صاحب مبلغ سلسلہ گنی کناکری نے

جلسہ سالانہ سیرالیون 2012ء کے شاملین جلسہ

قائم فرمائی کہ جب عیسائیوں کا ایک گروہ آنحضور ﷺ کے پاس آیا تھا۔ تو آپ نے انہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں ہی اپنے طریقے کے مطابق عبادت کر سکتے ہیں۔ یہ مذہبی رواداری اور ایک دوسرے کے مذہب کے احترام کرنے کے حوالے سے بہت اعلیٰ اور قابل تقلید مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک سیرالیون مذہبی آزادی اور پر امن ہونے کے لحاظ سے دنیا کا نمبر ایک ملک ہو۔ اس کیلئے ہمارے ادارہ انٹر ریلیجیس کونسل کو اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم نے ملک میں ترقی اور امن قائم کرنے کیلئے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ جس میں تمام نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ ملک میں امن ہو اور مذہبی آزادی ہو تو ترقی معجزانہ طور پر ہوگی۔

صدر مملکت نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لوگ صحیح طریق پر پورے ملک میں امن قائم کرنے اور ترقی کے مختلف طریق اپنانے میں صف اول کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ قومی لحاظ سے اگر ہم اپنے رویوں میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو ہمیں جماعت احمدیہ کا ماٹو LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE اپنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جتنی بھی باتیں

اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس طرح یہ پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اس پہلے اجلاس میں صدر مملکت اور متعدد وزراء کے علاوہ بہت سی حکومتی اور سیاسی و غیر سیاسی ممتاز شخصیات اور چیفس اور مختلف مذاہب کے نمائندگان اور سوسائٹی کے مختلف طبقات سے تعلقات رکھنے والے اہم افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی جن کی ایک طویل فہرست ہے۔

نماز جمعہ مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی روشنی میں سورۃ فاتحہ کے فضائل لطیف انداز میں بیان فرمائے۔

پہلا دن دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم سینوسی ایس دین صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوا۔ انہوں نے اپنے ریمارکس میں جماعت احمدیہ کی ایجوکیشن کے میدان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں احمدیہ سکولوں کے طلباء اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان میں وزراء بھی شامل ہیں اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے افسران بھی ہر ایک اپنی اپنی جگہ احمدیہ سکولوں سے سیکھنے والے ڈسپلن اور اچھی روایات کو قائم

صبح 10:00 بجے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ کے ساتھ ہوا۔ صدارت مکرم ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نائب امیر اول نے کی۔

دوسرے دن بھی پہلے سیشن میں پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، فری ٹاؤن شہر کے میئر، چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، قبائلی سردار، اعلیٰ افسران اور متعدد غیر از جماعت آئمہ کرام نے بھی شرکت کی۔

سینیگال میں ریپبلک آف بینن کے کونسلر کا خطاب گنی کناکری جماعت کے فعال احمدی جو کہ ریپبلک آف بینن کے کونسلر ہیں نے اپنی تقریر میں بینن میں اور دوسرے تمام افریقن ممالک میں جماعت احمدیہ کی غیر معمولی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو دنیا کو بدامنی سے بچا سکتی ہے اور جماعت احمدیہ کا ماٹو LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE امن قائم کرنے کی کنجی ہے۔

ملک لائبیریا سے آئے ہوئے وفد کے سربراہ مکرم فرانسز فیا صاحب جماعت احمدیہ لائبیریا کے نائب امیر دوم ہیں نے بھی مختصر تقریر کی۔ اور کہا کہ لائبیریا کی جماعت سیرالیون کے احباب اور مبلغین کی کوششوں سے بنی تھی۔

''شہدائے احمدیت'' کے موضوع پر اسلامی تاریخ اور تاریخ احمدیت سے واقعات کی روشنی میں نہایت مؤثر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

دوسرا سیشن

نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے بعد 4 بجے سہ پہر دوسرے سیشن میں خواتین اور مرد حضرات کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔

مردانہ جلسہ گاہ میں دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم کے ساتھ ہوا۔ مردانہ جلسہ گاہ میں دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم افتخار احمد گوندل صاحب مبلغ سلسلہ نے ''برکات خلافت'' کے موضوع پر نہایت مؤثر انداز میں تقریر کی۔ مکرم نعیم احمد اظہر صاحب مبلغ سلسلہ نے ''حضرت مسیح موعودؑ کی ذات پر اعتراضات کے جوابات'' پر سادہ عام فہم انداز میں مدلّل تقریر کی۔

لجنہ اماء اللّٰہ سیشن

خواتین کے اجلاس کی صدارت سسٹر سلمہ کالوں صاحبہ صدر لجنہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرمہ مبشرہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ اور نظم عزیزہ باذلہ نعیم اور مناہل نعیم نے پیش کی۔

نیشنل جنرل سیکرٹری سسٹر للیاں سونگو صاحبہ نے

مہمان کرام کا تعارف کروایا اور صدر لجنہ مکرمہ سلمیٰ کالوں صاحبہ نے ویلکم ایڈریس پیش کیا۔

اس سیشن میں صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ گنی کناکری اور بعض غیر از جماعت مسلم ویمن آرگنایزیشنز کی صدرات نے خیر سگالی کے پیغامات دئے۔ انہوں نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی تربیت کے ہر شعبے میں مصروفیات کو قابل تقلید نمونہ قرار دیا۔

مکرمہ طاہرہ امتیاز صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب جو کہ جلسہ سالانہ میں بطور مرکزی مہمان شامل ہوئی ہیں) نے بھی مختصر تقریر کی۔ آپ نے لجنہ و ناصرات کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور ہر احمدی کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بن کر مدد کرنی چاہیے۔ خلافت کے ساتھ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی وابستہ رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر نصیحت پر عمل کرنا چاہیے تبھی ہم کامیاب ہوسکیں گے۔ اور اسلام کو آج عورتوں کے پردہ اور عورت کی آزادی کے حوالہ سے جن چیلنجز کا سامنا ہے اس کا جواب اور حل احمدی عورتیں پیش کر سکتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ عورت ہی بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ اس لئے ماں کو خود بھی نماز پنجوقت اور تلاوت قرآن کریم کا پابند ہونا چاہیے اس سے بچے بھی عادت پکڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو حضور انور کی نصائح پر عمل کرنے اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسز موسوڈا امبا کمارا صاحبہ جج ہائی کورٹ نے کہا کہ اس وقت احمدیہ مسلم جماعت ہی اسلام اور قرآن کی تعلیم کو عام کر رہی ہے۔ احمدی عورتوں کو قرآن سیکھ کر دوسروں کو بھی پڑھانا چاہیے۔ کیونکہ یہ کام اب جماعت احمدیہ کے افراد کے ذمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو کہ خاتم النبیین ﷺ پر کامل یقین رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام دوسرے مسلمانوں کو عقل اور راہ ہدایت عطا فرمائے۔

Isatu Marah جنرل سیکرٹری آف مسلم ویمن آرگنائزیشن نے کہا کہ جماعت احمدیہ نظم و ضبط کے لحاظ سے بہترین جماعت ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں ایک جگہ افراد کا اکٹھا ہونا اور بغیر کسی پریشانی اور تکلیف کے ہر ایک کی ضروریات کا مہیا ہونا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت احباب جماعت کے ساتھ ہے۔

Khadijatu Marah (president Concern Intellectual Organazation) نے کہا جماعت احمدیہ کے افراد جس طرح اسلامی تعلیمات اور آنحضور ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہیں اور کوئی جماعت اور مسلمانوں کا فرقہ عمل پیرا نہیں ہے۔ جلسہ سے پہلے میرے ذہن میں جماعت کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں تھیں لیکن اب وہ دور ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ ہدایت عطا فرمائے۔

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ گنی کناکری نے بھی تقریر کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون ترقی کے شاندار دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جلسہ سالانہ 2010ء سے ہر سال شامل ہو رہی ہوں۔ اور ہر سال احباب جماعت کی تربیت اور انتظامی امور میں پہلے سے زیادہ ترقی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے علاوہ What is Ahmadiyyat کے موضوع پر مکرمہ عائشہ کومے صاحبہ نے بھی تقریر کی۔

اسی طرح سسٹر Hawa Moiforey نے تربیت اولاد کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

محترم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے لجنہ سیشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی کی طاقت سے بڑھ کر اس پر بوجھ نہیں ڈالتا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دعائیں سکھائی ہیں۔ اور یہ بہت اہم دعائیں ہیں ہمیں ہر لحہ یہ دعائیں زیر لب رکھنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کا بابرکت نظام عطا کیا ہوا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ہماری طاقت سے زیادہ نہیں ہوتا اس لئے ہمیں ہر ممکن اور ہر حالت میں دیانتداری سے حکم کی پیروی کرنی چاہیے۔ اگر اس میں کچھ کمی واقع ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے جو دعائیں سکھائی ہیں ان کے مطابق ہماری پردہ پوشی فرمائے گا اور اپنی رحمت سے معاف فرمائے گا۔

آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کے ماٹو LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کی مکمل پاسداری کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ ہمیں معاشرہ میں اعلیٰ مقام دلاتا ہے۔ اور ہم نے ہی امن کی تعلیم کو فروغ دینا ہے اور جماعتی تعلیمات کو پیار سے پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خلافت کے ساتھ وفاداری کا مضبوط تعلق بنانے کی توفیق دے۔ دعا کے ساتھ یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

نکاحوں کا اعلان

شادی کے اسلامی طریق کو رواج دینے کیلئے ہر سال جلسہ سالانہ پر نکاحوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ امسال بھی امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے نماز مغرب وعشاء کے بعد 2 نکاحوں کا اعلان کیا جسے لوگوں نے نہایت ہی پسند کیا۔

تیسرا دن

5 فروری 2012ء جلسہ سالانہ کا تیسرا دن تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

اختتامی اجلاس :۔

یہ اجلاس مکرم محترم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب کی صدارت میں صبح 10.00 بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جنرل سیکرٹری آف ٹرائیبل ہیڈز کونسل مسٹر ینگ نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت احمدیہ میں ایک لیڈر شپ کا نظام ہے۔ اور احباب جماعت کو بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے لیڈر کا ہر حال میں احترام اور اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ساری دنیا میں جماعت ترقی کر رہی ہے اور اس ملک میں بھی جماعت اپنے نظام کے احترام اور اطاعت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

Mr. Shaka. P پیراماؤنٹ چیف kargbo نے اپنی تقریر میں کہا کہ سیرالیون میں تمام چیفڈمز میں سے صرف میری چیفڈم ایسی ہے جہاں تمام مسلمان رہتے ہیں۔ اور میرے علاقے کے لوگوں نے مجھے اپنا نمائندہ بنا کر بھجوایا ہے میرے تمام لوگ آپ کی جماعت سے بہت خوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں لوگوں کو منظّم اور اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر پابند دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ لوگ ایک نظام کے تحت مکمل صبر اور اطمینان سے رہ رہے ہیں یہ صرف جماعت احمدیہ کے افراد کی ہی خوبی ہے۔

محترم امیر و مشنری انچارج مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے عبادات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے مختلف قرآنی آیات، احادیث نبویہ، آنحضرت اور صحابہ کے اسوۂ حسنہ کی اس پہلو سے واقعاتی رنگ میں مثالیں بیان فرمائیں جسے احباب نے بہت پسند کیا۔

اس سیشن کے آخر پر مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے بڑے دلکش انداز میں اعمال صالح اور عطا خلافت کے موضوع پر تقریر کی اور احباب جماعت کو نصائح کرتے ہوئے آیت استخلاف کی روشنی میں فرمایا کہ اللہ

مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب

تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان میں خلافت قائم فرماتا چلا جائے گا جب تک وہ اعمال صالحہ بجا لاتے رہیں گے۔ آپ نے مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں اعمال صالحہ کی تعریف اور مثالیں بیان فرمائیں جیسے نمازیں پڑھو، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، خدمت خلق کرو، جہاد بالنفس کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کھلے طور پر بیان فرما دی ہے اور مومنوں کو اس کے بدلے میں خلافت دینے کا وعدہ کیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد کی خوبی ہے کہ زمانے کے امام کو مان کر ایک ہاتھ پر متحد ہیں۔ اور خلافت کا بابرکت نظام بھی قائم ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری جماعت سچی ہے۔ اور یہ نعمت یا سرٹیفیکیٹ صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہی ہے۔

اگر تمام مسلمان دیانتداری سے امام وقت کو مان کر خلافت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت بھی مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

اب یہ جماعت احمدیہ کے افراد کی پہلی اور اہم ترین ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عطا شدہ خلافت کی نعمت اور سرٹیفیکیٹ کی حفاظت کریں اور اس میں اپنی اولاد در اولاد کو بھی شامل کرتے چلے جائیں۔

آخر پر محترم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جانے والوں کو تحمل، احتیاط کے ساتھ سفر کی تلقین کی۔ آپ نے جلسے کے کامیاب انعقاد پر سب حاضرین کو مبارکباد بھی دی۔ دعا کے ساتھ یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اپنی برکتوں کو پھیلاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

مجلس سوال و جواب

جلسہ کے دوسرے دن نماز مغرب اور عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام نہایت دلچسپ رہا اور احباب جماعت نے نہایت پسند کیا۔

الیکٹرونکس اور پرنٹ میڈیا کوریج

جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔

جلسہ کے پہلے سیشن کی Live کارروائی سیرالیون کے نیشنل SLBC TV کے علاوہ 3 دوسرے ریڈیوز نے نشر کی۔ اسی طرح احمدیہ مسلم ریڈیو پر جلسہ کے تینوں دن کے پروگرامز لائیو نشر کئے گئے۔ اور ملک میں بڑے بڑے 11 ہردلعزیز ریڈیو اسٹیشنز نے جلسہ کی کارروائی نشر کی۔ نیشنل TV اسٹیشن SLBC نے بھی پہلے دن کی جلسہ کی کارروائی نشر کی اور بار بار ریکارڈنگ نشر کرتا رہا۔ جلسہ کے ایام میں مختلف ریڈیوز کے نمائندوں نے مختلف مہمانوں کے 31 انٹرویوز کئے۔ جس میں جلسہ کے بارے میں مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

جلسہ کے تینوں دن 8 میڈیا ہاؤسز کے نمائندگان جلسہ کی کارروائی کی کوریج کرتے رہے۔ جلسہ کے دنوں میں اور جلسہ کے بعد مندرجہ ذیل اخبارات میں اس بارے میں رپورٹس آتی رہی ہیں۔

Concord Times, Standard Times, Global Times, The Exclusive, The Tourchlight, Awoko, The New Citizen, Independant, Observer, Awareness, The Bang, We yone ,

ان تمام اخبارات نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی، طبی اور ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے پر جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعض اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ پر ارسال شدہ پیغام بھی حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر صدر مملکت کی تقریر کو شائع کیا۔ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں میں مقامی مشہور اخبار STANDARD TIME نے جماعت کی تعلیمی، طبی اور مذہبی میدان میں غیر معمولی خدمات کا ذکر کیا اور اس بات کو نمایاں طور پر لکھا کہ ہم احمدیہ مسلم جماعت اور اس کے بے لوث اور انتھک محنت کرنے والے مبلغین کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان خبروں کے ذریعہ لاکھوں آدمیوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

بیعتیں: جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوستوں میں سے 75 افراد کو جلسہ میں شمولیت کی بدولت قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

بک سٹال: جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جہاں جماعتی کتب کے علاوہ Peace Conference, اور بعض دوسرے اہم مواقع کی ویڈیو CD'S رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا کیلنڈر بھی رکھا گیا۔ جلسہ کے موقع پر مرکزی و مقامی لٹریچر تین ملین لیونز سے زائد کا فروخت ہوا۔

پرنسپلز و ہیڈ ٹیچرز میٹنگ:۔

جلسہ کے دوسرے دن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت احمدیہ مسلم سکولز کے ٹیچرز کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت سیرالیون نے بطور چیئرمین شرکت کی۔ اس اجلاس میں 500 سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔ محترم امیر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ استاد معاشرے کی تعمیر کرتا ہے اور طالب علموں کو علم کی دولت سے مالا مال کر کے معاشرے کا بہترین فرد بناتا ہے۔ اسلئے آپ صرف طلباء کو تنخواہ کیلئے ہی نہ پڑھائیں بلکہ طلباء کو معاشرے کا بہترین فرد بنائیں اور اپنے طلباء کیلئے دعا کرتے ہوئے تربیت کریں۔

گنی کناکری اور لائبیریا سے وفد کی شمولیت

جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری جو کہ سیرالیون کے ماتحت ہے سے مکرم طاہر محمود عابد صاحب مبلغ سلسلہ کی سربراہی میں 24 رکنی وفد نے شرکت کی۔ اسی طرح لائبیریا سے بھی مکرم ناصر احمد کاہلوں کی سربراہی میں تین مربیان کرام اور 7 جماعتی عہدیداران کا وفد شامل ہوا۔

سرخ کتاب کی تیاری

جلسہ کے اختتام پر افسران کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور جلسہ کے دوران ہونے والی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان تجاویز کو سرخ کتاب میں لکھا گیا تا کہ آئندہ سال ان سے بچا جا سکے۔

دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت احمدیہ کی برکت سے پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے۔ آمین

......☆......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی ایمان افروز روایات کا روح پرور بیان۔ دستی بیعت کی تقریب۔ تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر ۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔ لندن)

20 رمئی 2012ء بروز اتوار

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 32ویں جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور جلسہ میں مبارک موجودگی کی وجہ سے جلسہ کے پہلے دو دنوں کی طرح آج تیسرے دن بھی شاملین جلسہ کی حاضری میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ آج تیسرے دن بھی بیلجئم، فرانس، جرمنی، یوکے، سویڈن، پاکستان آسٹریلیا اور کینیڈا سے آئے ہوئے احباب و فیملیز نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، بیت النور کا مردانہ ہال اور دوسری طرف لجنہ کا ہال اور اس کمپلیکس کی دیگر عمارات اور بیرونی احاطے مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے۔

تین بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔

اس جلسہ کی یہ اختتامی تقریب MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کی جارہی تھی۔

بیعت کی تقریب

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں مجموعی طور پر آٹھ افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں دو مرد، تین خواتین اور تین اُن کے بچے تھے۔ دو مرد حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت، مرد و خواتین نے بھی بیعت کی سعادت پائی اور اس مبارک تقریب میں شامل ہوئے۔ بیعت کرنے والی خواتین میں ایک ایسی سرینامی خاتون تھیں جن کا تعلق لاہوری گروپ، جماعت غیر مبائعین سے تھا۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل ایک روز خود مسجد فون کیا اور بتایا کہ میری زندگی میں کوئی سکون نہیں آسکا۔ چنانچہ ان کا لجنہ سے رابطہ کروایا گیا۔ آج انہوں نے بھی اپنے تین بچوں سمیت بیعت کرنے کی سعادت پائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آگے آجائیں تاکہ جو لوگ مارکی سے باہر ہیں وہ بھی اندر آسکیں۔ احباب امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس طرح انتہائی منظّم طریق سے آگے آئے اور بیٹھے کہ اُن کے درمیان کوئی خلا نہیں تھا۔ اس طرح مارکی کے پچھلے حصہ میں جگہ بن گئی جہاں مارکی سے باہر کھڑے احباب آکر بیٹھ گئے۔ اس دوران احباب جماعت نعرے بلند کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

تین بج کر چالیس منٹ پر جلسہ کے اس اختتامی سیشن کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد سلمان صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المومن صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم عطاء القیوم عارف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

تعلیمی میدان میں کامیابیاں حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو سندات عطا فرمائیں اور میڈل پہنائے۔

درج ذیل سات طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے یہ ایوارڈ حاصل کئے۔

1۔ عبدالحق Compier صاحب (Doctor of Medicine)

2۔ نبیل صدیق صاحب (Exective Masters in IT)

3۔ عطاء القیوم عارف صاحب (M.Sc. in Artificial Intelligence)

4۔ عطاء النور صاحب (Master of Science Degree in Pharmacy)

5۔ محمود عبدالحئی صاحب (Master in Classical Homeopathy Hahnemann Instituut)

6۔ محمد احسان احمد قریشی صاحب (کلاس 12 میں 96 فیصد نمبر حاصل کئے۔ نیز Bachelor of Engineering in Electrical & Electronics میں 80 فیصد نمبر حاصل کئے۔

7۔ کمال ملہی صاحب (تعلیم کے بارھویں سال میں ہونے والے ایک انتہائی اہم امتحان Cito Examination میں 92 فیصد نمبر حاصل کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تقسیم ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کرچکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت مَیں آج کے واقعات بیان نہیں کروں گا۔ وہ واقعات، تائیدی نشانات بیان نہیں کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ آج بھی ہو رہے ہیں۔ بلکہ اُس زمانے میں اور اُن لوگوں میں مَیں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پایا اور وہ زمانہ دیکھا۔ کیسے کیسے انہوں نے نشان دیکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر کس طرح اُنہیں یقین تھا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا کے مسیح کے الفاظ ہیں جو ان کو کہے گئے ہیں اور وہ ضرور بالضرور پورے ہوں گے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اُن کی رہنمائی فرمائی۔ مخالفین سے واسطہ پڑا تو اَن پڑھوں نے بھی ایسے ایسے جواب دیئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اُن کے ساتھ شامل ہے۔ کیا ایمانی حالت تھی اور کس طرح اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت تھی۔ یہ سب ان واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ اور پھر یہ تائید و نصرت اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن صحابہ کرام کی نہایت ایمان افروز روایات بیان فرمائیں، وہ درج ذیل ہیں:

حضرت محمد حسین صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب۔ حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد عبدالستار صاحب۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ۔ حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ۔ حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ۔ حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ۔ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحبؓ۔ حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ۔ حضرت عطا محمد صاحبؓ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ واقعات جہاں ان صحابہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار کرتے ہیں وہاں یقیناً یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اور صداقت کا ثبوت بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا اور اپنی صداقت کا ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: کتاب براہین احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنادے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یَأتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمان کے لئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ کہ ہر ایک طرف اور ہر ایک راہ سے تیرے پاس مہمان آئیں گے اور اس قدر کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے تُو اُن کی کثرت سے تھک جاوے یا بدخُلقی کرے۔ اس لئے پہلے سے بتا دیا کہ نہ تُو اُن سے تھکے اور نہ اُن سے بدخُلقی کرے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: اب غور کرو جس زمانے میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی، اُس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا۔ اور کبھی سال بھر میں بھی ایک خط یا مہمان نہ آتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس آج بھی جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اگر سعید فطرت ہوں تو دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات کس طرح آپ کے ساتھ ہیں، کس طرح آپ کی تبلیغ اور آپ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے۔ ہر ملک کے جلسے اور لوگوں کا ذوق وشوق سے آنا یہ آپ کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپؑ کا نام قادیان کی بستی سے نکل کر تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ آج اگر اسلام کے حقیقی دفاع میں کوئی جماعت کھڑی ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔ کاش کہ عامۃ المسلمین نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے لڑنے کی بجائے اس زمانے کے امام کو مان کر اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے حاصل کرنے والے بن جائیں اور اس کا ایک حصہ بن جائیں۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی توفیق دے کہ صرف پہلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک پر راضی نہ ہو جائیں یا آج بھی جو نئے شامل ہونے والے نشانات دیکھ کر احمدیت قبول کرتے ہیں اُن کے واقعات سے حظ اُٹھانے والے نہ بن جائیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے اور ترقی کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑنے والے ہوں کہ یہ جاگ آگے سے آگے لگتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور اُن برکتوں کو لے کر آپ سب اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہر لحاظ سے آپ کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے رہیں اور ہمیشہ اپنے گھروں میں بھی یہ حمد کے چشمے جاری رہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ حاضری کی رپورٹ جو انہوں نے دی ہے۔ یہ جتنے مقامی مہمان ہیں اُس سے زیادہ بیرونِ ممالک کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ 1004 مقامی اور 1072 بیرونی ممالک کے۔ کل 2076۔ اور اس میں سے خواتین مَردوں سے زیادہ ہیں۔ حالانکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ مرد شاید زیادہ آئے ہوں۔ 1096 خواتین ہیں اور 980 مرد ہیں۔ بہر حال ان کی یہ حاضری، پچھلے گزشتہ سال سے تو کئی گنا ہوگی۔ لیکن اب ہالینڈ کی جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنی تعداد کو بڑھائیں اور آئندہ اگر دو ہزار مہمان آتے ہیں تو چار ہزار ان کے اپنے ہونے چاہئیں۔

(اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی شمارہ میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ بچوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ ”یا عین فیض اللّٰہ والعرفان“ کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔ اس کے بعد اطفال کے ایک دوسرے گروپ نے یہ ترانہ پیش کیا:

مَیں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا
اس عہد پر اپنے قائم رہوں گا

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

امسال جلسہ سالانہ ہالینڈ میں بیلجیم سے اکتالیس نومبائعین پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ ان نومبائعین کا تعلق مراکش، موریطانیہ، گیمبیا، روانڈا، آئیوری کوسٹ، غانا اور بیلجیم سے تھا۔ ان میں مرد وخواتین اور بچے شامل تھے۔ بیلجیم سے آٹھ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ ہالینڈ آیا تھا۔ ان نومبائعین کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی ٹرانسلیشن عربی، فرنچ اور انگلش میں ساتھ ساتھ کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سننے کے بعد انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کے خطبات نے ہماری زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ہمارے دل، ہمارے جذبات خلیفۂ وقت کی محبت سے لبریز ہیں۔ ہمارے لئے بیان کرنا مشکل ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہماری روح اندر سے دھل کر صاف ہوگئی ہے اور ہم اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

نومبائع خواتین نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے جس طرح لجنہ کے خطاب میں ہمیں اپنی اخلاقی اور روحانی تربیت اور ہمیں اپنے گھروں کو اور اولادوں کو سنبھالنے کے بارہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کے بارہ میں بتایا ہے اس نے ہمارے دل ودماغ کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ ہم نے کس طرح اپنی اولاد کی روحانی اور اخلاقی طور پر تربیت کرنی ہے۔

ان نومبائعین میں اس قدر جوش تھا کہ جلسہ پر آنے والے دوسرے غیر از جماعت لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور ان کو بتاتے کہ ہم نے کس طرح احمدیت قبول کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہالینڈ کی جماعتوں Zotermer, Nunspeet, Lilystad, Amstelveen, Amsterdam, Den Haag, Leuwarden اور Eindhoven سے آنے والی 49 فیملیز کے 204 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ آٹھ سنگل افراد، نیز کینیڈا اور امریکہ سے آنے والے مہمانوں نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والی ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج بیعت کی تقریب میں محمد نامی ایک ایرانی دوست بھی مارکی میں موجود تھے۔ یہ اس سے قبل جماعت کے پروگراموں میں شامل ہوتے رہے ہیں اور آج جلسہ میں بھی شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ جلسہ کے بعد موصوف نے مبلغ انچارج ہالینڈ کو بتایا کہ دستی بیعت کا نظارہ دیکھ کر اور اس روحانی ماحول کے اثر سے مَیں بیعت کئے بغیر نہ رہ سکا۔ آج مَیں نے جو بیعت کی ہے دلی طور پر کی ہے اور آج سے مَیں احمدی ہوں۔ بعد میں موصوف نے ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ جس میں درج ذیل 17 بچیوں اور بچوں نے شمولیت کی سعادت پائی:

عزیزہ دانیہ بٹ، عزیزہ لبینہ احمد، عزیزہ کرن کھرل، عزیزہ سلینہ سلمیٰ احمد، عزیزہ رویۃ النور، عزیزہ سفیرہ احسان ملک، عزیزہ امۃ النور محمود، عزیزم ابرار اسلم، عزیزم رضوان جمال ملہی، عزیزم عدنان مظفر حسین، عزیزم وقاص باری ملک، عزیزم شاہ جہاں چودھری، عزیزم حماد اکمل، عزیزم خضر بٹ، عزیزم عاصم اظہر، عزیزم خاقان احمد، عزیزم مبارک احمد۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سب بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

قدوس دی نذر

اُدا رتبہ کی بیان کراں جنوں وقت دا امام سلام کرے
او موتی جناں دا مُل کوئی نہ او ہنجو اس دے نام کرے
زندا رویں گا ازلاں تک ساڈی یاد دے ویڑے وچ
کدی کدی جمن ماواں لوک جناں تے مان کرے

عاشقاں دا سردار ہویوں تُو یار تے جندری وار دِتی
اگ دی پخدی روہی توں سونیا ہسدیاں پار کیتی
پیار دی راہ وچ رَت اپنی عاشق کیویں کھلار دے نے
او عشق دی رِیت وی سونیاں تُو وانگ جنیاں نبھا دِتی

شیطان دا دم او پڑھدے رہے توں نام خدا دا جپدا رہیا
سارے مکر او کر بیٹھے توں راہِ وفا تے چلدا رہیا
ربّ دی رضا دی یاروں توں ہر جبر صبر نال سہہ گیوں
او امیر افغانی بن بیٹھے توں لطیفؒ دے پچھے چلدا رہیا

سونیاں قوم دی خاطر توں جندڑی صدقے چاڑھ چھوڑی
ویریاں دی اُس دنیا وچ لاٹ وفا دی بال چھوڑی
عبدالقدوس اے ناں تیرا توں بن قدوس دا عبد گیوں
اس پیارے دے درشن لئی چتا اپنی آپ جلا چھوڑی

اولی راہ دے راہیا وے توں اپنی منزل پا گیوں
کیویں ربّ کول حاضر ہونا ایں سانوں وی سمجھا گیوں
کینداسیں یاد مَیں آواں گا ہاں یارتوں ڈاڈا یاد آندا ایں
کیویں یاد امر ہو جاندی اے او پیہت تُوں سونیاں پا گیوں

(عبدالحمید رامہ۔ جرمنی)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مغرب میں عورتوں کا قبول اسلام

مجلس انصاراللہ UK کے رسالہ ’’انصارالدین‘‘ نومبر و دسمبر 2009ء میں مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا جو ایک کتاب Women Embracing Islam کی تلخیص ہے۔ ذیل میں اس مضمون کا مزید خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے:

"Women Embracing Islam" میں اس بات کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ دنیا میں بالخصوص مغرب میں اسلام کیوں مقبول ہوتا جارہا ہے۔

گزشتہ دہائی میں مذہب کی طرف دلچسپی کے رجحان میں 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ کے بعد سے اسلام قبول کئے جانے کے واقعات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن نومسلموں کو عیسائی شک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اُن کے ساتھ اُن کا رویہ بھی معاندانہ ہوتا ہے۔ تبدیلیٔ مذہب خصوصاً اسلام کی قبولیت سیاسی طور پر بہت اہم ہے کیونکہ اِس میں ایک طرح دو مذاہب کے درمیان مجادلہ کی سی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ اگرچہ سب مذاہب کسی نہ کسی وقت دوسروں کو مائل کرنے کے لئے دلائل، لالچ اور کبھی جبر کا سہارا لیتے ہیں۔ اور مذہب تبدیل کرنے والوں کو اکثر مرتد کہہ کر مختلف تکالیف کا سامنا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عام طور پر مذہب میں داخلہ کا راستہ آسان لیکن نکلنے کا بہت مشکل بنایا جاتا ہے۔

کتاب میں عنوان ’’عورتیں کیوں زیادہ اسلام قبول کررہی ہیں‘‘ کی ذیل میں بیان ہے کہ عام طور پر عورتیں مرد کا مذہب اختیار کرلیتی ہیں کیونکہ اُن کو عموماً تابعدار اور انفعالی سمجھا جاتا ہے یعنی اُن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خاموشی سے فیصلوں کو قبول کرلیں۔ بلکہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کا مذہب چھوڑنا چاہے تو اُسے سخت حالات مثلاً بچوں سے علیحدگی کی صورت میں یا معاشی تنگی بطورِ سزا برداشت کرنا پڑتی ہے۔

جنس، تبدیلیٔ مذہب اور مغرب

مذہب اور قومیت کی حدود پھلانگنا عمومی امن میں مخل ہونے کے ساتھ ساتھ تشدّد پیدا کرنے کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔ خاص طور پر عورتوں کا مذہب تبدیل کرنا زیادہ شدید ردِعمل پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ مغرب میں عورتوں کا اسلام قبول کرنا ایک نازک مسئلہ کی صورت اختیار کرسکتا ہے۔ مذہب تبدیل کرنے والی عورتوں کو عموماً نفرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک ڈچ عورت نے کہا کہ ’’لوگ ہمیں گھور گھور کر دیکھتے ہیں شاید اس لئے کہ ہم نے اپنی نسل کے ساتھ غداری کی ہے‘‘۔

مغرب میں مسلم عورتوں کے بارہ میں منفی پراپیگنڈہ کے باوجود مغربی عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ اسلام قبول کرتی ہیں۔ بعض تحقیق کرنے والوں کے نزدیک اگر اسلام قبول کرنے والی عورتیں 80 فیصد نہیں تو کم از کم 75 فیصد تو ضرور ہیں۔ تاہم مکمل اعداد و شمار موجود نہ ہونے کی وجہ سے حتماً کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ اسلام قبول کرنے میں عورتیں زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔

اس کتاب میں یہ تحقیق شامل ہے کہ عورتیں کیوں اسلام کی طرف مائل ہورہی ہیں اور تبدیلیٔ مذہب کی کیا وجوہات ہیں؟ اور کس قسم کے اسلام کی طرف وہ مائل ہو رہی ہیں۔ مذہب کی تبدیلی صرف چند لمحوں کی بات نہیں بلکہ یہ ایک مسلسل اور دائمی مذہبی، معاشرتی اور ثقافتی تبدیلی کا نام ہے۔ نئے مذہب میں داخل ہوکر وہ کس طرح نئی شناخت حاصل کرتی ہیں، کن مشکلات کا سامنا کرتی ہیں اور معاشرہ اُن کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے۔ یورپ، امریکہ اور جنوبی افریقہ میں مذہب کی تبدیلی کے ضمن میں مذکورہ امور کا اس کتاب میں جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

تبدیلیٔ مذہب

کتاب میں تبدیلیٔ مذہب پر بہت سا مواد موجود ہے جو مغرب میں اسلام کی مقبولیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ مغربی دنیا کی ’’مذہبی منڈی‘‘ میں اسلام ایک نہایت اہم کردار حاصل کرتا جارہا ہے۔ لٹریچر میں معاشرتی اور تاریخی امور کے علاوہ دیگر وجوہات اور نظریات پر بھی غور کیا گیا ہے کہ کیوں اسلام کو قبول کیا جاتا ہے۔ ایک مضمون میں Poston نے مغرب میں مختلف ’’دعوۃ‘‘ تنظیموں کا ذکر کیا ہے جو مغرب کو اسلام کی طرف بُلا رہی ہیں۔ اس طرح اُن اسباب پر بھی غور کیا گیا ہے جو لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اُس نے یورپ اور امریکہ سے 72 نومسلموں کے قبولِ اسلام کا تجزیہ بھی پیش کیا ہے۔ ایک اور تجزیہ میں Kose نے 70 برطانوی مسلمانوں کی تبدیلیٔ مذہب کا نفسیاتی اور مذہبی تجزیہ کیا ہے۔ اُس کے نزدیک اسلام قبول کرنے والوں میں مذہب کی تبدیلی سے قبل کوئی معاشرتی، مذہبی ناکامی اور اخلاقی بحران موجود نہیں تھا۔

تبدیلیٔ مذہب کی دو اقسام

اس کتاب میں اُن اوامر پر بھی غور کیا گیا ہے کہ کس طرح لوگ اسلام قبول کرتے ہیں۔ دو اقسام کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایک راستہ تو ’’تعلقات‘‘ کی وجہ سے بنتا ہے اور دوسرا راستہ ’’فراست اور علمی تحقیق‘‘ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ تعلقات میں مسلمانوں کے ساتھ شادی، فیملیز کا باہمی میل جول، نقل مکانی کرنے والوں سے ملاقات یا غیرملکوں میں جاکر وہاں لوگوں سے تعلقات کے نتیجہ میں اسلام کی طرف مائل ہونا ہے۔ دوسرا راستہ وہ لوگ اختیار کرتے ہیں جو اپنے مذہب سے مطمئن نہیں ہوتے اور فراست مندانہ تلاش کے نتیجہ میں اسلام قبول کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا اسلام قبول کرنا زیادہ پختہ اور اہم سمجھا جاتا ہے۔

بعض کتب اور ویب سائٹس میں نومسلموں کی خودنوشت داستانیں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان میں صرف وجوہات ہی نہیں ملتیں بلکہ تبدیلیٔ مذہب کے بعد کے خیالات بھی شامل ہیں۔

مذہب کی تبدیلی ایک مسلسل عمل ہے جو بعض دفعہ تدریجی صورت اختیار کرلیتا ہے اور کئی مراحل پر مشتمل ہوتا ہے جن سے مذہبی، معاشرتی اور سماجی حالات متاثر ہوتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجہ میں جسمانی عمل میں بھی تبدیلی پیدا ہوتی ہے یعنی نماز، روزہ اور خوراک کی وجہ سے تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح ظاہری شناخت میں بھی تبدیلی آجاتی ہے مثلاً اسلامی لباس، حجاب یا نقاب پہننا۔ اسی طرح معاشرتی اور ثقافتی تبدیلیاں بھی آجاتی ہیں مثلاً تقریبات اور مخالف جنس کے ساتھ روابط میں تبدیلی۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے بعض مشکلات بھی جنم لیتی ہیں۔ بعض نومسلم اپنے اندر ایک radical تبدیلی لے آتے ہیں مگر دوسرے آہستہ آہستہ اپنی شناخت اور طرزِ عمل اور طور طریق میں تبدیلی لاتے ہیں۔ Roald کے مطابق جو یورپین مذہب تبدیل کرتے ہیں وہ تین مراحل میں سے گزرتے ہیں۔ پہلا مرحلہ ’’محبت‘‘ کا ہوتا ہے جس میں مذہب تبدیل کرنے والے جذباتی طور پر اسلام کے ساتھ شدید لگاؤ محسوس کرتے ہیں اور اسلام کے ہر حکم پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ دوسرا مرحلہ ’’مایوسی‘‘ کا ہوتا ہے جب وہ پیدائشی مسلمانوں کے خیالات اور طرزِ عمل کو دیکھتے ہیں تو مایوس ہوتے ہیں۔ یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے جس میں بعض نومسلم اسلام سے برگشتہ بھی ہوجاتے ہیں۔ تیسرا مرحلہ ’’بلوغت‘‘ ہے جس میں نومسلم اسلامی خیالات اور طرزِ عمل کے ساتھ ایک نئی سوچ کے ساتھ منسلک ہوجاتے ہیں۔

مذہب تبدیل کرنے والے سٹیٹ اور مسلم کمیونٹی کے درمیان معاشرتی اور سیاسی طور پر ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نومسلم، بالخصوص تعلیم یافتہ نومسلم، معاشرہ کے لئے ایک مثبت اور جائز تصویر پیش کرتے ہیں۔ ایسے نومسلم خواہ ایک تشدّد پسند مسلم لیڈر کا روپ دھار لیں حکومت انہیں اپنے ملک کا شہری ہونے کی وجہ سے جلاوطن نہیں کرسکتی۔ جو عورتیں اسلام قبول کرتی ہیں وہ اسلام اور جنس کے موضوع پر بیانات دے کر ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بعض نومسلم عورتیں مثلاً امینہ ودود، اسلامی تعلیم کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہالینڈ، برطانیہ اور جنوبی افریقہ میں نومسلم عورتیں اسلامی تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کررہی ہیں۔

اسلام میں کشش

اسلام میں کونسی کشش ہے جو غیرمسلموں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے؟ اس پر بہت کم تحقیق کی گئی ہے۔ پھر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کونسا اسلام؟ بہت سے نومسلم صوفی ازم کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس بارہ میں تحقیق کرنے والوں کے مطابق صوفی ازم کا مغربی لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے میں اہم کردار ہے۔ بہت سے لوگ ابتدائی طور پر صوفی ازم کی طرف مائل ہوتے ہیں مگر بعد میں اسلام قبول کرلیتے ہیں۔ 1960ء کی دہائی میں صوفی ازم ہپی ازم کا حصہ تھا اور اسلام سے اس کا تعلق ختم ہوچکا تھا۔ 1990ء کی دہائی میں صوفی ازم پھر اسلام کا حصہ سمجھا جانے لگا۔ ایک محقّق کے نزدیک صوفی ازم عورتوں میں زیادہ مقبول ہے کیونکہ صوفی ازم میں نسوانیت اور فیملی کے مابین تعلق اور اس کا اُن کی روحانیت پر اثر مغربی عورتوں کے لئے باعثِ کشش ہے۔ بعض کے نزدیک صوفی ازم اس لئے مقبول ہے کہ اس کے تحت عورتیں سماجی اور معاشرتی طور پر اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتی ہیں۔

اسلام کی جدید توجیہ جس میں عقلی اور علمی پیغام مضمر ہے، تبدیلیٔ مذہب کی داستانوں میں نمایاں طور پر باعثِ کشش دکھائی دیتی ہے۔ ریسرچ سکالر Kose کے مطابق بعض نومسلم تبدیلیٔ مذہب کو لامذہبیت اور مادیت سے پاکیزگی کی طرف سفر کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اسلام انہیں زندگی کے ہر شعبہ میں عملی طور پر خداتعالیٰ کی طرف لے جاتا ہے۔ اسلامی تعلیم چونکہ زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے اور اسلام اسے کسی خاص گوشۂ زندگی میں قید نہیں کردیتا اس لئے اسلام نومسلموں کو اپنی روزمرہ زندگی اُن کے اعتقادات کے مطابق گزارنے کی اجازت دیتا ہے اور یہ امر اُن کے لئے باعثِ کشش ہے۔ جبکہ عیسائیت کی تعلیم اور روزمرہ کی زندگی دو مختلف امور ہیں۔

نومسلموں کے مطابق عیسائیت کے مقابلہ میں وہ اسلام میں اس لئے بھی کشش محسوس کرتے ہیں کہ اسلام میں تثلیث کا وجود نہیں اور انہیں حضرت عیسیٰ کی نبوت عقلی اور منطقی طور پر زیادہ قابلِ قبول نظر آتی ہے بجائے اس کے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم کرلیں۔ اسی طرح اسلام کی عبادات اور بلاواسطہ، براہ راست، خداتعالیٰ تک رسائی اور پہنچ کا راستہ زیادہ معقول دکھائی دیتا ہے۔

1996ء میں Dannin نے نیویارک کی جیلوں میں قید افریقی امریکن کی اسلام میں دلچسپی پر ریسرچ کی۔ اُس کے مطابق ان قیدیوں کو جیل کی پابندیوں میں اسلامی تعلیم کا مطالعہ اور روزانہ کی عبادات ایک نئی سوشل زندگی عطا کرتے ہیں اور جیل میں غیرانسانی سلوک کے ماحول میں اسلامی تعلیم انہیں پُرکشش دکھائی دیتی ہے۔

ایک ریسرچ سکالر کے نزدیک افریقی امریکن اس لئے بھی اسلام کی طرف مائل ہوتے ہیں کہ وہ امریکہ کے نسلی تعصب سے تنگ آچکے ہوتے ہیں۔ اسلام انہیں ایک ’’نئی شناخت‘‘ اور بعض لحاظ سے ایک اہم وجود ہونے کا احساس دلاتا ہے جو اُن کے اپنے کلچر میں بالکل مفقود ہوتا ہے۔ مذہب کی تبدیلی انہیں عیسائیت کے چنگل سے آزاد کرادیتی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ احساس جلد ختم بھی ہوجاتا ہے۔ اسی طرح عورتیں جو اسلام قبول کرتی ہیں اور انہیں اسلام میں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10/جون 2009ء میں شامل اشاعت مکرم فاروق محمود صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

توفیق دے خدا مجھے لکھوں مَیں اُس کی نعت
آمد سے جس کی ختم ہوئی اک طویل رات
ہے اس جہاں کی دھوپ میں چھاؤں اُسی کی ذات
ابرِ کرم تھی ہونٹوں سے نکلی جو کوئی بات
جس کے خدا نے عرش پہ لہرادیئے علَم
’’بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم‘‘
میں کس طرح سے عشق کا دعویٰ کروں حضورؐ!
دل تو گنہ کے بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے چُور
اِک مُشتِ خاک ہو کے بھی مانگوں تمہارا نُور
اے حُسنِ لازوال ترے قُرب کا سرور
کہتی رہے زباں مری لکھتا رہے قلَم
’’بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم‘‘

ایک کشش دکھائی دیتی ہے مگر جلد ہی ایک محکومانہ کردار ادا کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود اسلام میں ایک جاذبیت ہے کہ وہ آنے والوں کو اُن کے اپنی ثقافت کے مقابلہ میں ایک اعلیٰ تبدیلی کی نوید دیتا ہے۔ وہ لوگ جو مغربی سوسائٹی کو جنسیت کے حوالہ سے ناپسند کرتے ہیں انہیں اسلام کی جداگانہ تعلیم میں بہت کشش دکھائی دیتی ہے اور انہیں ایک ایسا نظریاتی اور سیاسی فریم ورک مل جاتا ہے جس کے تحت وہ مغربی سوسائٹی پر تنقید کر سکتے ہیں۔

اس امر پر بھی تحقیق کی گئی ہے کہ اسلام لوگوں کو کیا پیش کرتا ہے۔ وہ لوگ جو تعلقات کے نتیجہ میں مسلمان ہوتے ہیں اسلام انہیں ایک مختلف کلچر اور کمیونٹی کا ماحول پیش کر کے ایک نئی شناخت اور وابستگی عطا کرتا ہے۔ جو لوگ عقلی لحاظ سے اسلام قبول کرتے ہیں وہ اسلام کو ایک سادہ، آسان اور مبنی بر عقل مذہب پاتے ہیں۔ اسلام میں ایسا عملی مواد موجود ہے جس سے ہر کوئی بغیر واسطہ کے کسی بھی وقت فیض یاب ہوسکتا ہے۔ وہ لوگ جن کا نقطہ نظر سیاسی ہوتا ہے انہیں بھی اسلام میں سیاست کو روحانیت پر منطبق کرنے کا مواد مل جاتا ہے۔ پس اسلام میں ہر طبقہ کے لئے کچھ نہ کچھ کشش کا سامان ضرور موجود ہے جو ہر نو مسلم کیلئے مذہبی، سیاسی یا نظریاتی لحاظ سے اپیل کا باعث بن جاتا ہے۔

جنس اور اسلام

اسلام قبول کرنے میں جنس کا ایک اہم کردار ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق سویڈن میں جو عورتیں مسلمان ہوتی ہیں ان کے لئے اسلامک سوسائٹی میں مرد اور عورت کا جداگانہ کردار اور اُن کے حقوق اور دائرہ کار کا جدا ہونا بہت متأثر کرنے والا امر ہے۔ ایک اور سکالر نے یہی بات ہالینڈ کی مسلمان ہونے والی عورتوں میں پائی ہے۔ جرمنی میں مذہب تبدیل کرنے والوں کے نزدیک اسلام میں فیملی کا تصوّر قابلِ تعریف ہے اور مرد و عورت کا جدا دائرہ عمل متاثر کن ہے۔

ایک سروے میں پروفیسر وولرب سار (جرمن) نے اُن جرمن اور امریکن مردوں اور عورتوں کا موازنہ کیا ہے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اُن کے سروے سے تبدیلیٔ مذہب پر اہم معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ اس ریسرچ میں تین اہم باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو جرمن اور امریکن مردوں اور عورتوں کے اسلام قبول کرنے پر منتج ہوئیں۔ پہلی قسم اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے جنس اور جنسیت کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کی بناء پر اسلام قبول کیا۔ اس ریسرچ میں مذہب تبدیل کرنے والوں نے اپنے سابقہ جنسی تجربات اور جنس کی مشکلات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے احساسِ کمتری کا ذکر کیا۔ عورتوں نے شادی کی ناکامی، اعتدال سے بڑھی ہوئی جنسی آزادی اور جنسی تعلقات کی خرابی کی نشاندہی کی کہ وہ ان سب سے عاجز آچکی تھیں۔ مردوں نے اپنی فیملی کی عورتوں کی جنسی آزادی سے بیزار اور شرمسار ہونے کا ذکر کیا۔ یہ مرد اور عورتیں اپنے ماحول میں موجود مختلف حدود کی تلاش میں تھے کہ انہیں اسلام میں جنس اور جنسیت کے متعلق ایک نیا اور شفاف ماڈل دکھائی دیا جو اُن کی گزشتہ زندگی کی مشکلات کو دُور کرنے میں معاون نظر آیا اور اس لئے انہیں اسلام قبول کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

دوسری مشکل جس نے مغربی لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا وہ سماجی ناکامی ہے جس میں منشّیات کا استعمال اور جرائم میں مبتلا ہونا ہے۔ اسلام ایسے لوگوں کے لئے ایک نئی زندگی کا پیغام فراہم کرتا ہے۔ تیسری قسم اُن لوگوں کی ہے جنہیں وطنیت اور قومیت کی مشکلات درپیش تھیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں ایک نئی قومیت کی شاخت حاصل ہوئی اور اسلام نے انہیں احساسِ کمتری اور سماجی تباہی سے بچالیا۔

ایک ریسرچ میں پروفیسر ہاف مین نے جرمنی میں اسلام قبول کرنے والی عورتوں کی فیملی لائف پر توجہ مرکوز کی۔ اُن کے نزدیک عورتوں کو زندگی کے مختلف مراحل پر مختلف قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جب وہ بچوں کی مائیں بن جاتی ہیں تو انہیں گھر میں رہ کر بچوں کی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے اور اپنی سوسائٹی کے نارمل کلچر کے مقابل، جہاں عورتیں گھر سے باہر نکل کر کام کرتی ہیں، ایک احساسِ کمتری پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ عام جرمن سوسائٹی کے مقابل، اسلام فیملی، شادی، گھر اور ازدواجی تعلقات کے متعلق اہم ہدایات دیتا ہے اور شادی اور ماں کی عظمت کی اہمیت واضح کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جرمن کلچر میں بھی یہ احساس پایا جاتا ہے مگر مغربی معاشرہ کے مقابل اسلام عورت کے ماں کی حیثیت سے مقام اور اس کی مادرانہ خصوصیات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ یہ امر ان کے لئے بہت کشش کا موجب ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ مغربی سوسائٹی عورت کی جنسیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتی ہے اور اس نے عورت کے جسم کو منڈی کی ایک جنس بنا کر رکھ دیا ہے۔ جرمن اور اسلامک سوسائٹی میں اس قسم کے خیالات اور عورت کے مقام اور مرتبہ پر اسلام کی تعلیم اور جنس اور جنسیت پر بیانات جرمن عورتوں کے لئے باعثِ کشش ہیں۔

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

روزنامہ ''الفضل ربوہ 14 اکتوبر 2009ء میں مکرمہ ف۔ نصیر صاحبہ نے محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (والدہ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید) کا ذکر خیر کیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتی ہیں کہ اگرچہ مجھے بچپن سے ہی اپنی والدہ کے ساتھ بارہا محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کے پاس جانے کا موقع ملا لیکن محترم ڈاکٹر صاحب کی شہادت کے بعد جب اُن کی تدفین کے لئے سب لوگ ربوہ چلے گئے تو پھر مجھے آپ کے پاس رہنے کے لئے چھوڑ گئے کیونکہ آپ معذوری کے سبب سفر نہیں کرسکتی تھیں۔ گو کہ اس پیرانہ سالی میں جوان سعادتمند اکلوتے بیٹے کی شہادت آپ کے لئے بہت بڑی آزمائش تھی اور مَیں اُس وقت سوچتی تھی کہ آپ کے پاس رہتے ہوئے کیسے آپ کی دلجوئی کر پاؤں گی مگر آپ کی طبیعت میں اتنی شفقت اور اپنائیت تھی کہ مجھے کوئی خدمت بھی کٹھن معلوم نہ ہوئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی شہادت کے بعد آپ تین چار راتیں سو نہ سکیں۔ مجھے کہتیں کہ میرے پاس بیٹھ جاؤ پھر اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے کر کہتیں کہ مَیں بھی درود شریف پڑھتی ہوں، تم بھی پڑھو۔ کبھی رات گئے تک اپنے والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ کی باتیں اور خلفاء کی سیرۃ کے واقعات سنایا کرتیں۔ ایک دن بتایا کہ جب میرا بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا اور ابھی نہ کوئی امید ہی تھی تو ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ میرے پاس لیٹا ہوا ہے اور اس نے اعلیٰ لباس پہنا ہوا ہے۔ کہنے لگیں کہ پھر مجھے یقین ہوگیا کہ چاہے خدا تعالیٰ مجھے دیر سے اولاد دے مگر ایک بچہ مجھے ایسا ضرور عطا فرمائے گا جو بہت قابل ہوگا۔ اس خواب کے بہت عرصہ کے بعد ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی پیدا ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت کے بعد آپ بہت اداس ہوگئی تھیں۔ مَیں ہلکے پھلکے مزاح سے آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرتی تو آپ مسکرا دیتیں اور کہتیں کہ مجھے خوب پتہ ہے کہ تم میرا دل لگانے کی کوشش کرتی ہو۔ آپ بہت باصبر اور راضی برضائے الٰہی رہنے والی خاتون تھیں۔ اپنے بیٹے کی شہادت پر نہ صرف خود مثالی صبر کا نمونہ دکھایا بلکہ جماعت احمدیہ میرپورخاص سے بھی فرمایا کہ اس جماعت کی خوش نصیبی ہے کہ ان کے حصہ میں بھی شہادت آئی۔

آپ بہت عبادت گزار، خلافت سے عقیدت رکھنے والی، صاف دل، غریبوں کی ہمدرد اور مہربان خاتون تھیں، سخی اور مہمان نواز تھیں، یادداشت غیرمعمولی تھی۔ بہت پرانی باتیں بھی اپنی جزئیات کے ساتھ یاد تھیں۔ دُوراندیش اور معاملہ شناس تھیں۔ کوئی کتنا ہی گھما پھرا کر بات کرتا مگر آپ بات کی تہہ تک پہنچ جاتیں۔ روزانہ مجھ سے قرآن کریم کی تلاوت سنتیں۔ مغرب سے عشاء تک کوئی دینی کتاب سنا کرتیں اور غلطیوں کی اصلاح بھی کرتی جاتیں۔

ایک دن آپ کے لئے کھانا گرم کرتے ہوئے میرے ہاتھ پر ابلتا ہوا دودھ گر گیا۔ شدید جلن اور تکلیف میں مبتلا ہوگئی۔ مَیں نے اپنا ہاتھ برف والے پیالہ میں ڈالا تاکہ جلن میں کچھ کمی آئے۔ لیکن پھر ملازمہ آئی کہ کھانا جلدی لے کر جائیں۔ اُس کے کہنے پر تکلیف کی پرواہ کئے بغیر مَیں کھانا لے کر آپ کے پاس آگئی اور کھلانے لگی۔ لیکن ہاتھ کی جلن شدید تھی اور مَیں اس کا اظہار بھی کرنا نہیں چاہتی تھی۔ ایسے تکلیف کے وقت مَیں نے آپ کے چہرہ کی طرف دیکھ کر دعا کی کہ اے اللہ! مَیں اس بزرگ ہستی کی خدمت کر رہی ہوں، تُو میری یہ تکلیف دُور کردے۔ ابھی چند ہی سیکنڈ گزرے تھے کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میرے ہاتھ میں کوئی تکلیف نہیں ہے، نہ ہی کوئی چھالہ بنا۔ اگلے دن مَیں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ مسکرائیں اور حیران بھی ہوئیں۔

محترم شیخ حمید احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 ستمبر 2009ء میں مکرم داؤد احمد عابد صاحب نے اپنے والد محترم شیخ حمید احمد صاحب کا ذکر خیر کیا ہے۔

محترم شیخ حمید احمد صاحب کا تعلق تخت ہزارہ سے تھا۔ آپ محترم شیخ محمد رفیق صاحب امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ کے دوسرے بیٹے اور حضرت شیخ پیر بخش صاحبؓ کے پوتے تھے۔

محترم شیخ حمید احمد صاحب ہر جلسہ سالانہ میں باقاعدگی سے اپنی فیملی کے ہمراہ شامل ہوتے اور مالی تنگی کو بھی اس راہ میں حائل نہ ہونے دیتے۔

آپ اپنے بچوں اور پھر اُن کی اولاد کی تربیت کا بہت خیال رکھتے۔ اپنے ہمراہ انہیں مسجد لے جاتے اور راستہ میں نماز اور اس کا ترجمہ یاد کرواتے۔ درّثمین وغیرہ کے اشعار ٹیپ کر کے دیتے کہ سن کر یاد کریں۔ پھر امتحان بھی لیتے اور انعام بھی دیتے۔ گھر میں کوئی کام بھی کر رہے ہوتے تو حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار خوش الحانی سے پڑھتے رہتے اور اس طرح سننے والوں کو کئی شعر خودبخود یاد ہو جاتے۔

قرآن کریم کی تلاوت باترجمہ بڑی باقاعدگی سے اور خوش الحانی سے کرتے۔ دوسروں کو بھی روزانہ تلاوت کی تلقین کرتے۔ بچوں کو تاریخی واقعات اور انبیاء کی سیرت سے دلچسپ انداز میں آگاہ کرتے۔

1974ء میں ہمارے گھر کو جلانے کی کوشش کی گئی اور اس موقعہ پر آپ کو اور میرے بڑے بھائی کو مخالفین پکڑ کے لے گئے، اور بہت زدوکوب بھی کیا، خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پہ ان دونوں کو بچایا۔ پھر چند سال بعد آپ نے مجھے ربوہ میں زمین خریدنے کا مشورہ دیا اور پھر چھوٹا سا مکان بنا کر ہم ربوہ منتقل ہو گئے۔

1984ء کے پُرآشوب حالات میں ہم تین بھائیوں کو جو اس وقت ربوہ میں تھے اور ابھی جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھ رہے تھے، بلایا اور آبدیدہ آنکھوں سے ہم سے عہد لیا کہ اگر جماعت کی طرف سے کبھی جان کی قربانی کا مطالبہ ہوا تو میں سب سے پہلے اس کے لئے تیار ہوں تم سب بھی وعدہ کرو کہ تمہارا قدم قربانی کے اس میدان میں پیچھے نہیں رہے گا۔

آپ موصی تھے، ہر ماہ کی ابتدا میں سیکرٹری صاحب مال کے گھر جا کے چندہ کی ادائیگی خود کر کے آتے۔ ایم ٹی اے سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا، خطبہ جمعہ جتنی مرتبہ بھی نشر ہوتا اسی توجہ اور انہماک سے دیکھتے اور سنتے۔ روزانہ ڈائری لکھتے جس میں عموماً لکھا ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے صحت دی ہے یہ یہ نعمتیں دی ہیں، ایم ٹی اے دیا ہے، خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ آپ شاکر ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت صابر بھی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں اپنے ایک جوان بیٹے مکرم وحید احمد صاحب شاکر اور ان کے اہل خانہ کی حادثاتی وفات کا صدمہ بھی نہایت صبر سے برداشت کیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 جولائی 2009ء میں شائع شدہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ کے کلام بعنوان ''معرفت نفس'' سے انتخاب پیش ہے:

کوئی عاشق ہے کسی کی خوبیٔ گفتار کا
کوئی متوالا بنا ہے ابروئے خمدار کا
بادشاہِ حسن سے یہ لوگ غافل ہیں تمام
قبلہ و کعبہ جو ہے ہر کافر و دیندار کا
جس نے اپنے آپ کو سمجھا خدا کو پالیا
خوب ہے یہ قول محکم احمد مختارؐ کا
عالم امکاں میں اے غافل بہت ہشیار رہ
اک نگہباں ہے ترے ہر قول کا کردار کا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2 جولائی 2009ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی غزل سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

ہم شہران کے پیار کا دل میں بسائیں گے
آنکھوں میں شوقِ دید کی شمعیں جلائیں گے
ان کے غم فراق میں آنسو گرائیں کیوں
جب روبرو ملیں گے تو دریا بہائیں گے
تھوڑی سی اپنے پاؤں کی وہ خاک بھیج دیں
ہم اس کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنائیں گے
دیکھو ہمارا آج دل کتنا اداس ہے
لگتا ہے آج رات وہ خوابوں میں آئیں گے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

13th July 2012 – 19th July 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 13th July 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:15 Jalsa Salana Nigeria 2008: an address delivered by Huzoor on 4th May 2008
02:00 Japanese Service
02:45 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 10th January 1996
04:05 Aaina
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th May 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:55 Jalsa Salana USA: address delivered by Huzoor on 21st June 2008
08:00 Siraiki Service
08:25 Rah-e-Huda
10:00 Indonesian Service
11:05 Fiq'ahi Masa'il
12:00 Friday Sermon: rec. on 6th June 2012
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
13:40 Tilawat
13:55 Yassarnal Qur'an [R]
14:25 Bengali Service
15:40 Roohani Khazaa'in Quiz
16:10 Muslim Scientists
16:40 Beacon of Truth
17:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor from Canada
19:25 Beacon of Truth
20:20 Fiq'ahi Masa'il
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday 14th July 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:10 Jalsa Salana USA: address delivered by Huzoor on 21st June 2008
02:15 Friday Sermon: rec. on 13th July 2012
03:25 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th May 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Waqfe Nau UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 26th February 2011
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: Islamic stories for children
08:55 Question and Answer Session: recorded on 25th February 1996. Part 1
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon [R]
12:00 Tilawat
12:15 Story Time [R]
12:35 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:50 Bengali Service
14:55 Spotlight: interview with Anwer Ahmad Kahloon
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Waqfe Nau UK Ijtema [R]
19:25 Faith Matters
20:25 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda [R]
22:35 Friday Sermon [R]

Sunday 15th July 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Al-Tarteel
01:15 Waqfe Nau UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 26th February 2011
02:15 Story Time
02:50 Friday Sermon: rec. on 13th July 2012
04:10 Spotlight: interview with Anwer Ahmad Kahloon
04:50 Liqa Ma'al Arab: recorded on 28th May 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:50 Bustan Waqfe Nau Class: recorded on 17th January 2009
08:00 Faith Matters
09:00 Question and Answer Session: recorded on 13th April 1996. Part 1
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 28th October 2011
14:00 Live Shotter Shondhane
16:05 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:50 Kids Time
17:20 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Bustan Waqfe Nau Class [R]
19:25 Beacon of Truth
20:30 Al-Muslimaat: the role of women in the Western world
21:15 MTA Variety
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Question and Answer Session [R]

Monday 16th July 2012

00:00 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:15 Bustan Waqfe Nau Class: recorded on 17th January 2009
02:15 Al-Muslimaat: the role of women in the Western world
02:45 Friday Sermon: rec. on 13th July 2012
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 29th May 1997
06:00 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30 Al-Tarteel
07:00 Al-Mahdi Mosque opening reception: recorded on 7th November 2008
08:00 International Jama'at News
08:35 Muslim Scientist
08:55 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat. Recorded on 13th July 1998.
09:55 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 4th May 2012
10:55 Peace Symposium
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Al-Tarteel
12:55 Friday Sermon: rec. on 29th September 2006
14:00 Bengali Service
15:00 Peace Symposium [R]
16:00 Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Al-Mahdi Mosque opening reception [R]
19:05 Muslim Scientist [R]
19:25 MTA Variety
20:20 Rah-e-Huda [R]
21:50 Friday Sermon [R]
22:55 Peace Symposium [R]

Tuesday 17th July 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:35 Insight: recent news in the field of science
00:50 Al-Tarteel
01:15 Huzoor's Tours
02:00 Kids Time
02:35 Friday Sermon
03:45 Peace Symposium
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th July 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Waqfe Nau UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 26th February 2011
08:00 Insight: recent news in the field of science
08:15 Bird Watching
09:00 Question and Answer Session: recorded on 13th April 1996. Part 1
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 22nd July 2011.
12:05 Tilawat & Insight
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bengali Service
15:00 Mosha'irah
16:00 Prophecies about the Holy Prophet (saw)
16:25 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
17:00 Le Francais C'est Facile
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Waqfe Nau UK Ijtema [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 13th July 2012
20:30 Insight: recent news in the field of science
21:00 Prophecies about the Holy Prophet (saw)
21:30 Tin Can Bay [R]
22:00 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 18th July 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Waqfe Nau UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 26th February 2011
02:30 Le Francais C'est Facile
03:00 Tin Can Bay
03:25 Prophecies about the Holy Prophet (saw)
04:00 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th July 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
06:50 Atfalul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 24th April 2011
07:55 Real Talk
09:00 Question and Answer Session: recorded on 25th February 1996. Part 1
09:55 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
11:55 Tilawat & Dars-e- Malfoozat
12:20 Al-Tarteel
12:40 Friday Sermon: rec. on 13th October 2006
13:45 Bengali Service
14:50 Fiq'ahi Masa'il
15:25 Kids Time
15:55 Faith Matters
16:55 Medical Matters
17:30 Al-Tarteel
17:55 MTA World News
18:15 Atfalul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
19:20 Real Talk [R]
20:25 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Kids Time [R]
21:35 Medical Matters [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 19th July 2012

00:10 MTA World News
00:30 Tilawat
00:40 Al-Tarteel
01:05 Atfalul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 24th April 2011
02:00 Fiq'ahi Masa'il
02:45 Moshaa'irah
03:45 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 10th July 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:55 Mulaqat with Students: rec. on 4th May 2009
07:50 Beacon of Truth
08:35 Tarjamatul Qur'an class: recorded on 27th February 1996
09:40 Indonesian Service
10:45 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'anz
13:00 Beacon of Truth [R]
14:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 13th July 2012
14:50 Aaina
15:20 Intikhab-e-Sukhan
16:25 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:15 Mulaqat with Students [R]
19:35 Faith Matters
20:35 Qur'an Sab Se Acha
21:05 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15 Aaina [R]
23:00 Beacon of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 Friday 06 July, 2012 Issue No. 27

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پرہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مارچ 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

پانچویں قسط

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ گورنمنٹ کالج لاہور میں اپنے زمانہ طالبعلمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کی سخت مخالفت ہورہی تھی۔ ڈارمیٹری میں مَیں اکیلا احمدی تھا۔ ہم کُل آٹھ طالبعلم اس کمرے میں تھے۔ دوتین ان میں سے کبھی شرارت پر اتر آتے تو مجھے دِق کرتے۔ پہلے سال گرمی کی تعطیلوں میں جب مَیں گھر گیا تو مَیں نے والد صاحب کی خدمت میں گزارش کی کہ میری رہائش کا انتظام ہوسٹل سے باہر کردیا جائے۔ وجہ معلوم ہونے پر انہوں نے فرمایا **تم ابھی سے گھبرا گئے ہو۔ زندگی میں تمہیں اس سے بہت بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔ اگر ابھی سے برداشت کی عادت نہیں ڈالوگے تو آگے چل کر کیا کروگے۔** میں خاموش ہوگیا۔''

(تحدیث نعمت، صفحہ 7)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Report Persecution بابت ماہ مارچ سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

شیخوپورہ میں مخالفت

پاکستان کے دیگر کئی شہروں کی طرح یہاں بھی صورتحال احمدیوں کے لئے بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔ بطور نمونہ چند واقعات کا اختصار سے ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے:

1: کوٹ عبدالمالک میں مکرم شیخ محمد عارف صاحب کے بیٹے کو 23 فروری کو ایک ''نامعلوم نمبر'' سے دھمکی والا فون آیا اور اس شخص نے تاوان کے طور پر دس لاکھ روپے مانگے۔ اس واقعہ کی پولیس کو اطلاع کردی گئی۔

دوبارہ 26 فروری کو پھر ایسی کال آئی۔ اس شخص نے اپنا تعارف آسو بلوچ کے نام سے کروایا اور بتایا کہ وہ کوٹ لکھپت جیل میں ہے لیکن اس کا آدمی ضرور تمہارے پاس آئے گا اور تم اس آدمی کو مطلوبہ رقم ادا کردینا ورنہ تم قتل کردیئے جاؤگے۔ اس واقعہ کی بھی پولیس کو اطلاع کردی گئی ہے۔

2: مکرم طاہر احمد ڈار صاحب گورنمنٹ کالج شیخوپورہ میں لیکچرر ہیں ایک دن آپ اپنے موٹر سائیکل پر جارہے تھے کہ آپ کے کالج کے ایک ساتھی اور ایک دوسرے شخص بنام اختر نے آپ کو روکا۔ انہوں نے گندی گالیاں دیتے ہوئے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دیں۔

اس بدسلوکی کی وجہ یہ سامنے آئی ہے کہ مکرم ڈار صاحب چند سال قبل اس شخص کے بیٹے سے ہونے والے قتل کے واقعہ کے عینی شاہد ہیں اور اس کا بیٹا سزائے موت کے انتظار میں قید ہے۔ اسی برتے پر یہ شخص اور اس کے بیٹے معاندین احمدیت کی جھولی میں جاگرے ہیں حتی کہ اس کا چھوٹا بیٹا شیخوپورہ شہر کی احمدیہ مسجد کی ریکی کرتا ہوا بھی پایا گیا تھا اس صورت حال کا پولیس کے پاس تحریری اندراج کروادیا گیا ہے۔

3: احمدیہ مسجد کی چھت پر دو یا تین شر پسند چڑھے اور انہوں نے وہاں نصب ڈش انٹینا کو نقصان پہنچایا۔ نیز مسجد کے احاطہ میں اینٹیں پھینکیں تا وہاں ڈیوٹی پر موجود خدام کو اکسا کر فتنہ فساد کا بہانہ پیدا کرلیں۔ خدام نے صورتحال کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی فوری کارروائی کرنے سے اجتناب کیا اور موبائل فون پر اردگرد اطلاع کردی۔ جس پر یہ مشٹنڈے موقع سے رفو چکر ہوگئے۔ پولیس کے پاس واقعہ کی ایف آئی آر درج کروادی گئی ہے۔

مولوی اور شرارت

محمود آباد، جہلم: اس علاقہ میں مولوی مسلسل اس ٹوہ میں ہیں کہ احمدیوں کے ذاتی معاملات میں انہیں کوئی قابل اعتراض پہلو نظر آئے اور وہ اس کو بنیاد بنا کر عوام کی مدد سے مذہبی رنگ دیکر مخالفت کی آگ بڑھکا سکیں۔ حال ہی میں ان مولویوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک جلوس نکالنے کی دھمکی دی لیکن بعض مقامی معززین نے دخل اندازی کرکے مولویوں کو اس قانون شکنی سے باز رکھا۔ تاہم ان لوگوں نے احمدیہ مسجد سے ملحق جگہ پر ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔ چند مفسدوں نے شرلیاں اور پٹاخے احمدیہ مسجد کے احاطہ میں پھینکے۔ مولویوں نے حسب عادت اکابرین جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت فحش اور بازاری زبان کا کھلم کھلا استعمال کرتے ہوئے عوام کالانعام کو بڑھکانے اور فساد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس کانفرنس میں تقریباً 600 لوگوں نے شرکت کی۔ خود حفاظتی کے اصولوں پر احمدیوں نے یہ سارا وقت نہایت محتاط ہوکر گزارا۔ پولیس اور متعلقہ انتظامیہ کو اطلاع کردی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ کی دشمنی کی مہم بذریعہ موبائل ایس ایم ایس

بھکر، پنجاب: معاندین احمدیت نے اس علاقہ میں اپنی دیگر تمام کوششوں کو کامیاب بنانے کے ساتھ ساتھ اب موبائل فون پر احمدیت مخالف میسج بھیجنے کی مہم بھی شروع کررکھی ہے تاکہ کچے ذہن والے عوام کی جہالت سے خوب خوب فائدہ اٹھا کر احمدیت دشمنی کی آگ مزید بڑھکائی جاسکے۔ یادرہے کہ پاکستان میں جنوبی پنجاب وہ علاقہ ہے جہاں متعلقہ تمام وفاقی اداروں کے مسلسل واویلا کرنے کے بعد اب بالآخر صوبائی حکومت بھی شدت پسندوں کے محفوظ ٹھکانوں کا اقرار کرچکی ہے۔

بھکر کے علاقہ میں گردش کرنے والا ایک ایس ایم ایس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

''آئین اور قانون کی رو سے احمدی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے ہیں۔ انہیں اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اپنے عقیدہ کی تبلیغ کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اس قانون میں ردوبدل کے لئے احمدی سازش کررہے ہیں۔ ہمیں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنی ہے۔ اپنے تمام جاننے والوں کو یہ میسج بھیجیں تاکہ وہ بھی باخبر ہوجائیں اور احمدی اپنی سازش میں کامیابی حاصل نہ کرسکیں۔

آزاد جموں وکشمیر میں سر اٹھاتے سنگین فتنے

میرپور خاص آزاد جموں کشمیر: لگتا ہے کہ یہاں کے سیاست دان پیر عتیق الرحمٰن نے سیاست سے کم اور احمدیت دشمنی سے زیادہ کمائی کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ ضلع بھر میں متعدد جگہوں پر یہ شخص پکے معاندین احمدیت یعنی ختم نبوت کانفرنس والوں کو تقریبات منعقد کرنے کے لئے کھلے دل سے رقوم تقسیم کرچکا ہے۔ پیسہ تقسیم کرنے کے علاوہ یہ شخص جماعت احمدیہ کے خلاف زہریلے بیانات دینے اور پروپیگنڈا کرنے کا کوئی ایک موقع بھی ضائع نہیں کرتا ہے اور مقامی اخبارات اس شر پسند کی باتوں کو قیمتی موتی سمجھ کر کھلم کھلا درج کرتے ہیں۔ بطور مثال چند حوالے درج ہیں:

''قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ناقابل برداشت ہیں۔ قادیانی ایک غیر مسلم اقلیت ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار گستاخ اور کافر ہیں۔ لوگ مسلمان ریاست میں بطور کافر زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن ہم انہیں یہاں مسلمانوں جیسی زندگی گزارنے کی اجازت نہیں دے سکتے ہیں۔''

یہ معاند احمدیت ابھی اور جلسے جلوس کرنے کا عندیہ دیتا پھرتا ہے۔

احمدیت مخالف بازاری کانفرنسیں

رحیم یارخان، 8,9 مارچ: یوں تو آج سارے پاکستان کو احمدیوں کے لئے تپتا ہوا تندور بنانے کی پوری پوری سعی جاری ہے۔ اوران مذہبی دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے سفاک سرغنے اچھی طرح جانتے ہیں کہ عوام کالانعام کے سامنے بازاری کانفرنسیں کرکے زہر اگلنا سب سے زیادہ نفع بخش اور زود اثر طریقہ ہے۔

اسی طریق پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر کمائی کرنے والوں نے جنوبی پنجاب کے ضلع رحیم یارخان میں مورخہ 8 اور 9 مارچ کو تین مختلف مقامات پر بازاری مجمعے لگائے۔ اوران دہشتگردوں نے مذہب کے نام پر فساد پھیلانے کے لئے ان بازاری کانفرنسوں کی اشتہاروں اور بینرز کے ذریعہ خوب خوب تشہیر کی۔

معاند احمدیت مولوی اللہ وسایا کو بطور خاص اس مقصد کے لئے بلایا گیا تھا۔ ان بازاری کانفرنسوں میں متعدد مولویوں نے خطاب کیا۔ اور حسب عادت حضرت بانی جماعت احمدیہ کی مقدس ہستی کے بارہ میں نہایت بازاری اور گھٹیا زبان کا استعمال کیا اور اپنے مخاطب غیر تعلیمیافتہ دیوانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ وفساد کرنے پر خوب اکسایا۔

(باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ یوکے 2012ء

امسال جلسہ سالانہ یوکے بتاریخ 7، 8 و 9 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ واتوار حدیقۃ المہدی (آلٹن، سرے) میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس جلسہ کی ہر پہلو سے کامیابی اور بخیروعافیت منعقد ہونے کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ نیز جلسہ سالانہ کے حوالہ سے کسی بھی قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے دفتر جلسہ سالانہ (بیت الفتوح مورڈن) سے درج ذیل نمبرز پر رابطہ فرمائیں:

Tel: +44 (0) 20 8687 7813, +44 (0) 20 8687 7814

Fax: +44 (0) 20 8687 7880, +44 (0) 20 8687 7899

www.jalsasalana.org.uk